وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

المنۃ للہ کہ گلدستہ ریاحین سخن سنجان و دستنبوی مضامین فصیح بیانان یعنی نسخہ

مذاق عشق

١٣١١ھ

من تصنیف شاعر شیرین مقال ناظم نازک خیال جناب غلام علی شاہ صاحب المتخلص بعشق شاگرد جناب ذوق دہلوی

در مطبع حسنی فتحگڑھ باہتمام حسین بخش طبع گردید

و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

الحمد للہ کہ گلدستہ ریاحین سخن سنجان و دستنبوی مضامین
فصیح بیانان یعنی نسخہ

مذاق عشق

۱۳۱۱ھ

من تصنیف شاعر شیرین مقال ناظم نازک خیال جناب غلام علی شاہ صاحب
المتخلص بعشق شاگرد جناب ذوق دہلوی

در مطبع حسنی فتحگڑھ باہتمام حسین بخش طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع دیوان مین ہے ذکر اوس خدا پاک کا | حمد مین جسکی کہ عاجز فہم ہے ادراک کا

خالق کونین لکھتا ہے صفت قران مین | مرتبہ اس سے ہے ظاہر صاحب لولاک کا

گو سراپا جرم ہون پر بخشوا دینگے ضرور | حشر مین مجھکو بھروسا ہے شہ لولاک کا

رشک ہو کیونکر نہ مجھپر مہر عالمتاب کو | ذرہ ہون مین خاک پای صاحب لولاک کا

عمر باقی اب مدینہ مین گذارے چلکے عشق
ہے مصمم قصد یہہ اپنے دل غمناک کا

مطلع مین پہلے ذکر ہو لطف کریم کا | مقبول پھر کلام ہو عشق اثیم کا

مداح دل سے ہون مین رسول کریم کا | امیدوار کیون نہون باغ نعیم کا

دیکھو تو فیض مرشد کامل کا صوفیو | مجھکو مسیر کردیا عرش عظیم کا

کھلتا ہے غنچہ خاطر محزون کا دیکھنا | ہردم ہے ہر نفس مجھے جھونکا نسیم کا

یارب کچھہ ایسا فضل ہے تیرا جہان پر | کافر بھی تہے مقر ترے لطف عمیم کا

کیونکر نہ اوسکے بھید مین عاجز ہو حقیر | نادان ہے جبکہ نام یہان ہر فہیم کا

شاعر کیا ہے عشق جو مجھسے نفیس کو

دیکھیے تو کوئی فضل خدا سے رحیم کا

تمنے بوسہ کے لیے جو جھگڑا کیا / بے مزہ ہمکو کیا یہہ کیا کیا

تو نہ آئی خبر مین یہہ کیا کیا / یار سے اسے سوت شرمندہ کیا

پہاڑ مین جہونکا کہ جو لیے مین اوسے / جانین لیکر اپنے دل کیا کیا

ایکدم پہلو مین یہہ ٹہہرا نہین / دل فراق یار مین تڑپا کیا

اوسکو سینہ سے لگا کر وصل مین / چین سے مین رات بہر سویا کیا

اونکی زلف و رخ کا جب آیا خیال / شام سے تا صبح مین رویا کیا

ہائے اوس بیدرد کو آیا نہ رحم / زیر خنجر مین بہت تڑپا کیا

قتل کرکے پہر نہ دیکہا اوسنے حیف / دیر تک لاشہ میرا تڑپا کیا

دیکھے دل اوس شوخ کو رسوا ہوے
عشق تمنے کام یہہ بیجا کیا

لاکہون معشوق ہین اک تمکو ہی بہتر پایا / تمسے اچہا نہین کوئی کہین دلبر پایا

بیگنہ قتل کیے تمنے بہت سے عاشق / یہہ تو فرماؤ کہ کیا اونکو ستا کر پایا

دو گہڑی بہی نہین پہلو مین تم آکر بیٹھے / ہمنے آرام نہ دل تمسے لگا کر پایا

کوچہ یار مین جو دوستو بیٹھے جا کر / ہم یہہ سمجھے در فردوس پہ بستر پایا

آمد یار کی اے عشق خوشی ایسی ہوئی
وہ جو آیا تو مجھے آپ سے باہر پایا

گیسو کا اونکے دوستو جو مبتلا ہوا / اوسکو بلا کے پیچ مین پایا پہنسا ہوا

جو دلکی آرزو تہی وہ دل ہی مین رہگئی / پورا کبہی نہ دل کا مرے مدعا ہوا

جہوٹا ہے جو کہے کہ ہے معشوق باوفا / معشوق کب کسیکا کوئی باوفا ہوا

قربان اس صفائی کے لیرا یک وار مین / گردن مین اوسنے چہوڑا نہ تسمہ لگا ہوا

میں مر گیا تو سنتے ہی بیتاب ہو گئے
رو رو کے وہ یہ کہتے ہیں ہے ہے یہ کیا ہوا

جلتا ہے یہ مدام کسی کے فراق میں
دل کا چراغ ہم نہیں پاتے بجھا ہوا

محنت جو تو نے کی وہ سبھی رائگان گئی
راضی نہ عشق تجھ سے ترا دلربا ہوا

یہ تو ہوا کہ دوستو حق میں میرے بہتر ہوا
پیری سے قالب میں جو میرا دل مضطر ہوا

آئینہ رو یوں سے رہتی ہے جو صحبت ہر وقت
کوئی ہم سا بھی نصیبہ کا سکندر نہوا

آرزو دل کی رہی دل ہی میں اپنی افسوس
یار کا وصل کبھی دل ہی میسر نہوا

اوسکے پہلو میں نہ جا کر کبھی بیٹھا افسوس
اوسکا زانو مرے زانو کے برابر نہوا

قتل دو چار کو ہر روز کیا کرتے ہو
کوئی ہم سا بھی زمانے میں ستمگر نہوا

یہ نہ فرمائے کہنا مرا ٹالا تو نے
آپکے حکم سے میں تو کبھی باہر نہوا

بیٹھیں لوٹے تو اے عشق بہت کیں اوسکی
تجھ سے راضی ہی وہ دلبر نہوا پر نہوا

ملی نہ داد سخن کی میں شادمان نہوا
مرے کلام کا کوئی بھی قدردان نہوا

جہان میں مری آبرو کا کب [illegible] نہوا
کب آسمان نیا زیر آسمان [illegible] نہوا

اوٹھائے تیر نے صدمے ہزار ہا جیسے
لگا کے دل کبھی اوس سے [illegible] شادمان نہوا

ہزار دن گالیاں دیتے ہو بے سبب کو
کوئی بھی آسمان زمانہ میں بدزبان نہوا

کیا رقیب [illegible] یار کا قصد
سوا ہمارے کسی کا گذر وہاں نہوا

ہماری تیر نے اوس سے تو کی بدی لیکن
کسی کے کہنے سے مجھ سے وہ بدگمان نہوا

رقیب ہاں کا کوچے یار میں اے عشق
ہزار شکر عدو داخل جنان نہوا

[illegible] چھپا ہوا کمل فقیر کا
بہتر نہیں ہے اس سے دوشالہ امیر کا

وہونی رما سے بیٹھا ہون مدت سے میر یہان
اوٹھوا دو اپنے در سے نہ بستر فقیر کا

دل کا ہمارے اپنا نشانہ بنا ئیے
بہتر نہین [illegible] ہے کوئی اس سے تیر کا

ایجان ایکدن اسے آباد کیجیے
ویران جو پڑا ہے یہہ گھر اس فقیر کا

سائل ہون ایک بوسے کا دیجئے
پورا سوال کیجئے اپنے فقیر کا

ای عشق دل مین اپنے تو انصاف کر ذرا
تیرا کلام اچھا کہ سودا و میر کا

لاکھون تدبیرین کین پھر کچھ نہ زیادہ پایا
اپنے قسمت کے سوا ایک نہ دانا پایا

ایسی صورت کسی معشوق کی دیکھی نہ سنی
جابجا آپ ہی کے حسن کا چرچا پایا

سارے عالم سے نرالی ہے تمہاری سج دھج
ایسا انداز تو ہمنے نہ کسیکا پایا

بس سوا تیرے کہ راحت نہ ملی الفت مین
عاشقی کا یہہ مزہ ہمنے یہان تنہا پایا

در بدر پھرتے رہے جسکے لئے خانہ بدوش
اوسکے رہنے کا تو دل ہی مین ٹھکانا پایا

ہم یہہ سمجھے کہ وہی خاص ہے بندہ اوسکا
اے بتو جسکو طلبگار خدا کا پایا

تم جو کہتے ہو کہ ای عشق ہم آئینگے ضرور
زندگی کا اسی وعدے سے سہارا پایا

ہر دم کرون مین شکر خدا ے جلیل کا
کیا [illegible] جو [illegible] کو [illegible] ہے [illegible] کا

ہو ٹوٹا [illegible] جو [illegible] ہے [illegible]
[illegible] نہین ہے ہمکو کثیر و قلیل کا

لذت جانے کوئی کہ اوس سیج سے
اب کو [illegible] ہے جو [illegible] تھا [illegible] کا

ایجان عیش باغ مین چل کر نہائے
ان روز دن پانی صاف ہے کیا ہوتی جھیل کا

اتنا مین جانتا ہون کہ آنکھون مین سحر ہے
عاشق زمانہ ہے تری چشم کحیل کا

جو کہت کو اوسکی مین تو سمجھتا ہون سجدہ گاہ
اے یار مجھکو ہے کعبہ خلیل کا

بولی یہہ مسکراکے وہ ہے شب وصال

کب سے ہے عشق تجھکو رخ بے عدیل کا

تم جو غیروں سے ہنسو گے تو بکھیڑا ہوگا
لوگ سب دیکھینگے جو کچھہ کہ تماشا ہوگا

غیر کا ذکر بھلا دیجئے دل سے اپنے
پھر مرے آپکے قصہ نہ بکھیڑا ہوگا

خاک چھنوائیگی اب دیکھیے وحشت کیا کیا
کچھہ قیامت سے نہین کم مجھے صحرا ہوگا

بعد مردن وہ جلائیگا لگاکر ٹھوکر
میرا قاتل ہی مرے حق مین مسیحا ہوگا

ایک سے ایک خدا نے کئے بہتر پیدا
کیا جہان مین نہ کوئی آپسے اچھا ہوگا

حشر کے روز گناہونکی جو پرسش ہوگی
نہین معلوم کہ کیا حال ہمارا ہوگا

عشق معشوق کسیکا بھی نہین ہوتا ہی
لاکھہ تم چاہو مگر وہ نہ تمہارا ہوگا

غضب ڈھائیگا اے قمر دیکھہ لینا
کن انکھیوں سے تیرا ادھر دیکھہ لینا

جلاتا ہے مردونکو اسیحان بیشک
تیرا پیار سے اک نظر دیکھہ لینا

چلینگے جو تیر نظر اوسکے ایسے
تو چھلنی ہمارا جگر دیکھہ لینا

بھلائی سے تجھکو تو جنت ملے گی
تو نیکی کا ایدل ثمر دیکھہ لینا

مجھے دیکھکر روتے رووگے تم بھی
میرے نالون کا تم اثر دیکھہ لینا

اوسے یاد آئیگی جسدن ہماری
خبر لیگا وہ بیخبر دیکھہ لینا

کہا اوسنے اے عشق گھبرا نہ ہرگز
ہم آج آئینگے تیرے گھر دیکھہ لینا

آئیگا سیر کو وہ گل تر چمن مین کیا
پھولے نہین سماتے ہین گل پیرہن مین کیا

ایسا مین گھل گیا ہون تمہاری فراق مین
باقی رہا ہے میرے بھلا تن بدن مین کیا

باتین غضب کی کرکے لبھاتے ہو دل مرا
جادو بھرا ہوا ہے تمہارے سخن مین کیا

مشتاق دیر سے ہون تمہاری کلام کا
کچھہ تو کہو زبان نہین ہے دہن مین کیا

تکلیف سے جو گذری مناسب ہے پھر سفر
رہنے سے عشق فائدہ تھا وطن مین کیا

وصل اوسکا جو مدتیسے میسر نہین ہوتا	کیا کیجئے سیدہا یہہ مقدر نہین ہوتا
عاشق ہون تمہارا یہہ کہی دیتا ہون تمسے	خوش کوئی کسیکو بھی ستاکر نہین ہوتا
مر مر کے بسر کرتا ہون فرقت مین تمہاری	کچھہ دہیان بھی میرا تمہین دلبر نہین ہوتا
ہردم یہی کہتے تہے تجھے قتل کرونگا	اب تیز مرے واسطے خنجر نہین ہوتا
دن زیست کے کیونکر ہون بسر ہجر مین یا رب	لبریز مری عمر کا ساغر نہین ہوتا
رونے ہی سے فرقت مین سروکار ہی دن رات	دامن مرا کب آنسوؤن سے تر نہین ہوتا

خورشید کو کیا ذرے سے نسبت ہو بہلا عشق
قطرہ کبھی دریا کے برابر نہین ہوتا

اوس مہ تابان کے کوچے مین جو مسکن ہو گیا	میری قسمت کا ستارہ آج روشن ہو گیا
دوست اب کوئی نہین اپنا بجز اللہ کے	اک زمانہ آپ کی الفت مین دشمن ہو گیا
کسے الفت ہو گئی یہہ تو کہو کیا حال ہے	زرد کیون چہرہ تمہارا مشفق من ہو گیا
اسقدر ہم پھوٹ کر روئے فراق یار مین	آنسوؤن سے تر ہمارا آج دامن ہو گیا
مینہہ برسنے مین نہ ٹہری ایک ان بھی وصل کی	ساتھہ تم میرے نہ سوئے اور ساون ہو گیا
چھوڑ دے الفت بتونکی عمر کو ضائع نہ کر	اب خدا سے کر رجوع ای دل لڑکپن ہو گیا

عشق اب لینا نہین تمکو کسی محبوب سے
دوست سمجہا جسکو تمنے وہ ہی دشمن ہو گیا

تمام عمر در یار پر تو سر پٹکا	ہوا نصیب نہ سونا مجھے چھپر کہٹ کا
کسیکے ساتھہ کسیکا نہین جو دل اٹکا	رہا ہمیشہ اوسے اپنی جان کا کہٹکا
خدا کیواسطے بس ہاتھہ کو نہ دی جھٹکا	بدلنا اب تو مناسب نہین ہے کروٹ کا

بہون چہوڑکر در جانان کو اب کہان جاؤن
مرے نصیب مین لکہا ہے اوسکی چوکہٹ کا

خدا کی یاد سے خالی کبہی بشر نہ رہے
وہ آدمی نہین جسکو نہین ہے کچہہ کہٹکا

یہی تو عشق مین اے عشق بس خرابی ہے
لگا نہ ولے کسیدن رقیب کا کہٹکا

اسکے وفا و ستم اب یاد نہ کرنا
دل ناشاد جو کرتا ہے تو ناشاد نہ کرنا

عمر و ہم پیرو ہوش سے تر سے ہو دہین ہنسا
بیام اور انکو دینا ہین اماد نہ کرنا

دل مجہے عزیز اپنا نہین ہے لیکن
برباد نہ کرنا اسے برباد نہ کرنا

بال اپنے بنائے ہین مجہے پانو پڑا کر
مشغول ہے اونکو مرا آزاد نہ کرنا

در وا نہ قفس کا تو کیا اے ستم ایجاد
بہہ اسکو خدا کے لئے صیاد نہ کرنا

جب قصد مین کرتا ہون کہ چلاؤن شب ہجر
ہمت یہی کہتی ہے کہ فریاد نہ کرنا

اتنی ہو کہ مین تجہسے نہ بولونگا اب اے عشق
ہم سے بہی ایسا کبہی ارشاد نہ کرنا

لاکہہ تدبیر کی راضی وہ ستمگر نہوا
وصل اوسکا مجہے اکدن بہی میسر نہوا

میرے پہلو مین وہ دم بہر بہی نہ بیٹہا آکر
اوسکا زانو مرے زانو کے برابر نہوا

مجہے جو کچہہ کیا ارشاد بجا لایا مین
حکم سے آپ کے مین تو کبہی باہر نہوا

تجہہ او وسطو مین نے تو بہت سا چاہا
مجہسے راضی نہوا وہ بت کافر نہوا

عمر سب خانہ بدوشی مین تو گذری لیکن
اوسکے دروازے پر اپنا کبہی بستر نہوا

آئینہ رولیون نے بہی منہہ نہ لگایا مجہکو
کیا کہون وقت کا آئینے مین سکندر نہوا

جا نکر زلف مین دلکو نہ پہنساؤ اے عشق
مار رکہتا تہمین اوسنے تو یہہ بہتر نہوا

عشق طرفین سے ایسا نہین دیکہا ہوگا
تہا معشوق نہ مجہسا کوئی شیدا ہوگا

ہجر مین جان ہی جائیگی بلا سے جائے
آپ اب ہمسے نہ بولین گی تو پھر کیا ہوگا

حشر تک عیش سے گذریگی در جان پر
مجھکو جنت سے سوا یار کا کوچا ہوگا

نامہ بر اونکو خدا کے لئے جلدی لانا
مر ہی جاونگا جو کچھہ بھی تجھے عرصا ہوگا

یون تو بندے مین سبھی تیری مگر خاص وہ ہے
جسکو تو چاہیگا اونی سے وہ اعلا ہوگا

دام مین گیسوون والونکے پہنسا مین جیسا
دل کسیکا بھی مرےطرح نہ اولجھا ہوگا

عشق جب آہ مین تاثیر تمہاری ہوگی
کچھہ بھی دشوار نہین یار کا ملنا ہوگا

عشق مین کچھہ بھی فائدہ نہوا
جسکو چاہا وہ آشنا نہوا

دل سے مجھسے یہی لڑائی ہے
تو ہوا اوسکا وہ ترا نہوا

جسکو دیکھا وہ ہوگیا بسمل
تیر اوسکا کبھی اوسا نہوا

مار رکھے ہین گیسوون والے
جو پہنسا زلف مین رہا نہوا

صدمے لاکھون سہے ہزارون غم
ہجر مین میری جان کیا نہ ہوا

مین تڑپتا رہا پس دیوار
بے خبر وہ خبر ذرا نہ ہوا

عشق دیکھا نہ اونکو مرتے وقت
یہہ برا ہی ہوا بھلا نہ ہوا

سامان جو کرتے ہین ہزارون ہی برس کا
کھلتا نہین کچھہ حال مجھے اہل ہوس کا

بیتاب جو ہوتا ہون تو آتا ہو تری پاس
مجبور ہون ایجان نہین دل مرے بس کا

تا زیست ملاقات رہے اہل کرم سے
منہ مجھکو دکھائے نہ خدا اہل ہوس کا

ناصح کوئی نادان نہین سمجھا جہانمین
یہہ دل کبھی ہوتا نہین انسانکے بس کا

اے عشق زمانہ مین ہے مشہور یہی بات
معشوق کسیکے کبھی ہوتا نہین بس کا

دوستو جبکہ مددگار ہے مولا میرا
ہوگیا مجھکو یقین پار ہے بیڑا میرا

کیون مری جان کبھی حال نہ پوچھا میرا
ایکدن بھی نہ کیا خوش دل شیدا میرا

باز آ ابتو خدا کے لئے ناصح تو نہ بک
بک کیا ہے تری باتو نے کلیجا میرا

حسرتین دلکی لئے جاتا ہون دنیا سے جان
وقت مرنیکے بھی ارمان نہ نکلا میرا

ہے شب وصل مری جان نہ روٹھو مجھسے
مان لو آج خدا کے لئے کہنا میرا

ظلم سہتا ہون مگر اف نہین کرتا منہ سے
یہہ جگر میرا ہے اے جان کلیجا میرا

عشق نظرون ہی مین ہوجاتی ہین باتین اوسسے
وہ سمجھ لیتے ہین کیا صاف اشارا میرا

بچپن مین تمکو یاد نہ کوئی بہانہ تھا
کچھ بھی نہ جانتے تھے کبھی وہ زمانہ تھا

کیونکر ہماری گور کا ملتا اونہین پتا
چادر بھی قبر پہ نہ مری شامیانہ تھا

ابتو بغل مین غیر کے رہتے ہو راتدن
ہمسے بھی آپسے بھی کبھی دوستانہ تھا

کیونکر تمہارے در سے نہ ٹکراؤن سر کو مین
میری تو سرنوشت مین یہ آستانہ تھا

صیاد کچھ نہ پوچھ قفس مین پھنسے ہین ہم
اب کیا کہین کہ اپنا کہان آشیانہ تھا

اوسشب وصال مین چوٹی نہ گندھ سکی
شانہ تھا ہاتھ مین کبھی زلفون مین شانہ تھا

سنکر تمہارے قصے کو رویا وہ پھوٹ پھوٹ
کیا دردناک عشق تمہارا فسانہ تھا

جو آیا دیکھنے مجھکو بہت ملال کیا
شب فراق بتان نے مرا یہ حال کیا

سوال بوسہ پہ اللہ رے آپکا غصہ
ذراسی بات کا اس مرتبہ خیال کیا

وبال جان ہوا حورونکو خلد مین رہنا
تمہارے کوچہ کا جنت مین جب خیال کیا

ملا ہون خاک مین پر ہے یہی دعا میری
بھلا ہو اوسکا مجھے جسنے پائمال کیا

وہ لیے مرا منہ سے سمجھے کہ بس خدا کی پناہ
جو ایک بوسے کا اونسے کبھی سوال کیا

کہا کسیئے یہہ اونسے تو پہوٹ کر دیئے — تمہارے عاشق شیدا نے انتقال کیا

بس ایکدم مین ہوا خون لالکہو نکالی عشق
جو اونسے پان سے اپنے لبونکو لال کیا

عشق طرفین سے ایسا نہین دیکہا ہوگا — تمسا معشوق نہ مجہسا کوئی شیدا ہوگا
ہجر مین جان ہی جائیگی بلا سے جائیے — آپ اب ہمسے نہ بولین گے تو پہر کیا ہوگا
رنج قسمت مین لکہا ہے کہ لکہی ہے راحت — اونکی الفت مین ابہی دیکہئے کیا کیا ہوگا
حشر تک عیش سے گذریگی در جانان پہ — مجہکو جنت سے سوا یار کا کوچا ہوگا
نامہ بر اونکو خدا اسکے لئے جلدی لانا — مر ہی جاونگا جو کچہہ بہی تجہے عرصا ہوگا
دام مین گیسوون والونکے پہنسا مین جیسا — دل کسیکا بہی مری طرح نہ اولجہا ہوگا

عشق جب آہ مین تاثیر تمہارے ہوگے
کچہہ بہی دشوار نہین یار کا ملتا ہوگا

عشق ملتا جو تجہے کوئی بہی دلبر اچہا — سب یہی کہتے کہ ہے اسکا مقدر اچہا
گردش چرخ پہراتی ہے ہمیشہ در در — لکہہ دیا ہے مری قسمت مین یہ چکر اچہا
یہ نہ کہیئے کہ نہین پاؤگے ہمسا معشوق — مل ہی جائیگا نہین بہی کوئی دلبر اچہا
ہوگا انصاف کسیدن تو خدا کے آگے — ہمکو اب خوب ستالے بت کافر اچہا
کچہہ بہی نسبت نہین جنت کو گلی سے اوسکے — باغ فردوس سے ہے کوچۂ دلبر اچہا
بوریا فقر کا ہے مسند شاہی سے سوا — بستر خاک سے ہو کیا کوئی بستر اچہا

ناز کرنا نہ کبہی اپنے سخن پر اے عشق
ایک سے ایک جہان مین ہے سخنور اچہا

لب پر ہے وظیفہ سحر و شام کسیکا — دن رات جپا کرتا ہون مین نام کسیکا
دل خوش نہین کرتا ہے وہ گلفام کسیکا — منظور نہین ہے اوسے آرام کسیکا

تدبیر کوئی لاکھ کرے ملنے کی اوسکے
ہوگا نہ کبھی وہ بت خودکام کسیکا

بیہوش رہے پیاسے تری دور مین ساقی
تونے نہ بھرا دیسے کبھی جام کسیکا

اوس رشک مسیحا سے یہ کہدے کوی جاکر
ہوتا ہے ترے ہجر مین اب کام کسیکا

دل نذر کیا مینے تو جھنجھلا کے وہ بولے
ہم کیا کرین لیکر دل ناکام کسیکا

ای عشق ہوے جبسے کہ تم عشق مین رسوا
ہو مفت مین یون نام نہ بدنام کسیکا

ہوگیا غیر کا کیا وہ گل رعنا اپنا
کچھہ تو ہے جب یہ تڑپتا ہی کلیجا اپنا

اوسکے ملتے ہی ہوا غیر جو نقشا اپنا
منھہ کو آنے لگا ہر بار کلیجا اپنا

کام تدبیر سے کچھہ بھی نہین نکلا اپنا
وصل قسمت مین جو ہوتا تو وہ ہوتا اپنا

اوسکے لینے مین یہ ایسا ہی کہ حیرت ہی مجھی
کیا ہی نادان ہوا ہے دل دانا اپنا

عشق اب ملنے کی امید نہ رکھو اوسکے
لاکھہ تم چاہو مگر وہ نہین ہوگا اپنا

چار دن بھی نہ رہا ڈھل گیا جوبن اونکا
اب نہ وہ جوبن ہے نہ وہ ہی رخ روشن اونکا

غور سے دیکھا جو مینے رخ روشن اونکا
کھب گیا دلمین مرے آج تو جوبن اونکا

وہ ادہر کو کھچے اور بیٹھے ادہر کو کھنچا
رنگیا ہاتھہ مین پہٹکر مرے دامن اونکا

کمسنی مین تو یہہ عالم ہے کہ اللہ اللہ
جانے کیا قہر کریگا ابھی جوبن اونکا

سنکے چپتا پھرے اور خاک اڑائے سر پر
سڑی ہوجاے جو دیکھے کوئی جوبن اونکا

حسن پر اپنے عبث کرتے ہین استادہ غرور
ایک دو دن ہی کا مہمان ہے جوبن اونکا

پھرون گھر گھر نہ بھٹکتا کبھی مین خانہ بدوش
کاش ہوجاے جو دلمین مری مسکن اونکا

قد ہے چھوٹا ابھی کرتی ہین غضب کی باتین
کچھہ قیامت سے نہین کم ہی لڑکپن اونکا

عمر بھر تو اسی جھگڑے مین رہیگا اے عشق

ہاتھہ آئیگا نہ تیرے کبھی دامن اونکا

بعد مدت کے ہوا ہے بت پرفن اپنا
روز بن ٹھنکے دکھاتا ہے وہ جوبن اپنا
راہ الفت مین بناؤن کسے دشمن اپنا
دل سے بہتر نہ ملا کوئی بھی رہزن اپنا
باغ فردوس سے کچھہ کام نہین ہے اونکو
کوچہ یار کو سمجھے ہین جو گلشن اپنا
یار کی زلف ہمین مار ہی رکھیگی ممرد
زہر اوگلے گی کسی روز یہہ ناگن اپنا

آرزو عشق ترے دلکی رہیگی دل مین
چھوٹنے دینگے نہ کبھی وہ تجھے دامن اپنا

نہ رو لب جام کو ساقی شتاب دیتا جا
رہے شراب نہ باقی تو آب دیتا جا
ترے تو ظلم سے ہم منہ کبھی نہ موڑینگے
طرح طرح کے ہمین تو عذاب دیتا جا
ہمیشہ دلکو رہے جسسے بیخودی حاصل
تو ساقیا مجھے ایسی شراب دیتا جا
لٹا چکا ہون مین الفت مین تیری گھر اپنا
خطاب اب مجھے خانہ خراب دیتا جا
بلا کے گھر مین نہ کر ظلم بیداے ظالم
مجھے نہ قصر جنان مین عذاب دیتا جا
تو جانتا ہے بلا نوش ہون مین اے ساقی
کڑی جو منہہ کی ہو وہ تو شراب دیتا جا

لکھی ہو جسمین کہ تعریف حسن کی تیرے
کوئی تو عشق کو ایسی کتاب دیتا جا

عشق اوس بت کافر کا خدایا نہین جاتا
دل آیا ہے ایسا کہ مٹایا نہین جاتا
جب سامنے آتا ہون چھپا لیتے ہو منہہ کو
چہرہ بھی مجھے حیف دکھایا نہین جاتا
کیون کھینچے ہوی مجھپہ یہہ شمشیر کھڑے ہو
تلوار کا اک ہاتھہ لگایا نہین جاتا
ہمسے تو شب وصل نہ شرمائی ایجان
کیون پردہ حیا کا یہہ اوٹھایا نہین جاتا
مجبور ہین جو چاہو کہو ہمسے تم ایجان
دل اور سے اب اپنا لگایا نہین جاتا
گیسو کی وہ ناگن ہے کہ افسون نہین جسکا
اس سانپ کا کاٹا تو کہلایا نہین جاتا

کہتے ہین تیری باتون مین کیا سحر ہے ای عشق
بہلا کے تجھے پاس اوٹھایا نہین جاتا ؛

سیکھشونکی واعظو اسوقت قسمت دیکھنا
جھوم کر آیا ہے کیا ہی ابر رحمت دیکھنا

آرزو نکلی نہ کوئی میری قسمت دیکھنا
دل کی دل ہی مین لئے جاتا ہون حسرت دیکھنا

خار ہمکو اور وہ اغیار کو دیتا ہے ہار
اوس گل ترکی ذرا یارو شرارت دیکھنا

جو گیا کوچہ مین اوسکے وہ نہ پھر زندہ پھرا
مین بہی جا کر پھر نہ آونگا سلامت دیکھنا

خوب دل بھر کے ستائے عاشقونکو ایفلک
ظلم کا اپنے عوض روز قیامت دیکھنا

خاک مین ہمکو ملانا ہے اونہین مدنظر
اسلئے رکہتے ہین وہ ہمسے کدورت دیکھنا

عشق اب جائے تو ہو کوچہ مین اوسکے باربار
خوب ہی ہوگی کسیدن تم فضیحت دیکھنا

میرے گلے کا ہار جو وہ گلعذار تہا
کیا دشمنونکو رشک تہا اور دلمین خار تہا

دیکھا نظر ملا کے جو اوس شوخ نے ہمین
تیر نگاہ صاف کلیجے کے پار ؛ تہا

دم پھر نہ کل پڑے کسی کروٹ تمام رات
دل میرا ہجر یار مین یہہ بیقرار تہا

دیکھا کسی چمن کو نہ اوس گل کے ہجر مین
گلزار میری نظرون مین مانند خار تہا

پایا نہ مجھکو موت نے ڈہونڈہا کیا ہزار دہر
لاغر فراق مین یہہ مرا جسم زار تہا

دست جنونکی دست درازی مین کیا کہون
دیکھا تو ایک بہی نہ گریبان مین تار تہا

ای عشق زندگی مین نہ کی جسنے تجہسے بات
تو مرگیا تو وہ بہی ترا سوگوار تہا ؛

یہہ دلمین کہپ گیا جوبن کسی کا ؛
نہ دیکھا پھر رخ روشن کسی کا

جو دیکھے چاند بہی شرمندہ ہو جائے
پہٹا پڑتا ہے یہہ جوبن کسی کا ؛

جوانی دیکھئے لاتی ہے کیا رنگ
ابہی سے ہے غضب بچپن کسی کا

عبث اوس سنگدل سے ہے محبت نہوگا وہ بت پرفن کسی کا ؛
دماغ ابتک معطر ہے ہمارا کبھی سونگھا تھا پیراہن کسیکا
وہ سب سے پوچھتے ہین قتل کرکے قیامت ہے یہہ بہولاپن کسیکا

خدا سے عشق تواب یہہ دعا مانگ
ہمیشہ ہے رہے جوبن کسی کا ؛

کچھہ بہی نہین خیال کسی اور کام کا ہردم مجھے وظیفہ ہے اب اوسکے نام کا
گرجائین سب نظر سے عدو صاف یار کے چڑہنا جو ہو نصیب ہمین اوسکی بام کا
ایجان دل مین میرے یہ حسرت ہی رہیگی پوچھا نہ حال آپ نے اپنے غلام کا
تا صبح انتظار مین آنکھین کہلی رہین وعدہ کیا تھا یار نے ہمسے جو شام کا
ممکن نہین کہ یار کے کوچے مین غیر آئے جھنڈا اگڑا ہوا ہے میرے انتظام کا
اے بت بتا یہہ کونسے مذہب مین ہے درست دینا تو گالیون کا نہ لینا سلام کا

تجھسا تو عاشقون مین کوئی نامور نہین
شہرہ ہے عشق شہر مین اب تیرے نام کا

روٹھنا وصل مین ہر بار مچلنا اونکا حشر تک یہہ نہین ہو لیگا تماشا اونکا
بات کرتی نہ تہی ہر بات مین شرماتی تہی یاد ہے مجھکو ابہی تک وہ زمانا اونکا
نہین معلوم کہ کیا غیر پڑہا جاتے ہین روز جھگڑا ہی رہا کرتا ہے میرا اونکا
مثل یوسف کے رہے گرم جب اونکا بازار پہر نہ کیونکر ہو خریدار زمانا اونکا
بے مزہ ہوکے وہ بولے کہ بڑا شوخ ہے تو لے لیا مین نے شب وصل جو بوسا اونکا
میرے رونے پہ نہ کیون رحم بتونکو آتا سخت پتہر کا نہ ہوتا جو کلیجا اونکا

عشق جنت کا مزا زیست مین حاصل ہے مجھے
باغ فردوس ہے تیرے لئے کوچا اونکا

شکوہ عبث ہے جو کرے اپنے حبیب کا
مٹتا نہین مٹانے سے لکھا نصیب کا

دشوار دو قدم ہی ہے چلنا قریب کا
مجبور ہون کہ دور ہے کوچہ حبیب کا

دیکھو یہہ انقلاب زمانے کا دوستو
جب مین بگڑ گیا تو بنا گھر رقیب کا

ہر دانہ پر تو مہر ہے ہر اک کے نام کی
کیونکر ملے کسیکو کسیکے نصیب کا

چھوڑو یہہ پیشہ ظلم کا ایجان جانسید
دیکھو دکھاؤ دل نہ کسی تم غریب کا

دوزخ کی آنچ اسلئے مجہپر حرام ہے
کلمہ پڑھا ہے مین نے خدا کے حبیب کا

بے دیکھے اوسکے عشق نہوگی شفا مجھے
ناحق تو روز پیتا ہے نسخہ طبیب کا

اگر قابو مین میرے دوستو میرا صنم ہوتا
مزے سے عمر کٹتی پھر نہ دلکو کچھہ بھی غم ہوتا

کوئی جا کر وہان کیونکر سلامت جان لیجاتا
قدم جو کوچہ قاتل مین رکھتا سر قلم ہوتا

یہہ حسرت دلکی دل ہی مین مری لیجاتی لیجاتا
نہ آتے تم تو مین تو راہئے ملک عدم ہوتا

اگر تم ظلم کرتے سیکڑون شکوہ نہ کرتا تو
نکلتا کچھہ زبانسے جو ستم پر ہے ستم ہوتا

خدا کے فضل سے جو چشم وحدت اپنی کھلجاتی
نظر مین ایک سا پھر جلوہ دیر و حرم ہوتا

خدا نے بیت اوسکا نور کے سانچے مین ڈہالا
زبانسے پھر کسیکے کسطرح وصف شکم ہوتا

خدا نے وصل اوسکا تیری قسمت مین نہین لکھا
پھر اپنے یار سے ای عشق تو کیونکر بہم ہوتا

جو میری آہ کا ظاہر کبھی دہوان ہوتا
اک آسمان سیاہ زیر آسمان ہوتا

نہ جانے آنیکی پھر روک ٹوک کچھہ ہوتی
ہمارے کہنے مین اوسکا جو پاسبان ہوتا

خدا جو خلد مین رہنے کو میرے گھر دیتا
مکان یار سے بہتر نہ وہ مکان ہوتا

بتون کے ظلم سے واقف نہ تہا خدا کی قسم
یہہ جانتا تو نہ مین عاشق بتان ہوتا

چہپاتا لاکھہ مین الفت کو لالہ رو لیکے
یہہ داغ عشق کا کیونکر بھلا نہان ہوتا

سنا ہے بزم مین اونکی رقیب آیا تہا
وہ سہہ دیکہتے مین بہی اگر وہان ہوتا

گلی گلی تو اے عشق کیون اوڑاتا خاک
جو مہربان ہے تجہپر وہ مہربان ہوتا

ہو کرین مقسوم در دلی ہمین کہلوائیگا
اب مقدر دیکہیے کیا جانے کیا دکہلائیگا

فکر کرنے سے نہ اے دل کچہ سوا ملجائیگا
جو کہ پیشانی مین لکہا ہے وہی پیش آئیگا

بیمروت بیوفا عالم مین جو مشہور ہے
دل لگا کر اوس سے کوئی کیا بہلا پہل پائیگا

چار دن کی زندگی پر کیون بشر اوسی غرور
خاک کا پتلا بنا ہے خاک مین ملجائیگا

یون نہ پہر عاشق کے رونیپر ہنسو گے ہر گہڑی
دل کسی پر آپکا اسیطرح جب آئیگا

چین آئیگا نہ فرقت مین کسی پہلو مجہے
یہہ دل بیتاب سینے مین بہت گہبرائیگا

بار آ انکی محبت سے خدا کے واسطے
دیکے دل اپنا بتون کو عشق توپچتائیگا

انکی خواہش ہے یہی ہو ستم ایجاد نیا
رنگ لایا ہے یہہ میرا دل ناشاد نیا

تمسا ہرجائی بہی دنیا مین نہوگا کوئی
ایک گہر روز کیا کرتے ہو آباد نیا

جان دیدالونگی اے جان بچے گی کیونکر
ٹہاٹ پیدا ہے غضب کا یہہ پریزاد نیا

رحم آتا نہین کچہ حال پہ میرے تجہکو
ظلم کرتا ہے تو اسے بانئے بیداد نیا

رحم لازم ہے تجہے حال پہ بیکس کے ضرور
پہنس گیا ہون مین ترے دام مین صیاد نیا

پہیرتا تیغ ہے رک رک کے گلے پر میرے
ذبح کرنیکا یہہ ہے ڈہنگ ہی جلاد نیا

زور دے خوب طبیعت کو غزل مین اپنے
توہی اے عشق دکہا دے کوئی ایجاد نیا

تیرے ہی حکم سے جو کیا اسنے [illegible] کیا
پہلے بتون سے عشق کیا کیا برا کیا

خوش ہوکے اسنے غیر کو بوسہ عطا کیا
کیا تمکو لگگیا جو ہمین بے مزا کیا

ارمان دلکا دلمین شب وصل رہگیا / خوش ہوکے تمنے ہمکو نہ بوسہ عطا کیا

خوشبو سونگھائی لاکے جو اوس گلعذار کی / ممنون اپنا تونے ہمین اے صبا کیا

چوٹی مین اوسکو جہونکدیا یا کہ ہار مین / دل لیکے تمنے میرا بتاؤ تو کیا کیا

انصاف سے بعید ہے ایسا نہ چاہئے / یہہ تو نہ کہئے تونے میرے ساتھہ کیا کیا

کس ناز سے وہ کہتے ہین ہمسے شب وصال
بدنام تونے عشق ہمین خانخا کیا

عشق اوس بت کافر کا خدا یا نہین جاتا / دل آیا ہے ایسا کہ ہٹایا نہین جاتا

تم ایسے شب وصل مین شرماتے ہو کیسے / کہو نگہت بہی ذرا منہہ سے ہٹایا نہین جاتا

جب سامنے آتا ہون چھپا لیتے ہو منہہ کو / چہرہ بہی مجہے حیف دکہایا نہین جاتا

کیون کہنچے ہوئے مجھپہ یہہ شمشیر کہڑی ہو / تلوار کا ایک ہاتہہ لگایا نہین جاتا

ہمسے تو شب وصل نہ شرمائے ایجان / کیون پردہ حیا کا یہہ اوٹہایا نہین جاتا

مجبور ہین جو چاہو کہو ہمسے تم ایجان / دل اوس سے اب اپنا لگایا نہین جاتا

کہتے ہین تری باتون مین کیا سحر ہے ای عشق
بٹہلا کے تجہے پاس اوٹہایا نہین جاتا

آپکے گہر سے مرا کچھہ بہی تو گہر دور نہ تہا / یہی کہئے کہ مجہے آنا ہی منظور نہ تہا

زہر دیتے وہ مجہے اوسنے تو کچہہ دور نہ تہا / بزا ہی جام مری عمر کا معمور نہ تہا

یون تو معشوق تہے لاکہون ہین جہان مین لیکن / ایک ہی تمسے سوا حسن مین مشہور نہ تہا

اپنے پہلو سے وہ غیرونکو اوٹہاتا کیونکر / پاس بٹہلانا اوسے میرا تو منظور نہ تہا

آپ پہلو مین جو بیٹہے تو بہت شاد ہے یہہ / دل مرا اور کبہی ایسا تو مسرور نہ تہا

گفتگو یار سے مین وصل کی کرتا کیونکر / میری طاقت یہہ نہ تہی میرا یہ مقدور نہ تہا

عشق ہمراہ جنازے کے وہ آتا کیونکر

لاش ہی تیری اوٹہانا اوسی منظور نہ تہا

در سے تمہارے اوٹہکے جو اے مہربان گیا
عزت نہ پائی اوسنے کہین وہ جہان گیا

عاشق تمہارا مرکے جو ایجان جان گیا
پہر تمنے اوسکو یہہ بہی نہ پوچہا کہان گیا

ابتو شباب ڈہل گیا صورت ہی اور ہے
ایجان جان وہ حسن تمہارا کہان گیا

سمجہا کہ موت آئی ہوئی زندگی تمام
آزردہ مجہسے ہوکے جو وہ مہربان گیا

رونے پہ رحم یار کو آیا نہ ایک دن
یارب اثر وہ آہ کا میرے کہان گیا

چہپ چہپکے روز جاتے ہو تم غیر کے یہان
کہتے ہو مجہسے یہہ کہ نہین مین وہان گیا

بیتاب اسقدر ہے تو فرقت مین یار کے
اے عشق صبر تیرا بتا تو کہان گیا

جو دیکہا آج جاکر ہمنے جلوہ اونکی جوبن کا
نہین اوسوقت سے باقی رہا ہے ہوش تن من کا

ذرا انصاف کرنا ہم کہانتک سختیان جہیلین
ہماری دلکو کیا ٹہرالیا ہے تمنے آہن کا

بہار اوس گلکی آخر ہوگئی لوچار ہی دنمین
مزا لوٹا نہ ہمنے ایکدن بہی اوسکی جوبن کا

ملاکر خاکمین عاشق کو اپنے کیا ملا تمکو
ہمین برباد کرکے گہر کیا آباد دشمن کا

بہت مشکل مین یہہ توبعد مدت ہاتہہ آیا ہے
نہ چہوڑونگا قیامت تک مین گوشہ اونکی دامن کا

نہین نالونمین کچہہ بہی آجکل تاثیر پاتی ہین
اثر دکہلائین کیونکر یار کو ہم اپنی شیون کا

چہپے منظور ہوتیکے ہی جبتنا اونکی الفت مین
وہ ہوا اے عشق دیوانہ میرا اونکے جوبن کا

مین یہہ سمجہا جام کوثر مل گیا
ہاتہہ سے اونکے جو ساغر مل گیا

اپنے سر کو پہوڑنے کیواسطے
اونکے دروازے کا پتہر مل گیا

کل تک آنے مین جسے انکار تہا
آج وہ تو ہمسے چہپ کر مل گیا

ہوگیا راضی خفا ہوکر وہ شوخ
دل مین کچہہ سمجہا سمجہکر مل گیا

یارب کس کس کو کرے گا پھر وہ قتل
اوس ستمگر کو جو خنجر مل گیا

جستجو جو وقت کرکے تھک گئے
دل میں اپنے ہمکو دلبر مل گیا

اب نہ پھر تو در بدر خانہ بدوش
عشق تجھکو یار کا گھر مل گیا

جو آیا دیکھنے مجھکو بہت ملال کیا
تپ فراق بتان نے میرا یہ حال کیا

پہنسایا زلف میں ولنے عذاب میں ڈالا
گناہگار مرا اسنے بال بال کیا

سوال بوسہ پر اللہ رے آپکا غصہ
ذراسی بات کا اس مرتبہ خیال کیا

وہاں جان ہوا چھوڑ کو جلد میں رہنا
تمہارے کوچے کا جنت میں جب خیال کیا

ملا ہوں خاک میں پہ یہی دعا میری
بھلا ہو اوسکا جسنے پائمال کیا

وہ پیٹے مزا ہوئے مجھے کہ بس خدا کی پناہ
جو ایک بوسے کا اونے کبھی سوال کیا

بس ایکدم میں ہوا خون لاکھوں کا اے عشق
جو اوسنے پان سے اپنے لبوں کو لال کیا

بتا تو مجھے مبتلا ہے کسیکا
تجھے عشق اے دل ہوا ہے کسیکا

ستم سے نہیں باز آتے ہو تم تو
ستانا ہی منظور کیا ہے کسیکا

مناسب نہیں لینا آگے کسی کے
سمجھ جاؤ جو مدعا ہے کسیکا

گلے ملنے کی کیوں نہو دلکو حسرت
بھلا آج بند قبا ہے کسیکا

زمانے میں مطلب کے سب آشنا ہیں
کوئی بھی نہیں آشنا ہے کسیکا

تو نادان اے دل نہو مان کہنا
کوئی دلبر بھی ہوا ہے کسیکا

[illegible] آخر سب [illegible] ہیں ہر دم
تجھے عشق [illegible] لبکا [illegible] ہے کسیکا

دل جو زلفوں میں گرفتار ہوا خوب ہوا
اوسے چھٹنا اسے دشوار ہوا خوب ہوا

عشق مژگان نے کیا جسم کو ایسا لاغر
سو کہاں کا نٹا تن زار ہوا خوب ہوا

ایک مدت سے تمنا تھی مجھے اوس گل کی
وہ گلے کا جو مرے ہار ہوا خوب ہوا

بعد مدت کے برآئی ہے تمنا دل کی
قتل کو میرے وہ طیار ہوا خوب ہوا

خود بخود داد اٹھہ گیا دلسے جو دوئی کا پردہ
خواب غفلت سے مین بیدار ہوا خوب ہوا

عشق مین اوسکے رہی میری نہین ہوش بجا
مئے الفت سے مین سرشار ہوا خوب ہوا

جو ترے دلکی تمنا تھی برآئی اے عشق
وصل کا تجھسے جو اقرار ہوا خوب ہوا

بہا گیا مجھکو مری جان یہہ جوبن تیرا
تا قیامت نہین چھوڑونگا مین دامن تیرا

زندگی بہر تو نچھوڑونگا کبھی پہر اوسکو
ہاتھہ مین آئی جو میرے کہین دامن تیرا

زندگی مین مرے مجھسے یہہ کہا اوس گلنے
پہول تونے چہائینگے اگر کبھی مدفن تیرا

مثل موسی کے غش آجائے جو دیکھے تجھکو
دیکھہ سکتا نہین کوئی رخ روشن تیرا

وہ ستمگر نہ کبھی رحم کرے گا ای دل
دوست سمجھا ہے جسے تو وہ ہے دشمن تیرا

کم سنی مین تو ابھی سے ہے غضب کا عالم
قہر ڈھائیگا جوانی مین یہہ جوبن تیرا

تونے بن ٹھنکے دکھایا ہے وہ جلوہ اپنا
عشق کے دلسے نہ بھولے گا یہ جوبن تیرا

کوستے تھے جسے تم اوسکا جنازہ نکلا
ابتو ٹھنڈک پڑی ارمان تمہارا نکلا

حسرتین دلکی لئے جاتے ہین لاکھون دلمین
مرتے دم ایک نہ ارمان ہمارا نکلا

دوستو عشق مین جو جان پہ کھیلا اپنے
سچ تو یہہ ہے کہ وہی عشق مین پورا نکلا

وہ جفا کیا ہوئی مجھپر کہ قیامت آئی
اونکا غصہ تو قیامت کا نمونہ نکلا

وصل سے اپنے کیا شاد جو اوسنے تجھکو
ابتو ارمان میرا اے دل شیدا نکلا

ہم یہہ سمجھے تھے کہ مرجائینگے فرقت مین فروغ
بہت ایذا ہوئی پر دم نہ ہمارا نکلا

عشق اس طرح مین ایک اور بہی پڑہتا ہون غزل
اس غزل سے تو نہین حوصلہ دلکا نکلا

آج ہی سارے زمانہ کا بکھیڑا نکلا
وصل کی شب بہی نہ ارمان ہمارا نکلا

دیکھکر تمکو مریجان دم اوسکا نکلا
تیرے کوچہ مین جو بہولیسے کوئی آنکلا

مار رکہینگے یہہ ایدل تجہے گیسو واے
جال مین پہنسکے نہ انکے کوئی زندا نکلا

قتل کرتا ہی عاشق کا اوسی کو منظور
بے سبب آج نہین اوسکا یہ تیغا نکلا

جان تجہپر سے ہمین نے تو فدا کی اپنی
کوئی ہمسا ہی ترچاہنے والا نکلا

تار رونے کا بندہا ہجر کی شب مین ایسا
آنسو ونکا مری آنکھون سے تو دریا نکلا

عمر سب گذری میری غیر کے کہٹکے مین عشق
غیر کا دلسے مگر ہاے نہ کہٹکا نکلا ؛

درد کا وہ شوخ میرے آکے درمان ہو گیا
بعد مدت آج پورا دلکا ارمان ہو گیا

گیسوون والونکی الفت کچہہ بلا سی کم نہین
پیچ مین انکے جو آیا وہ پریشان ہو گیا

خانہ دل کا نہ پوچہو حال ہجر یار مین
کل جو گہر آباد تہا وہ آج ویران ہو گیا

فرقت جانان مین جب وحشت ہوئی دلکو مرے
چاک دامن ہو گیا ٹکڑے گریبان ہو گیا

اسقدر ہم پہوٹ کر روئے فراق یار مین
آنسوونسے تر ہمارا آج دامان ہو گیا

الفت مژگان کی وحشت نے پہرایا دشت مین
پار تلوونکے مرے خار مغیلان ہو گیا

بیگناہی کا ترے اوسکو جو آیا ہی خیال
عشق تجہکو قتل کرکے وہ پشیمان ہو گیا

ہوکے بیبس مجبور اوسکے درپہ بستر لیگیا
مین نہ جاتا پر مجہے میرا مقدر لیگیا

بیکلی ایسی ہوئی اوسوقت کچہہ دلکو میرے
غیر جو اونکیلئے پہولون زیور لیگیا

بعد مدت وہ گل رعنا چڑہانے کیلئے
آج میری قبر پہ پہولونکی چادر لیگیا

کل کہا تہا اوسنے یہہ مجہسے یہان بستر لگا ۔۔۔ آج خوش ہوکر مین اوسکے در پہ بستر لیگیا
کل بہت پہلو مین یہہ بیتاب تہا جسکے لئے ۔۔۔ آج مجہکو دل مرا لو اوسکے در پر لیگیا
پیار کی باتین بہی کین رخسار کی بوسی دے ۔۔۔ ہر طرح دلکو ہمارے وہ لبہا کر لیگیا

عشق تو اپنے نصیبہ کا سکندر ہے ضرور
کوئے جانا مین تجہے تیرا مقدر لے گیا

کوئی بوسہ مجہے امداد کرتا ؛ ۔۔۔ دل ناشاد کو [illegible] شاد کرنا
اوجاڑا ہے مرے گہر کو جو تمنے ۔۔۔ کبہی پہر بہی اسے آباد کرنا
قفس مین قید کرنا ہی جو مجہکو ۔۔۔ نہ کہڑکی بند اے صیاد کرنا
کدورت مجہسے کچہہ رکہنا نہ دل مین ۔۔۔ مری مٹی نہ تم برباد کرنا
کہین راز محبت کہل نہ جائے ۔۔۔ نہ ایدل تو کبہی فریاد کرنا
ملیگا باوفا عاشق نہ مجہسا ؛ ۔۔۔ وفاون کو مرے تم یاد کرنا

بتون سے دل لگانا اوسدم ای عشق
جب اپنے دل کو تو فولاد کرنا

دیکہتے ہی اوسکے دم میرا نکل کر رہگیا ۔۔۔ غش مجہے آیا تہا لیکن مین سنبہل کر رہگیا
دیر سے دیتا نہین رندونکو تو جام شراب ۔۔۔ دور میں موقوف کیون ساقی یہ چل کر رہگیا
ہے یہہ دوزخ سے بہی کچہہ بڑہکر تپ فرقت کی آگ ۔۔۔ موم کی مانند دل میرا پگہل کر رہگیا
اسقدر تمنے جلایا ملکے غیرونسے مجہے ۔۔۔ سینہ کے اندر ہمارا دل ہی جل کر رہگیا
اونکی پہلو سے کہا اوسنے کہ لے جاتے ہین ہم ۔۔۔ سنکے دل ہاتہون ہی اوچہلا اور اوچہلکر رہگیا
چاند سی صورت تجہے دی ہے خدانے اے صنم ۔۔۔ حسن تیرا نور کے سانچے مین ڈہلکر رہگیا
قتل کا اوسکے ارادہ تہا مگر کچہہ سوچکر ۔۔۔ بس فقط تیوری ہی مجہپر وہ بدلکر رہگیا

عشق تیری شعر کی کیا بات ہے کیا بات ہے

شعر جو تونے کہا سانچے مین ڈہل کر رہ گیا

تہے کیونکر پہلا آنسو بہرا وسکے چشم پرنم کا
کہ جسکے سر پہ ٹوٹے آسمان اکبار کی غم کا

بہیگنے سے کبہو دامن دریا نہ تہا شاید ہم پر روتے
اوٹہیگا جس گہڑی طوفان ہماری چشم پرنم کا

مے گلگون کسے نہ پیو چپ تو سحر وہ کہتا ہے
پیالا تو سا قیا اب مے کے بدلے جام ہی سم کا

رچی ہے آج ہاتہونمین یہ مہندی کس شیرین ادا کی
پیسا جاتا ہے پہر دل میری جان ایک عالم کا

خفا ہو کر کہا ہے یہ اوسنے وصل کی شب
نہین پہلے جو تو کہولے ہمارا بند محرم کا

اوسکا ابہرنیکے کہین دیتا مجہے اے گل
لبایا ہے جو پہولونمین دوپٹہ تمنے شبنم کا

شکایت اوس ستم ایجادسے ای عشق بیجا ہے
وہ کب راضی ہوا تجہسے نصیبا کب تیرا چمکا

سچ کبہی بات ہماری نہین قاتل سمجہا
درد دل جب کہا اوس سے تو وہ باطل سمجہا

سہل ہوتی ہے اوسے عشق کی منزل بیدل
جان دینے کو جو اپنے نہین مشکل سمجہا

یون تو معشوق مریجان ہزارون دیکہے
پر کسیکو بہی تمہارے نہ مقابل سمجہا

ہاتہہ تلوار کا اک اور لگایا اوسنے
نیم بسمل جو مجہے وہ نہین قاتل سمجہا

جسکی فرقت مین تڑپتے ہوی برسین گذرین
اجتک اوسنے نہ اپنا مجہے بسمل سمجہا

خوش نہین آتی مجہے فرقت ساقی مین شراب
ہجر مین مے کو تو مین زہر ہلاہل سمجہا

ایسے بیقدر سے دل تونے لگایا ای عشق
کچہہ نہین قدر ترے دلکی وہ قاتل سمجہا

اوسکے پیچون سے نکلنا کام ہے ہشیار کا
کچہہ بلا سے کم نہین ہے جال زلف یار کا

کچہہ ہمارے قتل کو تلوار کی حاجت نہین
ایک کافی ہے اشارہ ابروی خمدار کا

ہاتہہ سے جبدم ہٹایا پردہ رخ یار نے
ہاتہہ بہر کا ہوگیا دل طالب دیدار کا

چہاتیان گدرا گئے ہی لو حسن دونا ہوگیا
پہوٹ پڑا ایکبار کی کسا جوبن یار کا

آنکھہ اوٹھاکر سوئے میخانہ نہ کی اوسنے نگاہ — ہوگیا نظارہ جسکو چشم مست یار کا
جلد آنا ہو تو آجا آرہی ہین ہچکیان — اے مسیحا دم لبون پر ہے تری بیمار کا

پیچ مین اوسکے نہ آنا عشق بھولے سے کبھی
جال بیڈھب کچھہ نظر آتا ہے زلف یار کا

اوس پریوش کو نہ کچھہ مرنیکا میرے غم ہوا — اوسنے اتنا ہی نہ پوچھا کس لئے یہہ ماتم ہوا
قتل اوسنے ہاتھہ سے اپنے کیا آکر مجھے — اس سبب سے جان جانیکا نہین کچھہ غم ہوا
حسن مین ہمسر نہین اوسکا کوئی یکتا ہے وہ — اوسکے عالم پر فدا اترو زون اک عالم ہوا
ہجر کی ایجان جان کبتک اوٹھا دن سختیان — صدمہ فرقت سے میرا ناک مین اب دم ہوا
جسکے دل سے خود بخود پردہ دوئی کا اوٹھہ گیا — راز سے اوسکے وہی ایدوستو محرم ہوا
آنکھہ سے آنسو تھین بہتا ہے اسکا کیا سبب — کسکے مرنیکا بتاؤ تمکو ایسا غم ہوا

مجھکو لپٹا کر کہا اوسنے یہہ ہنسکر وصل مین
درد دلکا تو بتا اے عشق تیرے کم ہوا

جلوا جو یارنے ہمین اپنا دکہا دیا — پردا دوئی کا دل سے بس آکر اوٹھا دیا
اپنی خطا ہے گیسوؤن والونکی کیا خطا — دل اپنا ہمنے آپ بلا مین پھنسا دیا
اے شمعرو بتاؤ تو کیا تمکو مل گیا — میرا چراغ زیست جو تمنے بجھا دیا
یہہ داغ دلسے میرے نہ جائیگا حشر تک — مل ملکے تمنے غیر سے دل کو جلا دیا
دیکھا تمہین تو رنج سے راحت ہمین ملی — ہم رو رہے تھے تمنے تو آکر ہنسا دیا
دلمین جو تھا غبار تمہارے نکل گیا — اچھا کیا جو خاک مین ہمکو ملا دیا

اے عشق ایسے ہجر مین تم روئی پھوٹ کر
تمنے تو اپنی آنکھونسے دریا بہا دیا

اوسکو بھولے سے بھی مین تو نہ کبھی یاد آیا — ایسے بیداد پر اپنا دل ناشاد آیا

وہ بہی حیرت مین ہوا دیکہہ کے صورت اونکی
اونکی تصویر کو جب کہینچنے بہزاد آیا

قتل کرنا کسے منظور ہے یہہ تو کہئے
خیر ہے آج یہہ کیون خنجر فولاد آیا

بہولکر بہی نہ میرا نام کبہی لیتے تہے
آج کیا تہا جو مین ایجان انہین یاد آیا

جو گیا عشق وہان اوسنے اوٹہائی تکلیف
کوچۂ یار مین جاکر نہ کوئی شاد آیا

ہم دل جلون کی آہ کا ایسا دہوان اٹہا
ایک آسمان اور نہ آسمان رہا

سر کو ہمارے تن سے نہ اوسنے جدا کیا
شمشیر ادہر کہینچی وہ ابرو کمان رہا

کیونکر رسائی ہوتی میری اونکی بزم مین
راضی نہ اونکا مجہسے کبہی پاسبان رہا

آنسو نہ ایکدم بہی تہما ہجر یار مین
اپنا ہماری آنکہون سے دریا روان رہا

کیون منہہ چہپائے بیٹہے ہو ہمسے شب وصال
جب اوٹہہ گیا حجاب تو پردہ کہان رہا

باد خزان کے آتے ہی گلشن اوجڑ گئے
وہ گل کہان رہے وہ گلستان کہان رہا

اے عشق شعر کہنے کا اب کچہہ مزہ نہین
اہل کمال کا نہ کوئی قدردان رہا

ہو گیا غیر کا جس روز سے دلبر اپنا
دوستو جی نہین لگتا کہین دم بہر اپنا

کیا نصیبہ ہے میرجان سکندر اپنا
ملنے جاتا ہے جسے وہ ہو گیا دلبر اپنا

روز کہتے ہو تجہے قتل کرونگا ایکدن
آزماتے نہین مجہپر کبہی خنجر اپنا

چاند ایجان چہپائے سے نہین چہپتا ہے
شوق سے ہمکو دکہا دو رخ روشن اپنا

ہمنشین آج تو دل مین یہی ٹہرائی ہے
فیصلہ کیجئے اوس شوخ سے چلکر اپنا

آج بن ٹہنکے میرجان جو ہوتا ہے سنگہار
کسکو دکہلا دگے جوبن یہہ نکہر کر اپنا

عشق جو دیکہتا ہے تجہکو وہ ڈر جاتا ہے
گہل گیا ہجر مین ایسا تن لاغر اپنا

ردیف بے

ہمارے درد جگر کی دوا سے کیا مطلب
وہ بیوفا ہے اوسے پھر وفا سے کیا مطلب

بجز تمہاری نہین مجھکو اور پر تکیہ
فقیر ہون مجھے حرص و ہوا سے کیا مطلب

ہمیشہ نالے کئے پر اوسے نہ رحم آیا
سنے نہ وہ تو پھر آہ و بکا سے کیا مطلب

مجھے تو کوئی بھی تم سا نظر نہین آتا
سوا تمہارے کسی دلربا سے کیا مطلب

گلی مین یار کی ای عشق یا دن توڑ کی بیٹھ
ہر ایک در کی تجھے التجا سے کیا مطلب

ایسے جینے سے ہوے بیزار اب
زندگی بہاتی نہین ای یار اب

وہ گل رعنا جو دل کو بہا گیا
کیون نہون اوسکے گلیکا ہار اب

ہجر کی ایذا سہی جاتی نہین
رحم کر یا ایزد غفار اب

ہاے اس باد خزان نے کیا کیا
جس جگہہ گل تہے وہان ہے خار اب

عشق دنیا کی محبت چھوڑ دو
موت کے ظاہر ہین سب آثار اب

اپنے ہونٹوں سے لگا کر غیر کو دیدی شراب
پر ہمین تمنے نہ دی اپنی ذرا جھوٹی شراب

ایک دو بوتل سے ساقی سیر دل ہوتا نہین
کیون نہین ہر دم پیئون میری تو ہی گھٹی شراب

یاد کسکی آگئی یہہ تو ذرا مجھسے کہو
لیتے ہی جو تمنے میرے ہاتھ سے رکھدی شراب

کس ادا سے وصل کی شب اوسنے مجھسے یہ کہا
اک ذراسی آج کہتی سے مری تو پی شراب

ساقیا دن رات روتا ہون اسی حسرت مین
موسم گل مین نہ دی تو نے کسیدن بھی شراب

اسکو دو پیسے ہے بوتل خوب سی رندو پیو
لو تمہاری خوش نصیبی سی ہوئی سستی شراب

جھوم کر آیا جو بادل ہنسکے ساقی نے کہا

آج تو ای عشق خاطر سے مری تو پی شراب

بن ٹھنکے آج خوب ہی آئے ہیں گھر سے آپ
ہمکو بھی دیکھ لیں ذری پیاری نظر سے آپ

واقف نہیں ہیں میری دعا کے اثر سے آپ
چاہوں تو میں بلائے چلے آئیں گھر سے آپ

انصاف سے بعید ہے ایسا نہ چاہیئے
ہمکو نہ اب گرائیے اپنی نظر سے آپ

جائیں نہ چھوڑ کر ہمیں تنہا کہیں حضور
دم بھر کو ہوں جدا نہ ہماری نظر سے آپ

سچ تو کہو کہ رات رہے کس کے گھر حضور
جو یوں لوٹا کے آئے یہ کہئیے کدھر سے آپ

ہمنے پورا کے آنکھ اوسے دیکھ ہی لیا
اب غیر ہی کو دیکھئے پیاری نظر سے آپ

کیا ہمکو مار رکھنے کا بالکل ارادہ ہے
آئے ہیں بال کھولکے جو اپنے گھر سے آپ

ابتو ضرور اسکو نشانہ بنائیے
زخمی جگر کو کیجئے تیر نظر سے آپ

اک تیر پار ہوتا ہے سینہ سے عشق کے
جسوقت دیکھ لیتے ہیں ترچھی نظر سے آپ

ردیف ت

نالوں نے ایسی دھوم مچائی تمام رات
ہمسایوں کو بھی نیند نہ آئی تمام رات

نکلی نہ اوسکے دل سے کدورت کسی طرح
کیں منتیں ہوئی نہ صفائی تمام رات

چونکے نہ وہ تو خواب سے ہمسایہ جاگ اٹھے
زنجیر اونکے در کی ہلائی تمام رات

خوشبو سے آج میرا معطر دماغ ہے
سونگھی تھی کل تو اونکی دولائی تمام رات

سب خلق [illegible] ہی مگر اوسکا [illegible]
بیمار مر گیا تو روئی خدائی تمام رات

بس دیا نہ ایک بھی دشنام کی سوا
گالی مجھے تو تمنے سنائی تمام رات

لتیں بنانے سے کبھی ای عشق رات بھر
ہوگی نہ اونکو ابتو [illegible] بالائی تمام رات

کیسے جاوگے کہان ہوگا گذر آجکی رات
کس مصیبت سے کٹی چار پہر آجکی رات

فرقت یار مین شام سی ایسا رویا
آنسو دم بہر نہ تھمے تا بہ سحر آجکی رات

ہوگیا گہر مرا آنے سے تمہارے روشن
یہین رہجائیے ای رشک قمر آجکی رات

ایسا بیہوش ہوا وصل کی شب مین اے جان
کیا کہون کچہہ نہ رہی مجھکو خبر آجکی رات

کسی کروٹ کسی پہلو نہین ملتا آرام
کس بلا کا یہہ اوٹہا درد جگر آجکی رات

تم جو پہلو مین ہو میرے تو ہے دلکو آرام
کچہہ کسیکا بہی نہین خوف و خطر آجکی رات

عشق پر وصل کی شب مین نہین غصہ اچہا
کیجیے اسپہ عنایت کی نظر آجکی رات

یہہ حال تو کہو مجھسے کہان گذاری رات
تمہارے واسطے تڑپا کیا مین ساری رات

نہ پوچہو مجھسے میری جان ہجر کا احوال
گذرتی ہے مجھے روتے ہی روتی ساری رات

خدا دکہائے نہ مجھکو فراق کی صورت
یہہ سچ مثل ہے کہ بیمار پر ہے بہاری رات

خوشی سے دلکو تعلق ہے رنج سی کیا کام
وصال یار کی کیسی ہے پیاری پیاری رات

خدا کیواسطے دیتا ہون تمہین صاحب
لو اب بہی مان لو کہنا مرا سدہاری رات

لپٹ لپٹ کے وہ سوتا ہے شبکو میرے گلے
خوشی سے ابتو گذرتی ہے ہمکو ساری رات

وصال یار میسر ہوا نہ ساری عمر
خوشی سے عشق نہ گذری کبہی تمہاری رات

وہ رات اوسکی دید ہی آٹھون پہر کی چوٹ
کیونکر بہلا سکاؤن مین اوسکی نظر کی چوٹ

کہائی ہے جان بوجہکے اوسکی نظر کی چوٹ
اوٹہا اوٹہکے سکتا ہون مین اپنی جگر کی چوٹ

ایذا شب فراق کی کیونکر اوٹہاون مین
میری تو جان لے گی بس اب رات بہر کی چوٹ

کہٹکا گہڑی ہے جدائی کا وصل مین
کیونکر لگے نہ دلپہ ہمارے گجر کی چوٹ

دنیا کو لات مارکے تم ہوگئے فقیر

دلکو لگی ہے عشق تمہارے ادہر کی چوٹ

ردیف ث

پھر گئی آپ کی کیون مجھسے نظر کیا باعث ۔ دیکھتے بھی نہین بھولے سے ادہر کیا باعث

پہلوی غیر مین بیٹھا ہے وہ شاید جاکر ۔ آج تھمتا ہی نہین درد جگر کیا باعث

ہجر کی رات کسی شکل سے کٹتی ہی نہین ۔ یاالٰہی نہین ہوتی ہے سحر کیا باعث

غیر نے اونسے خدا جانے کہا کیا جاکر ۔ قتل پر میرے وہ کستے ہین کمر کیا باعث

رحم رونے پر اونہین میرے نہ آیا یارب ۔ نہ رہا نالون مین اب کچھ بھی اثر کیا باعث

کوچۂ یار مین اکدن بھی نہ پہونچا افسوس ۔ نہین ہوتا ہے وہان اپنا گذر کیا باعث

عشق کو صدمۂ فرقت کا تصور تہا مگر
نہ تھا وصل مین بھی درد جگر کیا باعث

ردیف ج

مے کا خم منہہ سے لگا دی بہر تو پیمانہ آج ۔ ساقیا خالی کرینگے ہم ترا میخانہ آج

اینٹ پتھر مارتے ہین اوسکو لڑکے اوپری ۔ رنگ کچھ بیرنگ لایا ہے ترا دیوانہ آج

شیخ جی پگڑی وہان سے بچکے آنا ہی محال ۔ ہان تو کہنا نہ جاو جانب میخانہ آج

آپ کا عاشق پسند آیا نہین ای فتنہ گر ۔ کسکو اپنا اب بنایا کہئے تو پروانہ آج

دیکھکر بیہوش مجھکو سب وہ کہنے لگے ۔ گرتا پڑتا آتا ہے دیکھو مرا مستانہ آج

کل شب فرقت مین جو کچھ گذری ہے وہ ۔ غور سے سن لیجئے میرا ذرا افسانہ آج

دوپہر کی [illegible] کہتا ہی سنا تو یہہ مجھے
عشق کیسے عشق مین تو ہوگیا دیوانہ آج

بے سبب کیون کسلیئے ایجان بگڑا ہی مزاج
کچھہ تمہارا ساری عالم سے نرالا ہے مزاج

اونچے اونچے رہتے ہین حاضر درِ دولت پہ روز
آسمان پہ یار کا ان روزون پہنچا ہی مزاج

ایکی فرقت مین جو گذرا ہے مجہپر کیا کہون
شکر ہے اللہ کا ایجان اچہا ہے مزاج

گل بہانے سے نہ آے درد سر کے گہر مرے
آج تو فرمایئے ایجان کیسا ہے مزاج

جاتے تو ہین وصل کے طالب الہی خیر ہو
اوس گل رعنا کا کچھہ ان روزون بدلا ہی مزاج

خوش مزاجی سی تری آئی تن بیجا مین جان
عاشقون کیواسطے بیشک مسیحا ہی مزاج

عشق بس دلکی تمنا تیری دل ہی مین رہی
یہہ کبھی اوسنے نہ پوچھا تیرا کیسا ہی مزاج

بستر کی احتیاج نہ ہے گہر کی احتیاج
جس در کا ہون فقیر ہو اوس در کی احتیاج

شمشیر کہینچکر جو رکے اسکا کیا سبب
کاٹو تمہارے سر کو جو ہے سر کی احتیاج

سائل ہون ایک بوسے کا دولت نہ دو مجھے
مین ہون فقیر مجھکو نہین زر کی احتیاج

فرقت مین آپکی تو یہہ رہتا ہے بیقرار
پوچہو نہ مجہسے کچھہ دل مضطر کی احتیاج

ای عشق زندگی مین سبہی چیز چاہیئے
جب مرگئے تو کچھہ نہین پہر زر کی احتیاج

ردیف چ

ای دل یہہ اوٹہا رکھے ہین کسنے نکو بیلا پیچ
دو چار نہین ہین تو بتا باہم جدا پیچ

ہم دام مین پہنسے کہ نہین پہر نکلے ہرگز
کرتی ہے یہہ کیون روز تری زلف دوتا پیچ

ہم دیدہ و دانستہ پہنسے جال مین اسکے
زلف اوسکی دکہاتی ہے ہمین ملکی کیا پیچ

جنجال سے اسکے نہین انسان نکلتا
دشمن کو بہی زلفون کا دکہا ی نہ خدا پیچ

تا حشر سلجہتے نہین اولجہے ہوئے اسکے
ہین زلف سیہ فام کے عالم سے جدا پیچ

نقد دل وجان لیگئے دہوکہین مرا عشق
ان گیسوون والون نے کیا مجہسے نیا پیچ

دام مین لائے ہمین گیسوئے خمدار کے پیچ
ہمکو معلوم نہ تہے اوس بت عیار کے پیچ

جان کر طفل برہمن کے نہ بہندہین پہنسے
پہر نہ کہولے سے کہلین گے کبہی زنار کے پیچ

دیکہہ آئینے مین صورت تو ذرا تو اپنی
کیا کہلے ہین ترے منہہ پہ تری دستار کے پیچ

پہنسے اغیار کو کس داؤن سے مارا اسوقت
آپ نے دیکہے ذرا اپنے گنہگار کے پیچ

عشق تم جانکے کیون جالمین زلفون کے پہنسے
مار رکہین گے تمہین گیسوئے خمدار کے پیچ

ردیف ح

زلفین بنا کے شام سے آئین کسطرح
سودائی اپنا مجہکو بنائین کسطرح

دشنام مین بہی اونکے مزہ ہمکو آتا ہے
دو چار گالیان ہمین سنائین کسطرح

کچہہ تو قرار آئے دل بے قرار کو
چہوٹی ہی الفت آپ جتائین کسطرح

روتا مجہے نہ چہوڑ کے گہر کو سدہاری
بارش مین تو حضور نہ جائین کسطرح

الفت سے ہاتہہ ڈالکے گردن مین سو رہین
میرا وہ بخت خفتہ جگائین کسطرح

لیتا ہے جان اونکا یہہ کہنا شب وصال
ہمکو نہ ہاتہہ آپ لگائین کسطرح

دن رات فکر عشق کو رہتی ہے بس یہی
ساتہہ اپنی ایکدن وہ سلائین کسطرح

ردیف خ

جسکا کرے تلوار لگاکر تو بدن سرخ
تا حشر نہ کیونکر رہے پہر اوسکا کفن سرخ

اسار جو شہید ونکا ترے خون بہا ہے
اوٹھین گے قیامت کو یہی وہ پہنے کفن سرخ

صیاد نے یان بلبلون کا خون کیا ہے
بیوجہ نہین آج یہہ ہے صحن چمن سرخ

بیوجہ نہین لال ہوے گال تمہاری
چہرہ ہے یہہ کیون کہئے تو ای غنچہ دہن سرخ

گل لالہ تو بنکر مری چہاتی سے لپٹ جا
دن عید کا ہے آج تو پوشاک پہن سرخ

خون عاشق شیدا کا بہانا ہی جو منظور
پوشاک بدل لیجئے ای غنچہ دہن سرخ

گلزار مین ہے آگ لگی عشق ہر اک سو
پوشاک سے اوس گلکے سراپا ہی چمن سرخ

ردیف د

پہر دم اسی لئے ہے ہمین انتظار عید
دیکھین گلے سے یار کے ملکر بہار عید

انکہون نے کچہہ بہی بہجہین اب سوجہتا نہین
دیکہین فراق یار مین کیونکر بہار عید

دیکہا گلے سے ملتے ہی جوبن جو یار کا
سرسون سی پہولی انکہون مین میری بہار عید

راحت ملی ہے یار کے ملنے سے اسقدر
پہولے گی عمر بہر نہ ہمین تو بہار عید

جیسے کہ ملکے اوس بت کافر سے خوش ہے
ایسی خدا دکہاے ہمیشہ بہار عید

ارمان تمسے ملنے کا دل ہی مین رہگیا
لوٹی نہ ایک روز بہی ہمنے بہار عید

وعدہ کیا ہے ہمسے جو ملنے کا یار نے
ای عشق اسلئے ہے ہمین انتظار عید

ردیف ذ

حالت نزع مین اوس ماہ کا آیا کاغذ
بنگیا میرے لئے رشک مسیحا کاغذ

تختہ گلشن کا بنے صفحہ قرطاس وہین
دست رنگین سے جو لکہے گل رعنا کاغذ

موت کیون ہجر مین آتی نہین یارب ہمکو
کیا ہوا گم ترے دفتر سے ہمارا کاغذ

ایسے مضمون لکھے یار نے پر رنگین رنگین
ہوگیا دیکھنے والون کو تماشا کاغذ

عشق دنیا سے یہی داغ لئے جاتا ہون
کبھی بھولے سے نہ اوسنے ہمین لکھا کاغذ

ردیف ر

یا تو وہ ہنستے تھے ہمکو روز گریان دیکھہ کر
یا وہ اب روتے ہین کوئی دلکا ارمان دیکھکر

آج کیا ہے اپنی چوٹی تمنے گوندہوائی نہین
دل پریشان ہوتا ہے زلف پریشان دیکھکر

ایک ہی بس وار مین ہوجای سرتن سے جدا
قتل کو لاؤ کوئی شمشیر بران دیکھہ کر

یہہ نہین کہلتا کہ تمکو مجھسے نفرت کیون ہوئی
شاد و لین ہوتے ہین انسا نکو انسان دیکھکر

ہجر مین اوس گل کے خوش آتی نہین گلگی بہار
کیا کرون فرقت مین ہین سیر گلستان دیکھکر

تاب لاسکتے نہین ہم دید روئے یار کی
غش نہ آجائے کہین رخسار جانان دیکھکر

خالق دانا و بینا سے دعا یہہ عشق ہے
چشم نرگس کو نہ دیکہون چشم جانان دیکھکر

جب چاند تھا اوسکے کف پا کے برابر
گل کیا ہو بھلا پھر رخ زیبا کی برابر

مضمون تو زلفون کا لکھا کرتا ہون اکثر
ہو جاؤ نگا مین بھی کبھی سودا کی برابر

للہ کرم کیجئے دل شاد ہو میرا
لو بیٹھہ بھی جاؤ کہین شرما کے برابر

یا تو مین عجب سحر ہے ٹھوکر مین ہی اعجاز
کیا ہوگی کوئی اب میرے مسیحا کی برابر

بہتر ہے کہ اک جا ہی رہین عاشق و معشوق
مجنون کی بنی قبر ہے لیلا کی برابر

پہلے طلب دید تھی اب ارزوے وصل
اک اور تمنا ہے تمنا کی برابر

ای عشق اونہین غیر سے اب ہوگئی الفت

کیونکر نہ وہ سمجھین تجھے اعدا کی برابر

خود بخود ہو گیا ازر وہ دلبر کیونکر
پہر گیا مجھسے مرا آج مقدر کیونکر

مجھکو یہہ خوف بڑا ہے کہ ابھی کمسن ہین
پہیر دینگے مری گردنپہ وہ خنجر کیونکر

میری قسمت مین تو گردش ہی لکھی ہے اونکی
پہر بہلا نکلے مری یادن سے جگر کیونکر

نیچی نظرونسے کیا کرتے ہین دلکو بسمل
مجھکو دیکھین وہ بہلا آنکھ اوٹھا کر کیونکر

آپ جانیکو شتابی ہین یہی حیرت ہی
میرے تہانے سی تہمے گا دل مضطر کیونکر

زندگانی مین کبہی بات نہ پوچھی آکر
وہ لگائینگے مری لاش کو ٹھوکر کیونکر

زلف جاناںکی محبت کا جو سودا ہی تمہین
عشق نکلوگے بہلا جال مین پہنسکر کیونکر

ظلم اتنا نہ کیا کیجئے بیچارون پر
رحم کچہہ چاہئے ایجان گنہگارون پر

قتل کس کس کا ہے منظور کہو تو مجہسے
باڑہ رکہی ہے یہ کیون آپنے تلوارون پر

کوئی فرقت مین نہ مونس ہے نہ کوئی غمخوار
لوٹتا چہوڑ چلے ہو مجھے انگارون پر

عاشقونکو تو ستانا نہین لازم ہی تمہین
ظلم کرتا ہے کوئی اپنے وفادارون پر

دن تو فرقت کا مصیبت سی گذر جاتا ہی
رات ہو جاتی ہے بہاری تری بیمارون پر

ایک بوسہ مجھے خوش ہو کے عنایت کیجے
آج جوبن ہے غضب آپکے رخسارون پر

ظلم کا اوسکے نہ شکوہ کرو ہرگز ای عشق
تمکو عاشق ہی نہونا تہا ستمگارون پر

چمک جیسی کہ ہے کچہہ آجکل رخسار جانانپر
نہین یہہ روشنی پائی ہین رکھے ماہ تابان پر

ہماری ذبح کر نہین خیال اتنا ہی تم رکہنا
نہ چہینٹین خون کی اوڑکر کہین پڑجائین دامان پر

غضب ہی یاد مین چہالی پڑی ہین راہ الفت مین
ہمین چلنا پڑا وحشت مین اب خار مغیلان پر

ذرا بھی مفلسونکی قبر پر دو تو نہین پاتے
برستی بیکسی ہے دیکھہ لوگو غریبان پر

کبھی آتا ہے دلمین پھاڑ ڈالون پیرہن اپنا
جنون مین ہاتھ جاتا ہے مرا ہر دم گریبان پر

کسیکے رونے پر کوئی بھلا ایسا ہنستا ہے
ہنسی آتی ہے تمکو کیون ہماری چشم گریان پر

نہین بہتر ہی دل دینا تھا اپنا سو چکر اوسکو
ہوئی عاشق بھلا کیون عشق تم معشوق نادان پر

ظلم اتنا نہ کر بانئے بیداد سمجھکر
کچھ دلمین تو شرما ستم ایجاد سمجھکر

تلوار نکالی تھی مرے قتل کو اوسنے
کچھ رہ گیا دلمین ستم ایجاد سمجھکر

عاشق ترا کہلاتا ہون گو خاک نشین ہون
برباد نہ کر اور بھی برباد سمجھکر

پھر اف نہ کریگا دل ناشاد ہمارا
تم خوب ستاؤ اسے فولاد سمجھکر

چھانی ہے بہت خاک محبت مین تمہاری
مٹی کو مرے کیجیو برباد سمجھکر

جب بیٹھے گدا جاتے ہین ہم بزم مین اونکی
وہ بات بھی کرتے نہین آزاد سمجھکر

زندہ ہین نہ میر اور نہ ہین ذوق ہی اے عشق
دے کون غزل کی تری اب داد سمجھکر

تم امادہ رہا کرتے ہو کیون ہر دم ستانے پر
تمہین تو رحم لازم ہے مرے آنسو بہانے پر

کسیکے ہم اوٹھانے سے نہ اوٹھینگے قیامت تک
لگا کر بیٹھے ہین بستر اب اونکے آستانے پر

خبر جا کر تو یہ لایا کہ وہ بن ٹھنکے بیٹھے ہین
بتا اے نامہ بر کیا دن تجھے قرد و سنا پر

نہین معلوم زلف یار کسکو مار رکھیگی
عجب انداز سے بکھری ہین آکر بال شانے پر

بڑا دم باز ہے وہ تو غضب کے بانکپن ہین
ہنسی آجاتی ہے اوسکے تبسم دینا نے پر

مقدر کا لکھا بھی کسیکا ٹل نہین سکتا
خدا نے مہر کر دی ہے لکھے پر دانے پر

دکھاتے ہین نہین نالے تجھے کچھ بھی اثر اپنا
کمر باندھی ہے تونے عشق کیون آنسو بہانے پر

ستم ایسا نہین کرتا ہے کوئی اپنے دشمن پر
جو آتا ساتھ لیکر غیر کو تم میری تربت پہ

نہین تہا کوئی معشوق جسنے بیوفا دیکھا
کسیدن بہول کر بہی تم نہ آئے میرے مدفن پر

یہی کہٹکا ہے دلکو وہ کہین رسوا نہو جائین
ہمارے خون کی چہینٹین پڑی ہین انکے دامن پر

نہین ہین ایک شیدا نہ ہوا ہون اونکی الفت مین
ہٹے جاتے ہین لاکہون آنچل جہمین سے جوبن پر

کہڑے ہو دیر سے تلوار کہینچے تم جو مقتل مین
چلیگی آج یہہ شمشیر کہینچے کسکی گردن پر

وہ شرمندہ نہ کیونکر باغ مین ہو دیکہکر تمکو
تمہاری یاسمنی کو کہین ہے فوق سوسن پر

پس دیوار توڑ دیا کیا جا جاکے راتون کو
نہ آیا رحم اوسکو عشق کچہہ بہی تیری شیون پر

کسے بلاکے کروگے پسند کوٹہے پر
جو ڈالی تا سے تمنے کمند کوٹہے پر

غرور جانے کی کیا ہے بلند کوٹہے پر
نہ پہنچے چڑہتے ہین تمکو گزند کوٹہی پر

دوا کرے کہو کس کس کی اب وہ رشک مسیح
ہین جمع آج بہت دردمند کوٹہے پر

بلاکے بام پر اپنے کسیکو پہاسین گے
جو بال کہولے کہڑے ہین بلند کوٹہے پر

یہہ آرزو ہی رہی تجہکو عشق ساری عمر
نہ سو پایا ساتہہ تو اوسکے بلند کوٹہے پر

کرین وہ قصر بہلا کسلئے یہان طیار
ہوئین ہین جنکے لئے خلد مین مکان طیار

قضا ابہی دل مرے پہلو مین پہر نہ ٹہریگا
جو کاش جانے کو تم ہوگئے مہربان طیار

رہیگا کوی نہ دنیا مین نام کو باقی
عدم کے جانیکو بیٹہا ہے سب جہان طیار

اداکو دیکہکے اوسکے مین ہوگیا بسمل
ہوا جو قتل پہ میرے وہ نوجوان طیار

اوٹہاکے شوق سے خنجر کو وہ کرین بہی قتل
تو ہم بہی بیٹہے ہین اب بہر امتحان طیار

خطا ہوئی جو چہوا اونکی زلف پیچان کو
ہمارے واسطے ہون کیون نہ پاسبان طیار

عدو نہ قدر کرین عشق کچہہ نہین پروا
ترے کمال کے لاکہون ہین قدردان طیار

کہنے سننے سے خفا ہوتے ہیں دلبر ہوکر
خاک میں مجھکو ملاتے ہو مکدر ہوکر

دام میں اسکے نہ آئیں گے جو عاقل ہونگے
مار رکھیگی تری زلف سیہ اژدر ہوکر

ہاے اس دل نے کہیں کا بھی نہ رکھا ہمکو
کیا ہی پچھتاتے ہیں ہم عاشق دلبر ہوکر

یار کے آنیسے دل شاد تھا کیا ہی اپنا
اوسکے بس جاتے ہی ہم رہگئے ششدر ہوکر

ہاتھ سے اپنے کرے ذبح جو مقتل میں وہ شوخ
کیا خوشی ہو مجھے اوسکا تہ خنجر ہوکر

اوسکے دربان تو جانے نہیں دیتے اوس تک
روز پھر آتے ہیں ہم یار کے در پر ہوکر

شاعر و عشق نہیں شعر سنا تو کیا خاک
شعر کی داد نہ دی تمنے سخنور ہوکر

سنگدل ہوگئے میرے لئے دلبر ہوکر
رہگیا پہلو میں دل آپ کا پتھر ہوکر

سنگدل جو ہیں کسی پہ نہیں کرتے وہ رحم
موم کیونکر ہوا دل آپ کا پتھر ہوکر

شاد کرکے مجھے ناشاد کئے جاتے ہو
خوش خوش آئے تھے چلے ہمسے مکدر ہوکر

تونے سودائی جو زلفونکا بنایا ہے ہمیں
مر ہی جائینگے کسیروز ترے سر ہوکر

دوست اپنا تو مصیبت میں اوسکو پایا
کام آیا نکوئی بھائی برادر ہوکر

زلف کو ہاتھ لگاتے ہی ہوئے ہیں برہم
مار رکھیں گے مجھے مجھسے مکدر ہوکر

عشق دیدار مجھے اوسکا نہیں ہوتا ہے
اوسکے کوچہ سے نکلتا ہے تو اکثر ہوکر

ردیف ز

غیر سے خوش ہوکے ملتا ہے جو وہ بیباک روز
اسلئے کرتے ہیں ہم اپنا گریبان چاک روز

ظلم سے تیرے خدا شاہد ہے دم ہے ناک میں
کیون ستاتا ہے ہمیں تو اے بت سفاک روز

جب جنونکا زور ہوتا ہے فراق یار میں
کرتے ہیں اپنا گریبان تا بدامن چاک روز

دل تپ فرقت کی سوزش نے جلایا اسقدر — میری آہونکے دہوئین جلتے ہین افلاک روز
یار کے دلکی کسیصورت کدورت صاف ہو — اوسکے ورکی اسلیئے ہم چہانتے ہین خاک روز
ظلم سے اوسکے کبھی راحت نہ پائی ایکدن — چین لینے بھی نہین دیتا ہی وہ سفاک روز

سیر کو وہ بیٹھتے ہین بام پر جب لیکے عشق
سینے مین ہاتہون تو چہلتا ہی دل غمناک روز

ردیف س

روز ہین ٹہنکے جو تم جاتے ہو اغیار کی پاس — ایکدن آئی نہین اپنے گنہگار کے پاس
زندہ اوٗن کہ نہ اوٗن مین گلی سے اوسکے — مین تو جاؤنگا نہ مانونگا ستمگار کے پاس
وہ پریزاد مجھے دیکھ کے یہہ کہتا ہے — کوئی دیوانہ نہ بیٹھے مری دیوار کے پاس
جان پیاری ہے جنہین ڈرتے ہین تلوار سے وہ — ہم تو جاتے ہوے ڈرتے نہین تلوار کی پاس

بیٹھہ کر اوٹھنے کی طاقت نہین تجکو اے عشق
کون ایسا ہے کہ پہونچا ہی تجھے یار کی پاس

ردیف ش

بلبل کو جیسی رہتی ہے گلزار کی تلاش — ایسی ہی میرے دلکو ہی دلدار کی تلاش
ابرو کا بس اشارہ ہی کافی ہی قتل کو — ناحق ہے میرے واسطے تلوار کی تلاش
مدت سے اشتیاق ہے اوس گلکی دید کا — ہے دلکو میرے پہول سے رخسار کی تلاش
فکر معاش رہتی ہے اٹھون پہر اوسے — دن رات ہے طبیب کو بیمار کی تلاش

محنت تو عشق تیری یہ سب رائگان گئی
پایا نہ تونے یار کو کی یار کی تلاش

ردیف ص

جو جیتا حریص خلق مین پاس انکی جای حرص
منہہ اپنا صابرونکو نہ کر دکہا ای حرص

ور در کی خاک چہانتے گذری تمام عمر
دے صبر ہی خدا ہمین ابتو بچا حرص

دم ناک مین ہمارا تو اب اسنے کر دیا
ہر دم ہمین ستاتی ہی چہپ لیئین جا حرص

تا زیست ابتو دلسے ہوس دور ہی رہے
جا کر ہمارے پاس سے پہر اب نہ آ ای حرص

دنیا کی تجہکو حرص وہوس سے خدا بچائے
اے عشق تیرے دلمین نہ آکر سمای حرص

ردیف ض

ہمکو جسدن سے ہوئی ہی کوی جانان کی غرض
یہہ لگکر کہتے ہمین ہین باغ رضوانکی غرض

ذائقہ حاصل ہی کچہہ اوسکی لب جانبخش کا
خضر کی پیتے ہی تلاش آب حیوان سے غرض

اے پری جیب وگریبان کی نہین کچہہ اسکو کام
تیری مجنون کو ہی دامان بیابانسے غرض

شانہ وشمشیر سی نہین مطلب نہ کی خواہش کبہی
ہے دل آشفتہ کو زلف پریشانسے غرض

سینہ داغون سے ہی چمن ای عشق کی جسم زرد سے
مجہکو اوسدن سے نہین ہی کچہہ گلستان سے غرض

ردیف ط

لکہے اوس نہ لقاکو اکثر خط
اوس سے لایا نہ یہہ مقدر خط

نہین لکہتا جواب تک ظالم
اوسکو لکہتا ہون مین برابر خط

اوسکو تعویذ مین بناتا ہون
اوسکا لاتا ہے جب کبوتر خط

او سکو گولی سے وہ گراتا ہے / لے کے جاتا ہے جو کبو بر خط
دو ہری لکھتا ہے گالیاں وہ مجھے / اوسکو لکھتا ہون جب مکرر خط
گل عارض کی جب لکھی تعریف / لکھتے لکھتے ہوا معطر خط
اسقدر حال دل لکھا اونکو / لکھتے لکھتے ہوا ہے دفتر خط
خاک ساروں نے جب کبھی لکھا / پڑہ گئے ہوتے ہین وہ مکدر خط

عشق کیونکر لکھون مین دل کا حال
ٹکڑے کرتا ہے وہ ستمگر خط

ردیف ظ

تمکو ہے عاشق شیدا سے جو ہر بار لحاظ / مار ڈالیگا اوسے آپ کا بیکار لحاظ
وصل کیسا شب وصلت مین سحر تک اونے / ایک بوسہ پہ کئے سیکڑون انکار لحاظ
پہیر دے بہر خدا تیغ مری گردن پر / ذبح کرتے ہین مگر ابروے خمدار لحاظ
بے حجابانہ لپٹ وصل مین سینہ سے مری / چھوڑ دے بہر خدا آج تو دلدار لحاظ

عفو کر عشق کو بوسہ جو لیا ہے تیرا
عشق کے جوش مین باقی نرہا یار لحاظ

ردیف ع

کس شعلہ رو کا کرتی ہے یہہ انتظار شمع / ہے شام سے جو بزم مین یہہ بیقرار شمع
پہولا سما و لگا نہ کبہی مین مزار مین / لائیگا قبر پہ جو مرا گلعذار شمع
ممکن نہین جو سامنے تیرے فروغ ہو / محفل مین تیری جلتی ہے کیون بار بار شمع
تختے چمن کے ہون ابہی تختے مزار کے / لاے سر مزار جو وہ گلعذار شمع

اوس شعلہ رو کے ہجر مین ہے عشق بیقرار
دیکھا جو مجھکو روتی ہے بے اختیار شمع

ردیف غ

عشق مین ہمنے خود اوٹھایا ہے داغ
اپنی چھاتی سے خود لگایا ہے داغ

نہین چھپتے ہین مثل بو ہرگز
لاکھہ صورت سے گر چھپایئے داغ

رخ جانان کے عشق مین ہم نے
سیکڑون روز دل پہ کھایا ہے داغ

کیا اوبہر کر ہمارے سینہ پہ
دل مضطر نے خود دکھایا ہے داغ

شعر ایسے ہین میرے دیوان مین
داغ سن سنکے جنکو کھایا ہے داغ

ہمنے شعر پہ شراب سے اے عشق
آج گن گن کے سب چھڑایا ہے داغ

ردیف ف

بہائی ہے میرے دلکو کچھہ ایسی بہار زلف
ملک ختن ملے تو کرون مین نثار زلف

ہم دیکھتے ہین روز جو جاکر بہار زلف
پہانسی بنے گلے کی ہمارے نہ تار زلف

ہوتا ہے کون دیکھئے دلسے نثار زلف
لاتی ہے کسکو دام مین اپنی بہار زلف

سودا ازل سے گیسوؤن والونکا ہے مجھے
کیونکر رہے نہ دلکو مرے انتشار زلف

سو بافے ہماری ڈالو نہ چوٹی مین اسقدر
کیونکر کمر تمہاری اوٹھائیگی بار زلف

دلکو تو نذر پہلے ہی مین اوسکے کر چکا
اب کیا ہے میرے پاس کرون جو نثار زلف

نکلے گا تو نہ جال سے گیسو کے عمر بہر
اے عشق دیکھنا نہ کبھی تو بہار زلف

ردیف ق

دل کسی اور سے لگاے فراق
سنہ نہ اپنا مجھے دکھاے فراق

ہے شب وصل اب نہ آے فراق
پاس سے میرے دور جاے فراق

درد فرقت بھلا کہون کس سے
کوئی مونس نہین سواے فراق

ناک مین دم کیا ہے اوسنے مرا
ایسا جائے کہ پھر نہ آے فراق

ہجر کے درد و غم سہینگے ہم
خوب دل بھر کے اب ستاے فراق

وصل جانانکو اب ترستے ہین
دیکھین کبتک ہمین ستاے فراق

وصل اوس بت کا ہو سکے حاصل
عشق تجھسے خدا چھوڑاے فراق

ردیف ک

رنج فرقت کے اوٹھاے دل شیدا کبتک
تیرا بیمار جئے رشک مسیحا کبتک

اسی حسرت مین تڑپتے ہین ہزارون بسمل
بام پر آئیگا وہ پھر تماشا کبتک

اسی ارمان مین مرتا ہے یہہ عاشق تیرا
تو نکالیگا مرے دل کی تمنا کبتک

آلپٹ جا مرے سینہ سے خدا را او بت
دل مین گھٹ گھٹ کے رہے میری تمنا کبتک

عشق و ترابت اسی غم مین رہا کرتے ہین
دیکھین دکھلائے خدا ہمکو وہ جلسہ کبتک

ردیف گ

آے نظر جہان مین نہ کچھ بہی سواے رنگ
ہولی مین گلبدن جو ہمارا اوڑای رنگ

شوخی سے تونے کل شب جلسے مین القمر
مہندی لگا کے سیکڑون مجھکو دکھای رنگ

عاشق کا خون تم جو سمجھا ہے حنا ملو
پھر تو تمہارے ہاتھ کا ہو تو ن بڑا ہی رنگ

فضل خدا سے رنگ ہی اپنا جما ہوا
کس طرح غیر بزم مین اونکی جمای رنگ

نکلا نہ ایک شعر طبیعت کے رنگ کا
ایسی طرح مین عشق کوئی کیا جمای رنگ

ردیف ل

ایسا کوئی کہانسے پہلا اپنا لا ہی دل
چھوڑ چھوڑ کر بتو نکو خدا سے لگا سے دل

اب اسکو رنج سہنے کی طاقت نہین رہی
کیونکر شب فراق کے صدمے اوٹھا ی دل

جیسا تمہارے عشق مین بیخود ہوا ہو تمہین
اسطرح سے کسیکا کسی پر نہ آسے دل

زلفو نکو انکی ہاتھ لگانا نہ چاہیئے
بیٹھے بٹھائے کون بلا مین پہنسا دل

کہنا یہہ مانتا نہین میرا کسی طرح
قابو مین جب نہین ہی تو چولہے مین جا دل

تم عاشقو نکی اپنے نہین قدر کرتے ہو
کیا تمسے کوئی اپنا بہلا پہر لگا سے دل

راحت کو عشق چھوڑ کے کیون رنج مول لے
نادان ہی جو اپنا کسی سے لگائے دل

ہاتھ مین اپنے جو شمشیر اوٹھا سے قاتل
خون ایک دم مین ہزارو نکی بہا سے قاتل

کچھ قضا سے نہین کم تیر نظر ہے اوسکا
کہو سے جو جانکو دیکھے وہ ادا سے قاتل

پانی پی پی کے دعائین دین اوسے ہم ہر دم
آب خنجر سے اگر پیاس بجھا سے قاتل

ابھی سو جانسے قربان مین اوسپر ہو جاؤن
آگے اپنی جو ادا مجھکو دکھا سے قاتل

ایک دل تھا سو دیا اور کہانسے لاؤن
اب نہین کچھ بھی مرے پاس برا ہے قاتل

کوئی ارمان مرے دل مین نہ باقی رہجا سے
مسکرا کر جو مجھے پاس بلا سے قاتل

رکھیکے سر ہاتھہ پہ ہم جائین نہ کیون مقتل کو
نذر کچھہ چاہیئے اے عشق بہاے قاتل

کسکا تو کر رہا ہے بتا انتظار دل
پہلو مین تجھکو پاتا ہون جو بیقرار دل

جیسے گلے کا ہار ہوا لگار خون کا یہہ
دکھلا رہا ہے پھولون کی مجھکو بہار دل

ایسے شب فراق مین صدمے اوٹھائے ہین
دینگے نہ ہم کسیکو کبھی رنہار دل

جیسا کسی کے ہجر مین یہہ مضطرب ہے اب
ایسا نہین ہوا تھا کبھی بیقرار دل

لے تجھکو لے چلے نہین مانو لگا اوسکی پاس
اے عشق تجھسے کہتا ہے یہ بار بار دل

چلی آو دل مین ہے آنیکے قابل
یہہ اوجڑی ہے بستی بسانے کے قابل

حسین ہمنے ایسیان دیکھے بہت سے
نپایا کوئی دل لگانے کے قابل

جلایا ہے اے لالہ رو تونے ایسا
نہین داغ دل مین دکھانے کے قابل

ترے ہجر مین جو کہ گذرے ہین صدمے
وہ ہرگز نہین ہین ستانے کے قابل

اوبہار آیا ہے اونکے سینہ پہ کچھہ کچھہ
ابہی وہ نہین دل لبہانے کے قابل

جدائی کی کیا سختیان غیر جانین
یہہ صدمے نہین ہین اوٹھانیکے قابل

کہا عشق اوسنے یہہ مجھکو اوٹھا کر
نہین پاس تو ہے بٹھانے کے قابل

ردیف م

عاشق ہوے ہین یار کی زلف دوتا کے ہم
بیٹھے بٹھاے بیچ مین آئے بلا کے ہم

راضی ہو جسسے وہ بت کافر خدا کرے
ہر وقت مانگتے ہین دعا ہاتھہ اوٹھا کے ہم

اے بت ہمارے ملنے مین تجھکو خدر ہے کیون
بندہ جو تو خدا کا سو بندے خدا کے ہم

تا زیست اس بلا سے نکلنا محال ہے
ابتو پہنسے ہین جال مین زلف دوتا کے ہم

کہتے ہین ہمسے وہ کہ تو گستاخ ہوگیا
پچھتاے تجہکو عشق بہت منہہ لگاکے ہم

جاتے ہین ابتو کوچۂ قاتل کو گہر سے ہم
زندہ خدا ہی لائے تو آئین اودہر سے ہم

دہونی رمائے بیٹھے ہین چوکہٹ پہ یار کے
اوٹہینگے بے مرے نہ کبہی اوسکے در سے ہم

سوئے نہ ساتہہ اوس بت کافر کے ایکدن
بے چین ہین خدا کی قسم عمر بہر سے ہم

اوسکی نگاہ قہر تو ناوک سے کم نہین
کیونکر بچینگے یار کی ترچہی نظر سے ہم

خانہ خراب عشق مین پہرتے ہین دربدر
رکہتے نہین ہین کچہہ بہی سروکار گہر سے ہم

سوباف ایسا بہاری نہ چوٹی مین ڈالئے
ڈرتے بہت آپ کی نازک کمر سے ہم

کہتے ہین وہ کہ عشق محبت ہی تیری ساتہہ
تجہکو گرائین گے نہ کبہی اب نظر سے ہم

کیا کرین جاکر بہلا گلشن کو ہم
دیکہتے ہین آپ کے جوبن کو ہم

دیکہتے ہو غیر کو جب پیار سے
تاڑ جاتے ہین وہین چتون کو ہم

اوس گل خوبی کا ہمکو عشق ہے
کیا کرینگے دیکہکر گلشن کو ہم

اب خدا ایمان رکہے تو رہے
چاہتے ہین اک بت پرفن کو ہم

اوس گل رعنا کی خاطر باغ مین
پہولون سے پہر لائینگے دامن کو ہم

جلوۂ عارض نے بیخود کردیا
غش مین ہین اب دیکہکر جوبن کو ہم

عشق ایسا ہی جو ہے جوش جنون
تا گریبان پہاڑینگے دامن کو ہم

ردیف ن

جو ہین ازل سے مست وہ کیا جستجو کرین ۔ کچھہ آرزو نہو تو کیا آرزو کرین
گالی کبھی نہ دیتا کبھی دیتے ہین ہمہم ۔ بیجا نہ ہمسے آپ بس اب گفتگو کرین
جسکی ہمین تلاش تہی وہ ہمکو مل گیا ۔ اب کیون کسیکے ملنے کی ہم جستجو کرین
کہلجائین دلکی آنکہین تو دیدار یار ہو ۔ دیکہین اوسکو ہم جو نظر چار سو کرین

نفرت ہے اونکو تجہسے محبت ہے غیر سے
کیون عشق تیرے ملنے کی وہ آرزو کرین

کیا اکیلا ایک مین اونکا گنہگار نہین ہون ۔ سیکڑون میخوار ہین کیا مین ہی میخوار نہین ہون
جام مے ترک کسلئے کیون دیتا ہے ساقی مجھے ۔ مین بلا کا پینے والا ساری میخوار نہین ہون
مین کبھی دم مین تمہاری یار آنیکا نہین ۔ کیا تمہین عیار ہو مین ہی تو عیار نہین ہون
سیکڑون گاہک تمہارے ہین مری یوسف لقا ۔ ایک ادنی اونہین سے مین ہی خریدار نہین ہون

عشق اپنا حال تمکو کیا بتاے دوستو
جسکا مین عاشق ہون اوسکے کفش بردار نہین ہون

قیامت اوسگہڑی ہوتی ہے جسدم وہ سنبہلتے ہین ۔ سمہالیے تو پہر میری نہین پہر دن سنبہلتے ہین
نپوچہو حال تم اے دوستو میری مصیبت کا ۔ کسی کے غم مین ہم بیٹہے کف افسوس ملتے ہین
مین رو رو کر فراق یار مین دریا بہاتا ہون ۔ نہین بیوجہ آنکہون سے میرے آنسو نکلتے ہین
ہم اوسکے ہاتہہ سے اب تو کچھہ ایسی تنگ ہین ۔ جو بدلے دل کوئی ہمسے تو ہم اوسسے بدلتے ہین

قیامت عشق اونکی ہر قدم پر ہوتی ہے برپا
پسا جاتا ہے دل تیرا وہ ایسی چال چلتے ہین

مین مر رہا ہون یار کو میری خبر نہین ۔ مجھسا ہی بدنصیب جہا مین بشر نہین
کیا مین ہی ایک عشق مین خانہ بدوش ہون ۔ برباد عشق مین ہوے کتنون کے گھر نہین
جو دلکی آرزو ہے وہ پوری ہو کسطرح ۔ اونکی زبان پہ ہتی ہے وہ دیکہہ نہین

وہ رات میں وہ کہتے نہیں ہو لگے ہی ہان
اونکی زبانپہ تہی یہہ اٹہوں پہر نہیں

اے لالہ رو جلاتا ہے مل مل کے غیر سے
یہہ دل سے داغ جائیگا اب عمر بہر نہیں

یون خوبرو جہان میں ہزار ہیں میری جان
تم سا حسین ایک ہی دیکہا بشر نہیں

اے عشق کسکے عشق میں تو محو ہو گیا
تجہکو تو اپنی کیا کہ کسی کی خبر نہیں

خانہ بدوش ہوگا نہ ہم سا بشر کہین
گذری تمام عمر بنایا نہ گہر کہین

انکہہ نہیں نیند چہائی ہے چہرہ اوداس ہے
جاگے حضور آج ہین کیا رات بہر کہین

ممکن نہیں کہ ہجر میں راحت ملے مجہے
مرنے کے بعد جائیگا درد جگر کہین

راحت کا یہہ مکان ہے اسمین رہیں حضور
بہتر ہمارے دل سے ملیگا نہ گہر کہین

کیا ہے جلیں رقیب مجہے دیکہہ دیکہکر
پڑ جاے جو حضور کی مجہپر نظر کہین

مر جائیگا اپنے غم نہیں اس بات کا ہے غم
الزام آنہ جاے مرے یار پر کہین

تدبیر عشق کوئی تو ایسی نکالئے
ہو جائے جیتے بزم میں اوسکی گذر کہین

جو برے آپ ہیں وہ سبکو برا کہتے ہیں
جو بہلے ہیں وہ بروںکو بہی بہلا کہتے ہیں

بال ہیں اوسکے اولجہکر نہیں سلجہا کوئی
زلف کے دام کو ہم دام بلا کہتے ہیں

شاد کرتے تو کیسکو نہیں کرتے ناشاد
آپ گہر جانیکو کہتے ہیں یہ کیا کہتے ہیں

میں جو کہتا ہوں وہ سب جہوٹ ہے سچ تو یہ ہے
آپ جو کہتے ہیں صاحب وہ بجا کہتے ہیں

شکوۂ یار زبانپر نہیں لاتے ہرگز
بیوفائی کو بہی ہم اوسکے وفا کہتے ہیں

بوسۂ لب جو طلب کرتا ہوں اوس سے جاکر
بیمزہ ہوتے ہیں مجہسے وہ برا کہتے ہیں

ڈہونڈہتا ہے تو جسے وہ نہیں ملتا تجہکو
عشق اسکو تری قسمت کا لکہا کہتے ہیں

سحر یا تو نہین ہم اے رشک قمر رکھتے ہین
کہیے تو آپکو اپنا ابہی کر رکھتے ہین ؛؛

شب فرقت مین تو مونس نہین ملتا کوئی
شمع کو شام سے ہم تا بسحر رکھتے ہین

ایک وہ ہین کہ کمالات ہین جنکو حاصل
ایک ہم ہین کہ نہین کچھہ بہی ہنر رکھتے ہین

ایک مین کیا ہون ہزارون ہی ہین اونکے عاشق
دیکھین کسپر وہ عنایت کی نظر رکھتے ہین

خود نمائی کا بڑا ہے شوق ہوا ہے اونکو
ہر گھڑی آئینہ اب پیش نظر رکھتے ہین

آفت جان ہین کہ لبہا لیتے ہین دل کو میرے
اپنی باتون مین وہ جادو کا اثر رکھتے ہین

صحبت غیر سے پرہیز نہین ہے اونکو ؛؛
تیرے ملنے سے وہ اے عشق حذر رکھتے ہین

بے مزہ رکھتے ہین اور پاس نہین آتے ہین
ایک بوسے کیلئے ہمکو وہ ترساتے ہین

اپنے عاشق سے ہنسو بولو حیا کو چہوڑو
آپ کیون ہمسے شب وصل مین شرماتے ہین

جسکو جی چاہے اوسی پاس بٹہاؤ اپنے
کیون خفا ہوتے ہو ہم آپ اوٹہے جاتے ہین

ایکدن بہی نہین کرتے ہو کلیجا ٹہنڈا
ہمتو بے موت ہی ایجان مرے جاتے ہین

ہنسکے فرمایا کہ اے عشق نہ گہبرا اتنا ؛؛
اب کوئی دم مین گلے سے تجہے لپٹاتے ہین

چہرہ چمک رہا ہے تمہارا نقاب مین
یہہ روشنی کہان ہے بہلا ماہتاب مین

خود آکے تجہسے دولت کافر لپٹ گیا
کیونکر کرون نہ شکر خدا کی جناب مین

سو تو نہ ایکبار بہی اوس سے لپٹ کے ہم
ارمان یہہ رہا دل خانہ خراب مین

فرقت مین اوسکی چین مجہے ایکدم نہین
کیسا مین پڑ گیا ہون الٰہی عذاب مین

اے عشق اب تمہاری نہین ہوش مین بجا
کہتے ہو کچہہ نکلتا ہے کچہہ اضطراب مین

تن تنگ ہے چلیا اب کا ایجان من کہان
پہلے جو بانکپن تہا وہ اب بانکپن کہان

کوچے سے اوس پریکے اوٹھاتا ہو اب جنون — لیجائے دیکھیے ہمین دامن کہان
وحشت نے ایک تار بہی چہوڑا نہ جسم پر — جب تن بدن کا ہوش نہین پیرہن کہان
ایسا بناؤ آپ ہو گرتے نہ تھے کبھی — بن ٹہنکے آج جاوگے اے جان [illegible] کہان
مدت سے مجکو عشق ہے اک لالہ رو کے ساتھ — [illegible] کہان

اے عشق سب بہار جوانی کے ساتھ ہے
جو سیر کر چکے ہین وہ سیر چمن کہان

چین پڑتا نہین جب تک کہ نہ جا کر دیکھین — جسکو بھی چاہتے ہین پہلا اوسکو نہ کیونکر دیکھین
دید کی تاب نہو حضرت موسی کو کبہی — عشق مین آ جائین جو اونکا رخ انور دیکھین
اب تو مر مر کے شب ہجر بسر کرتے ہین — اونسے کس روز ملاتا ہے مقدر دیکھین
نامہ بر جاکے یہ کہنا کہ بری حالت ہے — شاید آ جائے اونہین [illegible] دیکھین
رنج کے بعد ہوا کرتی ہے راحت بہی ضرور — اب تلک سوتا ہے اپنا [illegible] دیکھین
کس [illegible] سے تیرے رشک گوارا ہوگا — ہم تو غیرون سے [illegible] دیکھین

عشق [illegible] عشق مین کس [illegible] اوٹھائی [illegible]
آپ ہی دل [illegible] کر دیکھین

جو قابل صحبت تہے وہ یار سدہارے ہین — ہم [illegible]
فریاد کرون کسسے نہین سنتا ہے کوئی — [illegible]
ہر روز کی تکلیف سے مرجانا ہے اچہا — اب ہم تو [illegible]
کہدینگے یہی حشر مین اللہ کے آگے — ہم دل ہی کے ہاتھ سے گنہگار ہوے ہین

اے عشق خفا ہو نہ سکا کچھ اونکے سبب ہے
[illegible] نہین سمجھے وہ بیزار ہوے ہین

خبر لی اپنے عاشق کی نہ تمنے بیوفا ہو کر — جدا ہو کر [illegible] کہان [illegible]

اٹھائے ہیں ہزاروں اپنی ستم اک بیوفا پر سون
سہیں کب تک تمہارے ہم بھلا جور و جفا برسوں

خدا کیواسطے ناشکوہ کہا منہ سے فراق بولو
کوئی عاشق سے رہتا ہے بھلا اپنی خفا برسوں

خوشامد سے بھی کچھ نکلی نہ اپنی آرزو نکلی
بس اک بوسہ کی خاطر کی تمہاری التجا برسوں

جو لکھا ہے مقدر میں ادسے کیا سامنا ہوگا
نہیں ملتا سوا تقدیر کے مانگو دعا برسوں

نہ ہوئیگا وہ لطف وصل لیتا ... ...
وصال یار کا ہم نے اٹھایا ہے مزا برسوں

مقدر رستے ہیں اسے عشق کچھ بھی زور چلتا ہے
ملا ہمکو نہ وہ جسکے لئے مانگی دعا برسوں

زیرے ہیں جہاں میں طلبگار سیکڑوں
کوئی نہیں ہے یار ہیں عیار سیکڑوں

زلفیں بنا کے پہانستے ہو دل ہر ایک کا
ہوتے ہیں روز آ کے گرفتار سیکڑوں

زلفیں بنائیے نہ خدا کے لئے حضور
ہو جائینگے بلا میں گرفتار سیکڑوں

عشق بتان کو منع جو کرتے ہو واعظو
پھر کریں خدا کرے کہسار سیکڑوں

کس کسکو آج تیروں نے تیرے کیا شہید
ڈوبے ہوے ہیں خون میں سوفار سیکڑوں

پوچھو نہ حال اپنے مریضوں کا کسے
دن بھر رہے ہیں زیست کے بیمار سیکڑوں

سمجھا بھی عشق کوئی نہ ہوگا گناہ گار
بندے تو ادسکے یوں ہیں گنہگار سیکڑوں

بے خطار وز گلے لاکہوں ہیں کٹائے ہیں
کس تو ہے آپکے اب راستے بتائے ہیں

پیار آنکھیں نہیں کرتے ہیں حیا کی بار سے
شرم سے دیکھیں وہ او رسمٹ جاتی ہیں

ادسکے کہنے کا بھلا مجھکو یقین کیونکر ہو
قول کرتے بھی ہیں اور صاف پلٹ جاتے ہیں

کیا خوشی ہوتی ہے ادسدم مری دلکو عاشق
بے حجابانہ جو وہ مجھسے لپٹ جاتے ہیں

عشق کا کچھ بھی تو انصاف نہیں کرتا ہے
جھگڑے برسوں کے ترے آگے نبٹ جاتے ہیں

کیا کہون ہجر مین جو رنج و الم رہتے ہین
رانکو آپ تو غیرون سے بہم ہوتے ہین
دیکہنا ہو اونہین منظور تو آکر دیکہین
کوچہ یار مین جاکر نہین پہرتا کوئی
مار رکہین گے کسی آپ بنا کر زلفین
مثل سایہ کے وہان ہوتا ہو نہین بہی موجود

غم سے خالی نہین دم بہر کو بہی ہم ہوتے ہین
بہیجے کسدن کے لئے قول و قسم ہوتے ہین
ہم روانہ طرف ملک عدم ہوتے ہین
سر ہزار دسنکے وہان روز قلم ہوتے ہین
ہر گہڑی بال یہہ کس واسطے خم ہوتے ہین
اوس پری وش کے جہان نقش قدم ہوتے ہین

غصے ہو کر یہہ کہا مجہسے کہ سن بے ای عشق
تجہسے بیزار ہر اک باتمین ہم ہوتے ہین

بیخود ہوئی ہین ایسے کہ رکہتے ہین گہر نہین
بیتاب جب مین ہوتا ہون فرقتمین یار کے
پروا انہین نہین کوئی مرجائی یا جئے
سنکر وہ میرے نالونکو آتے ہین دوڑتے
دنیا مین کبہی تو بہلا منہہ سے ہان کہو
وہ سر نہین کہ جسمین نہ سودا ہو یار کا

کسکی خبر کہین ہمین اپنی خبر نہین
آتی ہے نیند پہر مجہے دو دو پہر نہین
تمکو کسیکے حال سے کچہہ بہی خبر نہین
کیونکر کہون کہ آہ مین میری اثر نہین
ایسی بہی کیا نہین ہے کہ آٹہون پہر نہین
وہ دل نہین کہ جسمین محبت کا گہر نہین

اے عشق تم ترستے ہو کرتے ہین غیر چین
کوچے مین اوس صنم کے تمہارا گذر نہین

خدا کیواسطے جانا مہ بہشت نہین
مین خم کے خم ابہی ڈہلکاؤن دوستو لیکن
شب فراق مین ہر دم یہہ خوف رہتا ہے
سوال بوسہ کو کیون اسنے ہو گئی خاموش
نہ او شیخ جی رند نہین باندہکر دستار

ہماری روح نہ کرجائی یا شراب کہین
پلائین ہاتہہ سے اپنے جو وہ شراب کہین
ہماری زیست نہ دنیا سے اب جواب کہین
ہماری بات کا جلدی دو جواب کہین
یہہ مسکلہ ہے مین نہ پہکتی پہر خراب کہین

شب وصال عزیزے کئے نہ پہر کیونکر ۔ نہین جو بوسے دیے بے حساب کہین

خدا گواہ ہے اوس بت کے عشق مین ای عشق
نہوگا تجہسا کوئی خانمان خراب کہین ؛

ڈھونڈھا بہت سا ہمنے تو پایا کہین نہین ۔ معشوق کوئی تسا بہی ای مہ جبین نہین
آیا [illegible] جو غصہ تو اسے جان دیکہنا ۔ یا تو رقیب ہی نہین یا پہر ہمین نہین
اقرار وصل تم نہین کرتے کسی طرح ۔ رہتی ہے کیون زبان پہ تمہاری نہین نہین
بیمثل گو کہ خلق مین لاکہون ہین خوبرو ۔ تیرا نظیر کوئی بہی اے مہ جبین نہین
تکرار سے نہین کی ہے اقرار کا ثبوت ۔ کیونکر نہ مجہکو بہائے تمہاری نہین نہین
آہ رسا کا اپنی یہی ہے جو زور شور ۔ اک روز دیکہنا کہ یہہ چرخ برین نہین
اے ترک تیری جنبش مژگان کی یاد مین ۔ کب برچہیان ہمارے جگر پہ چلین نہین

کیا عشق تیری شعر کی دین داد نکتہ سنج
سودا نہین تو ذوق نہین کچہہ حزین نہین

[illegible] سے آہ آہ کرتے ہین ۔ نہین وہ رحم کی ہمپر نگاہ کرتے ہین
[illegible] طرف سے نباہ کرتے ہین ۔ بڑا غضب ہے نہین آپ چاہ کرتے ہین
[illegible] جان کا خوف و خطر نہین اونکو ۔ جو ہے کلیجے مین وہ تیسے چاہ کرتے ہین
ادہر [illegible] درد کچہہ ایسا تمہاری خبر نہین ۔ نہین جو تاب رہی ہے تو آہ کرتے ہین

دل امید مری پوری ہوتی ہے ای عشق
وہ چشم مہر سے جبدم نگاہ کرتے ہین ؛؛

وہ جو غیرونکو پیار کرتے ہین ۔ جبر ہم اختیار کرتے ہین
ہوگا وہ جان جان نہ قابو مین ۔ جسکو ہم دل سے پیار کرتے ہین
دل دکہاتے ہین ملکے غیر سے وہ ۔ یون مجہے بیقرار کرتے ہین

قسمت کہ وصل کی شب میں — رات بھر وہ سنگھار کرتے ہیں
یاد کرکے ہنسی ہم اوس گل کی — نالے بے اختیار کرتے ہیں
کیا ہو یارب کہے جو آکے کوئی — وہ ترا انتظار کرتے ہیں

شکر خالق ادا کرو اے عشق
خوبرو تمکو پیار کرتے ہیں

کیا دیکھوں بھلا جاکے میں [illegible] — گل بھی نظر آینگے مجھے خار چمن میں
وہ آنکھیں غضب کی تجھے بخشی ہیں خدا نے — نرگس بھی جو دیکھے تو ہو بیمار چمن میں
اکبار تجھے دیکھ کے شرمندہ ہو ایسی — نرگس نہ کرے آنکھیں کبھی چار چمن میں
سن لوں جو خبر فصل بہاری کی دم سیر — رکھوں نہ گریبان کا اک تار چمن میں

اے عشق نہ حسرت رہی دلمیں کوئی باقی
وہ گل جو کرے کاش کبھی پیار چمن میں

خواب میں تجھکو وہ جو آتے ہیں — بخت خفتہ مرا جگاتے ہیں
اپنے رو دیکھ کے قدرت کو — مجھکو حیرت زدہ بناتے ہیں
نیند آتی ہے جب مجھے شب وصل — چٹکیاں لے کے وہ جگاتے ہیں
مجھکو ہوتا ہے دیکھکر سودا — اپنی زلفیں جو وہ بناتے ہیں
غیر کے ہاتھ سے وہ کہنا کرپان — خون ناحق مرا بہاتے ہیں
ابھی آجائے میری جاں میں جان — کوئی اتنا کہے وہ آتے ہیں

کیوں نہ ثواب کو دعا دیں عشق
سبکا کہاتے ہیں اوسکا گاتے ہیں

دل پھنس گیا دھوکے سے میر زلف دوتا میں — جاتا ہے کوئی جا کے اسیجان بلا میں
بیمار کو تو اپنے اگر دیکھنے آیا — کچھ دیر نہیں ہوگی پھر اسکی شفا میں

کہا کہ نہین کبہو ملے ہو ہماری بہشت وصل
کب ہے یہ گرہ پڑگئی ہے بند قبا مین
ممکن نہین دل چاہیے زلفون کے جو چھوٹے
دل پہنچیگا یاد وستو بس سر ابلا مین
بگڑے کو جو وہ چاہے تو اک پل مین بناوے
اعلی کرے ادنی کو یہہ قدرت ہی خدا مین

قسمت کے سوا کچھہ بہی نہین ملے گا
کیون عشق تو پہرتا ہے پڑا حرص و ہوا مین

تمہارا ایسے حسن کا اب خلق مین جواب نہین
کسیکے چہرے پہ ایسی تو آب و تاب نہین
ہٹا لیے منہہ سے وہ اپنے ذرا نقاب نہین
شب وصال مین اچہا تو یہہ حجاب نہین
غضب کی باتین قیامت کی چال ہے صاحب
ہر ایک باتین اب آپکا جواب نہین
کسیطرح نہین فرقت مین چین ملتا ہی
شب فراق سے بڑہکر کوئی عذاب نہین
ادہار آنے دو پہر اپنا دیکہنا جوبن
ابہی تو آپ پہ کچہہ عالم شباب نہین
کہا جو وصل کو سنتے ہی ہوگئے خاموش
ہماری بات کا تمنے دیا جواب نہین

سر اپنا تو نے دیا راہ عشق مین بیخوف
ترا زمانے مین او عشق اب جواب نہین

گو ہو رہے ہین پر تمہارے پیار ہین
یہہ نہ کہئے تجہے ہم بیزار ہین
دل پہ کچہہ اوسکے اثر ہوتا نہین
آہ نالے ہی مرے بیکار ہین
[illegible]ت ہی آجائے فرقت مین نکل
ایسے جینے سے تو ہم بیزار ہین
دو قدم چلنے کی بہی طاقت نہین
ہجر مین ایسے نحیف و زار ہین
کچہہ کسی کا پہ نہین موقوف ہے
اپنے مطلب کے سبہی ہشیار ہین
چاند شرمندہ ہے اونکو دیکہکر
کیا ہی روشن آپ کے رخسار ہین

عشق دل اپنا نہ تو اونسے لگا
بے وفا جو ہین وہ کسکے یار ہین

جان سے ہمتو اپنے جاتے ہین
وہ محبت ہی آزماتے ہین

سخت عاجز ہون ظلم سے اونکی
بے سبب وہ مجھے ستاتے ہین

کوئی وعدہ وفا نہین کرتے
جھوٹے فقرے بہت بناتے ہین

غیرکو دیتے ہین گلوری وہ
خون ناحق مرا بہاتے ہین

تجھسے اے عشق اونکو نفرت ہے
وہ تجھے منہہ نہین لگاتے ہین

خانہ بدوش ہما ہونگا بشر کہین
گذری تمام عمر بنایا نہ گھر کہین

انکھون مین نیند چھائی ہے چہرہ اوداس ہے
جاگے حضور آج مین کیا رات بھر کہین

راحت کا یہہ مکان ہے ہمین رہین حضور
بہتر ہمارے دلسے ملیگا نہ گھر کہین

مرنیکا اپنے غم نہین اس بات کا ہے غم
الزام آنہ جائے مرے یار پر کہین

جاتے ہو تم جو صبح سے آتے ہو شام کو
ہرجائی یونہین پھرتے ہین ایجان ہر کہین

جاتا ہون قتل ہونیکو قاتل کے سامنے
جیسا ہی بیکلیجے نہوگا بشر کہین

تب پھر عشق کوئی تو ایسی لگائیے
ہو جائے جیتے بزم مین اوسکی گذر کہین

وہ ہر ایک بات مین بگڑتے ہین
تجھسے ناحق لڑائی لڑتے ہین

بانئے عشق کس طرح جیتین
پانسے اولٹے ہمارے پڑتے ہین

اوسسے بڑھکر نہین کوئی نادان
جو مقدر سے اپنے لڑتے ہین

فرقت یار مین یہہ حالت ہے
ایڑیان ہم پڑے رگڑتے ہین

مے سے تسکین جب نہین ہوتی
اپنے ساقی سے تب جھگڑتے ہین

شوق جاتا نہین اک قدم جو چلون
[illegible] پڑتے ہین

عشق چلتے نہ کیون کلام اوس کا

شعر ہین جو نگینے جیسے جڑے ہین

آئینہ ہاتھ مین لیکر رخ زیبا دیکھین
اپنا جلوا اوٹھا دل سے وہ یکتا پردہ
دل سے اوٹھانی نہین جاتی اوسکے کوچہ کی خاک
استقدر نالون مین اپنے ہم اثر رکھتے ہین
تن بدن کا نہ رہے ہوش ذرا بھی اونکو
خاکساری سے جنہین کچھ بھی تعلق ہوجائے

اپنی صورت ہی کا وہ آپ تماشا دیکھین
دلکی آنکھین جو کھلین ہم ترا جلوا دیکھین
غیر کو آج نظر بھر کے وہ اچھا دیکھین
وہ بھی رو دین جو ہمارا کہین رونا دیکھین
محو ہو جائین وہ جوبن جو تمہارا دیکھین
پھر نظر بھر کے نہ وہ عالم بالا دیکھین

باتین بڑہ بڑہ کے بہت کرتے ہین ایمان رقیب
سامنے عشق کے وہ آئین تو تیہا دیکھین

غافل ہم اوس سے ہو رہے ہین
چاہو تم یا نہ چاہو اے جان
مل مل کے رقیب روسیہ سے
چھوٹون تو ذرا گلے لگا لو

کیا مفت مین عمر کھو رہے ہین
ہم اب تو تمہارے ہو رہے ہین
ہیرا تو وہ کھوج کھو رہے ہین
ہم تم پہ نثار ہو رہے ہین

اے عشق بچے وہ بحر غم مین
غوطے دے دے ڈبو رہے ہین

روز ازل سے اوسکے جو در کی فقیر ہین
سائل ہین ایک بوسہ کے ایمان دیجئے
دام بلا مین قید رہا کرتے ہین مدام
ایمان مسکرا کے ذرا دیکھ لیجئے
بوسہ جو مینے مانگا تو اوس بت نے یہ کہا
کیا جانئے کیا شباب مین آفت وہ ڈہائینگے

محتاج وہ کسیکے نہین ہین امیر ہین
دیتے ہمتو آپکے در کے فقیر ہین
ہم اوس پری کی زلف دوتا کے اسیر ہین
پیاری ادا پہ آپکے ہمتو فقیر ہین
قدرت خدا کی آپ ہی ہم پیر فقیر ہین
کچھ سن نہین ہے اونکا ابھی تو صغیر ہین

کچھ ایک تو ہی جا لین او نکے نہین پہنچا
اے عشق اوسکی زلف کے لاکہون اسیر ہین

پائین گے ہم سا کیا حسین نہ کہین — دل لگا لینگے ہم کہین نہ کہین
دم بہت مضطرب ہے سینے سے — چھوڑ جاے مکان مکین نہ کہین
ہمین سمجھنے چاہا کہ اورکو پیا ہون — تمسے بہتر ملا حسین نہ کہین
بعد مدت کے پائی ہے شب وصل — آج کرنا نہین نہین نہ کہین
تمکو عادت نہین کی ہے ہر وقت — جان لے میری یہہ نہین نہ کہین
در جانان پہ جب مرینگے ہم — دفن کر دیگا وہ کہین نہ کہین
آہ اپنا دکہائیگی جو اثر — مل ہی جائیگا وہ کہین نہ کہین
تیرے عاشق کی قبر کی خاطر — ہاے دو گز ملی زمین نہ کہین

عشق مت چھیڑ تو اوسے شب وصل
روٹھہ جاے وہ مہ جبین نہ کہین

سچ تو یہہ ہے کچھہ نہین انسان مین — آدمی مر جاتا ہے ایک آن مین
بے سبب ہمسے نہین ہو تم خفا — غیر نے کچھہ کہدیا ہے کان مین
جھنگھٹری مین دیکھہ لیتا ہون تمہین — جان آجاتی ہے میری جان مین
ایک نظر جو دیکھہ لیتے ہم تمہین — فرق کیا آتا تمہاری شان مین
وصل کی ٹہری نہ اوس سے ایکدن — ہم نہ آے کچھہ بہی اوسکے دہیان مین
آرزو دل کی تو دل ہی مین رہی — عمر سب گذری اسی ارمان مین

کسکے آنے کا تصور ہے تمہین
عشق تم بیٹہے ہو کسکے دہیان مین

غضب کی وہ زلفین بنا لیے ہوے ہین — مجھے پیچ مین اپنے لاے ہوے ہین

بہائینگے وہ خون بے شک کسیکا — جو ہاتہون مین مہندی لگائی ہوئے ہین
اوٹہاتے نہین شرم سے سرکو اپنے — شب وصل گردن جھکائی ہوئے ہین
بہت شاد اس وقت دل ہے ہمارا — وہ پہلو مین اپنے بٹھائی ہوئے ہین
کبھی بھول کر بھی نہین یاد کرتے — وہ ہمکو تو دل سے بھلائی ہوئے ہین
وہ پیاری نظر سے نہ کیون ہمکو دیکھین — نظر مین ہم اونکی سمائے ہوئے ہین

نہین سمجھے اے عشق الفت سے اونکو
وہ جھوٹی محبت جتائے ہوئے ہین

وہ کل ابتک نہین آیا ہم اوسکی راہ تکتی ہین — در و دیوار سے فرقت مین ہر دم سر پٹکتے ہین
بس ایسی زندگی سے ہجر مین مرنا ہی بہتر ہے — نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین تڑپتے ہین سسکتے ہین
بلکو ہاتہہ اونکے جب لگاتا ہون تو غصے سے — خفا ہوکر وہ میرے ہاتہہ کو کیا کیا جھٹکتے ہین
کبھی وہ گفتگو آگے ہمارے کر نہین سکتے — رقیب روسیہ ہر بات مین ہمسے جھجکتے ہین
لپٹ جاؤ گلے سے وصل کی شب ہے ہنسو بولو — بھلا عاشق سے اپنے آپ کیون اتنا جھجکتے ہین
جلایا اسقدر دل کو تپ فرقت کی گرمی نے — مرے سینے مین شعلے آگ کے ہر دم بھڑکتے ہین

بھلا اے عشق کیسے اوسکے ملنے کا پتہ پوچھین
نہین پاتے ہین اوسکو ایک تیسے بھٹکتے ہین

کہا یہ کیجیے ہم سے مین تجھسے خفا نہین — نقصان آپکا تو کچھ اسمین ذرا نہین
صورت تمہاری دیکھکے بیتاب ہوگئے — سچ تو یہہ ہے کہ ہوش ہمارے بجا نہین
نفرت ہے تمکو ہمسے محبت ہے غیر سے — قسمت بری ہے تیری کہ ہماری خطا نہین
معلوم ہوگیا کہ جہان آپ رات تھے — یہہ تو نہ کہئے خیر کہین گھر گیا نہین

چھیڑا جو بیٹھے اونکو تو شرما کے یہہ کہا
اے عشق تجھکو کچھ کسیکی خبر نہین

لوگ آ آ کے سناتے ہین کہ وہ آتے ہین
دیکھیں ہم جانتے جاتے ہین کہ وہ آتے ہین

کیا خبر یار کی لایا ہے سنا تو قاصد
مہندی پاؤن مین لگاتے ہین کہ وہ آتے ہین

اونکی باتون سے تو مین خوش ہوا ہون لیکن
آج ہی نقرہ بناتے ہین کہ وہ آتے ہین

جان کھونے ہی کی اب ہجر مین ٹھہرائی ہے
یا تو ہم زہر ہی کھاتے ہین کہ وہ آتے ہین

اتنا مژدہ بھی سناتا نہین کوئی آکر
تجھکو اے عشق بلاتے ہین کہ وہ آتے ہین

روٹھکر وہ جو کبھی منہ کو چھپا لیتے ہین
یاد دن پھر کے اونہین ہم بھی منا لیتے ہین

کیا کہون جیسی خوشی ہوتی ہے دلکو اوسوقت
جس گھڑی مجھکو وہ چھاتی سے لگا لیتے ہین

ایکدن بھی تو ستم سے نہین خالی جاتا
آپ کس روز نہین مجھکو ستا لیتے ہین

چھوٹی گندھوا کے سر شام وہ شمشاد سے
دام گیسو مین [illegible] دلکو پھنسا لیتے ہین

بوسہ لب جو کبھی اونسے طلب کرتا ہون
اپنی اونگلی [illegible] دبا لیتے ہین

اونسا دمساز بھی ہمنے نہین دیکھا کوئی
جھوٹی قسمت سے [illegible] وہ منا لیتے ہین

پھول دیتے ہین جو سہرہ [illegible]
اپنا دیوانہ تجھے عشق بنا لیتے ہین

وہ آج غیر کا پہلو دبا کے بیٹھے ہین
لو آگ [illegible] لگا کے بیٹھے ہین

جو اونکے دل مین کدورت ہے [illegible]
[illegible] بیٹھے ہین

کسیکو مار ہی رکھینگے گیسوؤن والے
[illegible] بیٹھے ہین

کسی کے دلکو محبت نہ ہے کسی کا خیال
[illegible] لگا کے بیٹھے ہین

عجیب حال ہے رونے سے آج تو اونکا
کسیکے غم مین وہ [illegible] بہا کے بیٹھے ہین

نہ آج چھوڑینگے زندہ رقیب کو اپنا
تمہارے سر کی قسم [illegible] کھا کے بیٹھے ہین

اب اس سے بڑھ کے خوشی اور تجھکو کیا ہوگی

وہ عشق گہر مین ترے آج آئے بیٹھے ہین

ابہی تو یار کے سینہ پہ کچھہ ادہار نہین
شجر مین آے نہ جب تک کہ پہل بہار نہین

جنون کے ہاتھہ سے ثابت نہین ہے پیراہن
کہ اپنے جیب و گریبان کے تار تار نہین

وہ مسکرا کے یہ کہتے ہین کس ادا کے ساتھ
کسیکی بات کا ہمکو تو اعتبار نہین

نہین ہے لطف سے خالی کوئی تمہاری بات
جو گالیان بہی مجہے دو تو ناگوار نہین

یہ کیسے عشق مین تمنے لٹا دیا جوبن
بہار تمپہ جو پہلے تہی وہ بہار نہین

نہین نہ پیش گئی اونکی ایک بہی افسوس
کیا کئے وہ شب وصل مین ہزار نہین

نہین تو کانٹو سے بدتر ہین پہول بستر کے
جو عشق اپنی بغل مین وہ گلعذار نہین

دل تیرا کو کسی سے بہی غبار نہین
غبار دل مین جو رکہے وہ خاکسار نہین

تو پہر کیون خاک مین پہر کسلئے ملاتا ہے
مریطرف سے جو دل مین ترے غبار نہین

گلے کی دال نہ تیری رقیب اونکی حضور
ہمارے سامنے شیخی تو تو بگہار نہین

جو آرزو ہے وہ پوری نہین ہوئی دلکی
گلی مین یار کی میرا بنا مزار نہین

[illegible] کچہہ ایسا نہین ہے مین باسوا
خوش آئی ہمکو تمہاری یہہ بار بار نہین

ہزارون تمپہ فدا ہو گئے اور بہی عاشق
[illegible] عشق سا بہی تمکو جان نثار نہین

[illegible] دوتا کے ہین
آئے ہوے وہ پیچ مین کالی بلا کے ہین

باعث ہے [illegible] زلف دوتا کے ہین
کیا بہاگین ہم بلا سے کہ عاشق بلا کے ہین

خوشبو سنگہائی لا کے ہمین زلف یار کی
ممنون ہم تو آج نہایت صبا کے ہین

ومسا ر تسا کوئی نہ دیکہا جہان مین
فقرے تمہین تو یاد ہر یکجان بلا کے ہین

اسکے سبب خدا کیواسطے اتنا نہ ظلم کر
یہہ تو سمجہہ کہ ہم بہی تو بندے خدا کے ہین

زندہ رہے نہ جسکو نگہہ بہر کے دیکھ لو
تیور رہی ہیں یہ بان تمہارے بلا کے ہین

اے عشق ایسے جال مین پہنسا نہ تو کبہی
چوٹی کے اونکے پینچ تو کیا ہی بلا کے ہین

چین دم بہر بہی نہین ہجر مین ہم پاتے ہین
بیقراری ہے کچہہ ایسی کہ مرے جاتے ہین

گہر سے باہر کہلے بالون جو نکل آتے ہین
جان پر میری بلا کا وہ غضب ڈہاتی ہین

ہم گدا اسکے در ون گہر مانگنے کو جاتے ہین
ایک دانہ نہین قسمت سے سوا پاتے ہین

اسقدر اونکو شب وصل حیا آتی ہے
شرم کے مارے وہ گٹہری ہی ہوئے جاتے ہین

دیدہ تر سے روان ہوتا ہے سیلاب سرشک
جس گہڑی پیش نظر تمکو نہین پاتے ہین

دور ہوجاتی ہے اوسوقت تو دل کی الفت
شب وہ بن ٹہنکے میرے پاس چلے آتے ہین

بنکے بگڑے نہ کسیکا بہی مقدر ایسا
آج اگر وہ میرے گہر سے پہرے جاتے ہین

فرقت یار مین بس یہہ ہی غذا ہے اپنی
خون دل پیتے ہین ہم لخت جگر کہاتے ہین

جسکو جی چاہے اوسے پاس بٹہا دا اپنے
کیون خفا ہوتے ہو ہم اوٹہے جاتے ہین

ارزو کوئی بہی پوری نہو ئی دنیا مین
حسرتین دلکی بہی دیکہین لیئے جاتے ہین

دلمین تم اپنے جو رکہتے ہو کدورت ہمسے
خاک مین ہم اسی باعث سے ملے جاتے ہین

ہنسکے فرمایا اونہون نے کہ نہ گہبراؤ اے عشق
اب کوئی دم مین گلے سے تجہے لپٹاتے ہین

خدا کا نام لیتے ہین بس اتنا کام کرتے ہین
وظیفہ تو یہی ہم صبح تا شام کرتے ہین

خدا کے ہوکے بندہ اے بتو بندہ تمہارے ہین
نہین ہم ترک اپنا دین اسلام کرتے ہین

ستم پروستو اونکے نہین تو بیار آتا ہے
سناتے ہین جو وہ ہمکو اچہا کام اگر

کبہی ایسی نہ تہی الفت اونہین تو زندگانی پر
خبر سنکر مرے مرنیکی وہ آرام کرتے ہین

جلاتے ہین وہ ہر دم عشق کو فرقت کی آتش مین

لگاتے آگ پانی میں ہیں طرفہ کام کرتے ہیں

ردیف واو

پھری شمشیر کی سی انگلی ہے خوب ہی دامن کا تو اپنے ملکو
جو صابر ہیں کسی سے وہ کبھی سائل نہیں ہوتے

نہ ترسا اے مرے ساقی کہ تشنہ گفتگو چھپائی ہے
اوسکو دیکھ تو آنکھوں میں دل بیتاب ہے

مرے ہیں سامنے [illegible] اوسکی [illegible]
نہ آئینگے تری ہم زلف پیچیدہ کے پیچ میں

نہ اسد کام فرمائی میرے ساقی تامل کو
فقیر اللہ کی نعمت سمجھتے ہیں توکل کو

بہت دل چاہتا ہے اب بہار ساغر مل کو
نظر کے سامنے جب میں نہیں پاتا ہوں اوس گل کو

نہوتا باغ میں صیاد کا کھٹکا جو بلبل کو
سمجھتے ہیں بلا ہم تو تری اے یار کاکل کو

جو ساقی ہم کہاں ہیں ہی لطف کیا پھر مئے کے پینے سے
نہ دیکھو آنکھ اوٹھا کر عشق تم اب ساغر مل کو

ہر لحظہ دہر پہ جو وہ رشک قمر نہو
رخصت وہ میرے پاس سے رشک قمر نہو

روکو [illegible] پہر یار میں پہر اور کیا کرون
عاشق ہوئے تو مرنے سے پہر کیا ڈر [illegible]

خانہ خراب عشق میں جیسا میں ہوگیا
[illegible] شب وصال میں گذری ہے واردات

جھگڑا نہو فساد نہو شور و شر نہو
یا رب شب وصال کی ہرگز سحر نہو

بیتاب میں نہوں جو یہ درد جگر نہو
ایسی یہ کیا ہم ہے کہ جو ہم سے سر نہو

برباد میری طرح کسی کا بھی گھر نہو
منظور اوسکو یہ ہے کسی کو خبر نہو

تجھکو تو عشق ظالم ہی اوسکا پسند ہے
معشوق وہ نہیں کہ جو بیداد گر نہو

نہیں ہے اسکے سوا کوئی آرزو مجھکو
تمہارے وصل کی خواہش ستائیگی مرکر

اے یار اپنے گلے سے لگا لے تو مجھکو
رہیگی بعد فنا بھی یہ آرزو مجھکو

لکھا تہا روز ازل سے نصیب مین جکے — پھرا رہا ہے مقدر ہی چار سو مجہکو
شب وصال مین کہتے ہو گہر کو جاونگا — سنائین آپ نہ اب ایسی گفتگو مجہکو
تمام عمر کٹی ہے فراق مین جسکی — اوسکی رہتی ہے ہر وقت جستجو مجہکو

شب وصال مین لپٹے ہین یار بار یہی
جہی کو چیٹے ہوا ے عشق چہیڑے تو مجہکو

ایک سن نہ ہوئی کرتے ہو سے شیون مجہکو — دیکہیے کب وہ دکہاے رخ روشن مجہکو
جان نثار و نہین کوئی دوست نہ سمجہا ہوگا — غیر کے کہنے سے تم سمجہے ہو دشمن مجہکو
پہر اوسی پیار سے دیکہو مجہے ویسی مشتاق — ایسی خوش آئی ہے کچہہ آپکی چتون مجہکو
کتنے چہیڑون ہی کسی روز نہ پوچہا انسو — یہہ تمنا ہی رہی اے بت پرفن مجہکو
ایک وہ کیسے مین پہرتا ہون اسی چکر مین — ہاتہہ آتا ہی نہین یار کا دامن مجہکو
مار رکہیگی بس اب یہہ نہین جینے دیگی — یار کی زلف نظر آتی ہے ناگن مجہکو

ہنسکے فرمایا کہ اے عشق لٹیرا مین ہون
اپنے دل مین تو سمجہتا ہے جو رہزن مجہکو

وہ کیا کرے کہ جسکے نہ پہلو مین یار ہو — دل ہو جو بیقرار تو کیونکر قرار ہو
جسکی وہ دیو دوستو پروردگار ہو — دارین مین پہر اوسکا نہ کیونکر وقار ہو
کہتے ہو روز آنے کو آتے نہین کبہی — کیا بات کا تمہاری مجہے اعتبار ہو
فرقت مین اپنی زیست وہ کیونکر بسر کرے — قسمت مین جسکی وصل نہ ہو انتظار ہو

دونو طرف سے عشق محبت ہو اسقدر
مین اوس پہ ہون نثار وہ مجہپر نثار ہو

بتون کے ساتہہ خدایا نباہ کیونکر ہو — وہ سنگدل ہین اونہین میری چاہ کیونکر ہو
نہین ہے کوئی حسین تمسا اب زمانے مین — تمہارے ملنے کی ہمکو نہ چاہ کیونکر ہو

خدا کے فضل سے اب ہی ہے آہ میں یہ اثر — میں جسکو چاہوں اوسی پہر نہ چاہ کیونکر ہو
غضب ہے ہجر میں جیتا رہا نہ موت آئی — اب اونکے سامنے میری نگاہ کیونکر ہو
شہید ہوتے ہیں تمپر تو سیکڑوں عاشق — تمہارا کوچہ نہ پہر قتلگاہ کیونکر ہو
کراہوں کیسے مجھے ضعف نے کیا عاجز — نہ نکلے بات بہی منہ سے تو آہ کیونکر ہو

بیان تمہارا نہیں عشق سحر سے کچہہ کم
تمہاری باتوں کی اونکو نہ چاہ کیونکر ہو

قتل کرتا ہے تو کر شوق سے قاتل ہمکو — چھوڑ جانا نہ خدا کے لئے بسمل ہمکو
کس صورت سے یہ قابو میں نہیں ہوتا ہے — جانے کیا کیا نہ دکہائیگا ابہی دل ہمکو
ناتوانی کا برا ہو کہ غضب میں ڈالا — بیٹھہ کر اوٹھنا بہی اب ہوگیا مشکل ہمکو
بعد مدت کے ہوئی آج عنایت کی نظر — اپنی صحبت میں کیا آپ نے شامل ہمکو
اوسمیں گیسو دن والوں کے لئے جاتا ہے — پہر بلا میں یہ پہنسائیگا کہیں دل ہمکو
بات اسواسطے سنکر نہیں کرتے شب وصل — بوسۂ لب کا سمجہتے ہیں وہ سائل ہمکو

عشق قسمت میں جو لکہا ہے وہی ہوتا ہے
دیکہیں کب تک یہ ستائیگا ابہی دل ہمکو

آج بیٹھے ہیں مریجان سنواری گیسو — پیچ میں لائینگے کسکو یہ تمہارے گیسو
سانپ کیطرح سے شانوں پہ یہ لہراتے ہیں — ہنسنے دیکہے ہی نہیں ہیں پیارے گیسو
سر میں ڈالا ہے یہ کیا عطر حنا کا تمنے — خوب ہی آج معطر ہیں تمہاری گیسو
جیتے جی دام سے زلفوں کے نکلنا ہے محال — بہا گئے اونکے کچہہ ایسے مجہے پیارے گیسو
صاف وہ ہوگا ہوا اوسی چاند گہن کا اپنا — رخ پہ بکہرے ہوئے دیکہے جو تمہارے گیسو

دلکا دل ہی میں رہا جاتا ہے یہ سیرا ارمان
عشق تونے نہ کبہی اونکے سنواری گیسو

یار کی جسکے نہ دل مین یاد ہو ::
باغ عالم مین نہین تہا نشین
مال تو ایجان جان کیا مال ہے
زندگی کیا ہی فریبے پہر گئے ::
ظلم سکہا تمسے ہر معشوق نے
مجہکو رکہتے ہین کدورت دل مین آہ

یا الہی اوسکا گہر برباد ہو :: :: ::
کیا مقابل آپ کے شمشاد ہو
جان و دین ہم اگر ارشاد ہو
ایک بوسہ جو نہین امداد ہو ::
فی الحقیقت باغ تہے بیداد ہو
کیون نہ پہر مٹی مری برباد ہو

عشق رہتی ہے نہین زر کی تلاش
کون کہتا ہے کہ تم آزاد ہو :: :: ::

تیز کرتے ہو مری جان جو تلوارونکو
وہ تو بے موت ہی مرتے ہین شہیدے تمہین
اے طبیبو ہے عبث فکر دوا کی تمکو
بدلے پہولونکے ہم اگل تیری قبر مین ہم
مغلونکے وہ بہلا دلکو کرینگے کیون شاد
اے گلو یار ابہی اونکے گلے کا ہو نگا

قتل کیا کرتا ہے منظور گنہگار دلن کو
کیون ستاتے ہو مری جان گنہگارونکو
غیر ممکن ہے شفا عشق کے بیمارونکو
اپنے بستر پہ بچہا لیتے ہین انگارونکو
اپنے پہلو مین بٹہاتے ہین جو زردارونکو
ہنسنے لگے غیر دیکہے جو لائے ہوئی یارونکو

جو برے لوگ تجہے عشق مناسب ہے حذر
اب دل اپنا کبہی دینا نہ طرحدارونکو

بڑی ہے داستان جانی نہ پوچہو
جو کچہہ صدمے اوٹہائے ہین شب ہجر
کہون کیا ماجرا فرقت کی شب کا
ہوا ہے آپ کی زلفون کا سودا
دکہا کر آئینہ آئینہ رو کو :: :: ::

مرے قصے کی طولانی نہ پوچہو ::
بتہا کر تجہسے دو جانی نہ پوچہو ::
جو کچہہ گذرے وہ اسے جانی نہ پوچہو
مرے دل کی پریشانی نہ پوچہو
ہوئی مجہکو جو حیرانی نہ پوچہو

ہزاروں میں نہانت ہے شکل اوسکا
وہ گل ہے یوسف ثانی نہ پوچھو

کہے کیا عشق ہمسے حال اپنا
جو اپنا ہے وہ اسے جانی نہ پوچھو

اونکے دیکھنے سے جو بیمار بہت تو ہو
انسے کہدی کچھ کہ ہمارا دردِ فرقت ہو تو ہو

دلکو اپنے مثل آئینے کے رکھتا ہوں صاف
اوسکے دلمیں میری جانب سو کدورت ہو تو ہو

زندگانی میں تو فرقت کے اوٹھائے رنج و غم
بعد مرنیکے اگر کچھ ہمکو راحت ہو تو ہو

ابتو ہم لگا بیٹھے ہیں فراق یار میں
رنج کے بدلے کبھی ہمکو بھی راحت ہو تو ہو

روٹھنا اونکا قیامت سے نہیں کم دیکھیو
اونکو کچھ پروا نہیں مجھپر قیامت ہو تو ہو

دیکھکر عاشق کو اپنے منھ چھپا لیتے ہو تم
کوئی سعدی تو نہیں تمسا بیمروت ہو تو ہو

آہ میری اوسکو اپنا عیب دکھاوے گی اثر
عشق سمجھے اور اوسکو تب محبت ہو تو ہو

آہ دکھلا تو ذرا اپنا اثر دیکھیں تو
وہ تڑپتے ہیں ابھی دم مرگ کہ دیکھیں تو

سنگدل نالوں سے میرے نہ پسیجے گا کبھی
یار کبتک نہیں دیکھیگا ادہر دیکھیں تو

صدمہ ہجر سے اسکے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے
چاک کرتے ہیں اسے میرا وہ جگر دیکھیں تو

مہربانی کی نظر جو نہیں کرتے نہ کریں
مجھکو وہ دیکھتے ہی سے وہ ایک نظر دیکھیں تو

نیم بسمل کوئی ہوگا کوئی مر جائیگا
آج وہ خوب سنوارا ہوکے نکلے گھر دیکھیں تو

اوسکے بے دیکھے نہیں چین مجھے دم بھر
کسطرح ہوتی ہے اب زیست بسر دیکھیں تو

ویرانے میں بہت عشق ہوئی ہے اوسکو
نامہ بر لاتا لگا کیا ہے خبر دیکھیں تو

نہ چھوڑیگا کبھی ایدوست وہ اپنی عادتکو
مروت سے غرض کیا ہے بھلا اوس بے مروت کو

کچھ آرام سے ہیں خوش نہ رنجیدہ کبھی ہم تو
سمجھتے ایکسا ہیں عشق میں ہم رنج و راحت کو

تمہاری دید کا اے آئینہ رو میں تو طالب ہوں
نہ ترساؤ تم اتنا اب دکھا دو اپنی صورت کو

وہ باتیں سامنے پڑ کر ہمارے کر نہیں سکتے
رقیب روسیہ کی جانتے ہیں ہم حقیقت کو

ستم سے ہاتھ اوٹھانا دشمنی سے ہی کہیں بہتر
محبت جانتے تھے ہم تمہاری تو عداوت کو

جتائی ظاہری الفت نہ اسکو دیا بوسہ
چھپا ہیں پا کر [illegible] اپکی خیالی محبت کو

بتونکو چھوڑ کر ہادی خدا سے لو لگا داب
ارادہ عشق کا تم کرتے ہو جو تم جانیکا جنت کو

ہو گیا دوست یہ دشمن وہ ستمگر دیکھو
بکھی بگڑا یہہ مرا آج مقدر دیکھو

آئینہ رویونکی صحبت ہے میسر ہر وقت
ہو گیا میں بھی نصیبہ کا سکندر دیکھو

منتظر دیر سے بیٹھا ہوں دکھاؤ دیدار
پیاری نظر دے تجھے آنکھ اوٹھا کر دیکھو

ٹل گیا پیاری دہن یہہ تمہارا جوبن
اپنی صورت تو ذرا آئینہ لیکر دیکھو

جان عاشق کی تمہاری لبو نپر آئی
دیکھنا ہو اوسے منظور تو جا کر دیکھو

دشت اب اپنے تو ہمنے بھی ٹہرائی ہے
جان جاے تو بلا سے اوسے چلکر دیکھو

عشق چین آئے ہیں خاک کہ پہرا ہے
اپنے پہلو میں نہیں وہ بت دلبر دیکھو

نہیں ناشاد کر کے غیر کو تم شاد کرتے ہو
ہماری زندگی کیوں مفت میں برباد کرتے ہو

بتو تم کو نہیں کچھ بھی خدا کا خوف آتا ہے
تم اپنے عاشقو نپر روز کیوں بیداد کرتے ہو

ہر صورت جلانا ہی تمہیں منظور ہے میرا
رقیب روسیہ کو اسلئے تم یاد کرتے ہو

تمہارے اپنے در پر بیٹھا بندہ بیمار ہوں
غلامی سے تم اپنے کیوں نہیں آزاد کرتے ہو

ہزاروں گالیاں تم عشق کو اپنے سناتے ہو
کوئی بوسہ ہیں اوسکو کبھی امداد کرتے ہو

جدا ہو کر تم وہ شوخی کی یاد سے جو گلشن کو
نہایت ہو گئی خجلت دیکھ کر ایسیان سوسن کو

کسیدن تو تمنا سے دلی ہو جا بگی پوری
تمہاری دید کے مشتاق ہم بیٹھے ہیں
تمہیں ایجان جان سب آپ ہوا آنکہوں [illegible]
کہان جاکر رہے شب بہر تل بان لگکے سو گئے تم
کسیکے کوئی لکھے کو نہیں ایجان پڑہ سکتا

کبھی لوٹین گے تم بھی تو تمہارا ہو یار جوبن کو
دکھا دو اینٹھین شرکر ہمین بھی اپنی جوبن کو
ذرا آئینہ لیکر دیکھ تو لو اپنے جوبن کو
لوٹا کر آئے ہو تم پاس ساہر سے اپنے جوبن کو
[illegible] اپنا اب [illegible] جوبن کو

نظر آیا [illegible] ای عشق کوہ طور سا جلوہ
کسیکو [illegible] پرا وس بت نے جو دا رخسار روشن کی

قسم خدا کی تمہارا عتاب ہو
بن ٹھنکے سامنے میری آنکھوں کے تم جو آو
بیٹھا جو تمکو غیر کے پہلو میں پائیں ہم
ساقی وہ بادہ نوش ہوں چھوڑ دیں [illegible]
لطف شب وصال تو حاصل ہوا ذرا گھڑی
قسمت سے ہاتھ آئی ہے ہمکو شب وصال

دوزخ سے بڑہ کے جا پہ اوسکی عذاب ہو
دیدار کی تمہارے نہ پہر ہمکو تاب ہو
کیونکر نہ دل میں درد ہمارے جناب ہو
پیمانہ [illegible] جو میسر شراب ہو
پی لیجے وہ شراب اگر بے حجاب ہو
اے بت خدا کیواسطے تو نے حجاب ہو

اے عشق پہر گنا ہو لگا کہٹکا [illegible]
اوسکی نگاہ رحم جو وقت حساب ہو

ردیف ہائے ہوز

فرقت میں کہائے جاتے ہیں ہم اور زیادہ
کل جتنے دئے بوسے وہی آج ہو زیادہ
یہ ڈر ہے مجھے آج بھی وہ روٹھ نجائیں
تم کہتے ہو اور لگا قسم کہاکے خدا کی [illegible]

[illegible] تم اور زیادہ
معمول ہے [illegible] تم اور زیادہ
اس وجہ سے [illegible] تم اور زیادہ
اے [illegible] تو نہیں [illegible] قسم اور زیادہ

ایسا نہو رہیں وہ کہیں وصل کی شب میں
آیا ہے مرا ناک میں دم ظلم سے تیرے

پھر ہجر کے غم سے بھی ہو غم اور زیادہ
تو ابتو نہ کر مجھ پہ ستم اور زیادہ

چل عشق کی منزل میں تو اے عشق سنبھلکر
حد سے نہ بڑہے تیرا قدم اور زیادہ

دل بھی نثار تم پہ کریں ہم جگر کے ساتھ
الفت بلا کی ہے نہیں اس فتنہ گر کے ساتھ
درکار عقل چاہیے ہر کام کے لئے
الفت تمہاری کم نہیں ہوگی عمر بھر
سیدہی نظر سے ہمکو نہیں دیکھتے کبھی
بیتاب اسقدر رہوں میں فرقت میں یار کے
کوئی ادہر کے کہٹکے سے خالی نہیں بشر
کہتا ہے جان وصل کی شب کرکے شور و غل

اک دن جو دیکھہ لو نہیں پیاری نظر کے ساتھ
سودا یہہ زلف یار کا جائیگا سر کے ساتھ
انسان عیب ہی جو کرے تو ہنر کے ساتھ
چھوٹینگے یار ہمتو تمہارا نہ مر کے ساتھ
تم ہمکو دیکھتے ہو تو ٹیڑہی نظر کے ساتھ
جائیگی جان میری تو درد جگر کے ساتھ
کہٹکا ہے روز حشر کا ہر اک بشر کے ساتھ
ہو کیوں نہ دشمنی مجھے مرغ سحر کے ساتھ

جو ظلم کے سوا نہیں کچھہ اور جانتا
اے عشق تمکو عشق ہوا اس بشر کے ساتھ

ردیف یاے

الہی سیر چمن کو وہ گلعذار آئے
میری طرف سے یہہ کہنا تو نامہ بر اونسے
نہ پوچھو مجھسے کہ کیونکر کٹی شب فرقت
بٹھاتے ہیں آپ جو پہلو میں غیر کو اپنے
نہ ہوسکے ساتھہ ہمارے جو وہ گل رعنا نہ

خزاں ہو دور چمن سے کہیں بہار آئے
جو حکم ہو تو حضوری میں جان نثار آئے
تمہارے ہجر میں غش مجھکو بار بار آئے
کسطرح نہ مرے دلکو پھر قرار آئے
لپٹ خاک چمن کی نہیں بہار آئے

نہ تاب آئی تمہیں تک میرے مرنے کی ۔ وہ روتے پیٹتے آخر سر مزار آئے

نہیں ہے عشق مقدر سے کچھ کسیکا زور
کرو گے کونسی تدبیر جو بکار آئے ؛

یاد حبیب اپنا مجھے ہر دم میں آتا ہے ۔ پھر تو رونیکے سوا کچھ نہیں بن آتا ہے
کوسنا پیٹنا رہتا ہے زبان پہ ہر دم ۔ گور کہتی ہے مری روز کفن آتا ہے
جان کھونے ہی کی اب ہجر میں ٹھہرائی ہے ۔ اور تو اسکے سوا کچھ نہیں بن آتا ہے
پھر کو سنا تہہ لئے روز پڑے پھرتے ہو ۔ خوش تمہارا یہہ نہیں مجھکو چلن آتا ہے
دم دلاسے ہی میں ہر روز ہمیں رکھتے ہو ۔ خوب ترسانا تمہیں مشفق من آتا ہے
حسرت دیدار ہی جاتی ہے دل سے میں ایجان ۔ اب کوئی دم میں ہمارا تو کفن آتا ہے

بے ہنر کوئی جہان میں نہیں تمسا ہوگا ؛
کچھہ بھی اے عشق نہیں تمکو تو فن آتا ہے

جام مے پیکے جو تو غیر و میں مسرور رہے ۔ شیشہ دل تری بالتو یہ نہ کیوں چور رہے
جام خالی نہ دے للہ مجھے اے ساقی ۔ جب میں خوش ہوں کہ پیالہ مرا معمور رہے
تمنے جیسے کہ نہ گھر غیر کے جانا چھوڑا ۔ آپسے نہ لگے ہمارے تو بدستور رہے
پہلے تو ہمیں دیکھو تباہ میں جیو لگا کیو نکر ۔ مر ہی جاؤ لگا نظر سے جو مرے دور رہے
دم بدم دوڑکے کیوں پاس تمہارے جاؤں ۔ میرے قالب میں جو ہے یہ دل رنجور رہے
کسی معشوق کی الفت میں جو مرجاؤں میں ۔ قبر پہ میرے سدا سایہ انگور رہے

وصل وسکا کسی صورت سے نہ ہوگا اے عشق
یہہ تصور ہی جو بیت سے ابرا بہ دور رہے

لگا یا آپکو جب تک کسی نے سینے سے ۔ کرا ہے غیر چلی آتی ہے پسینے سے
[illegible] ۔ ہوں بار آیا مری جان اپنے جینے سے

لگایا ہاتھ جو سینے تو ہو گئے چین بجبین — کہا یہ چھیڑ کے بیٹھو ذرا قرینے سے

یہ آرزو ہے شریفوں میں ہو بسر میری — جدا ملا سے نہ مجھ کو کسی کمینے سے

حجاب چاہیے نا محرموں سے محفل میں — ہٹائیے نہ دوپٹے کو اپنے سینے سے

ذرا اوٹھا کے تو چلمن کو دیکھیے پیارے — پڑا ہوں میں تیرے در پر کئی مہینے سے

دوا سمجھ کے پئے جاؤ غم کے تم اے عشق
نہ باز آؤ کبھی تم شراب پینے سے

کچھ مجھ سے نہ ملنا مجھے مشکل تو نہیں ہے — پر کہنے میں تم سخت مرا دل تو نہیں ہے

صد شکر کہ بہکانے کے قابل تو نہیں ہے — عاقل ہے مرا یار وہ جاہل تو نہیں ہے

سر چیکے میں نے تو ہم عشق کی سیر کی — مجھ سا کوئی اب عشق میں کامل تو نہیں ہے

معلوم ہو جیسے ہی کہ طبیعت کہیں آئے — دل میری طرح تیرا مائل تو نہیں ہے

پردے کا میں سائل ہوں بہلا آپ کیوں مگر — یہ رتبہ یہ طاقت مجھے حاصل تو نہیں ہے

میں روتا ہوں پر رحم نہیں آتا ہے تم کو — دل سخت تمہارا ہے مرا دل تو نہیں ہے

اے عشق بہلا عشق میں کیوں ان پر ہوئے سودا
ذلت کے سوا کچھ تمہیں حاصل تو نہیں ہے

جنسے الفت ہو اور تم میں وہ اور میں پیار رہے گی — ہمیں کیا کام ہے کیوں دوست تمہاری ہونگے

ایک بھی ہم سا نہیں پاؤ گے عاشق اپنا — چاہنے والے تو یوں لاکھ تمہاری ہونگے

بیوفائی تمہیں زیبا ہے وفا عاشق کو — تم ہمارے نہ ہوئے پر ہم تو تمہاری ہونگے

یہ تو فرمائیے مجھ میں بہت سے عاشق — چار دن کے لئے وہ دوست تمہاری ہونگے

غیر کو دیکھو نہ تم آنکھ چرا کر مجھ سے — مری چار دن لگا ... افسانہ ہونگے

وہ تمہارے لب شیریں کے جو دینگے بوسے — مچھونکے مرے دریا کے کنارے ہونگے

او نے امید وفا ان میں نہ رکھو اے عشق

بیوفا کسکے ہوئے ہین جو تمہارے ہونگے

شام سے جاکے جو وہ غیر کے گہر رہتا ہے
در پہ پھر دیکھین مرتے تا بہ سحر رہتا ہے

روز مجھسے وہ خفا ہو کے یہہ فرماتے ہین
ارے حسرت کا اگر ہم تو جاتا ہے مر رہتا ہے

نام کی اوسکے جپا کرتا ہون شمرن ذرات
یہہ [illegible] آٹھ پہر رہتا ہے

اپنے پہلو مین بھی دلکا نہین پاتا ہون پتا
نہین معلوم یہہ [illegible] کہین پہر رہتا ہے

بات کرتا نہین کچہہ مجھسے حیا کے مارے
وصل کی شب وہ چہپائے ہوئی پہر رہتا ہے

یہی ارمان رہا دلمین ہماری افسوس
اوسنے اتنا بہی نہ پوچہا تو کدہر رہتا ہے

عشق اب ترک ملاقات سناتے ہین
غیر کا کوچہ نہین اب اوسکے گذر رہتا ہے

کیا کسینی مرے جانب سے پڑھا رکھا ہے
کسلئے تمنے ہمین دلسے بھلا رکھا ہے

اب کوئی دم مین چہلکتا ہی نہین کچہہ دیر
عمر کا جام ہمارے تو بہرا رکھا ہے

بات بھی کرتے نہین شرم کے مارے ہمسے
کیا شب وصل مین گردنکو جھکا رکھا ہے

بے پریزادونکے دم بہر نہین اسکو ہی قرار
میرے دلنے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

جالمین پہانس لیا دلکو بنا کر زلفین
اپنا سودائی مجھے تمنے بنا رکھا ہے

نگہہ یار کا دلسے جو ہوا ہے عاشق
ہر گہڑی اوسنے لئے تیر قضا رکھا ہے

مسکرا کر یہہ کہا اوسنے کہ سن تو ای عشق
تیرا کیا کام مرے پاس سے کیا رکھا ہے

بیچکر جانین وہ اپنی تم پہ مائل ہو گئے
دیکھنے والے تمہارے آج بسمل ہو گئے

اپنی صورت اوسنے دکہلا کر ہمین بسمل کیا
زخمیون مین اوسکے ہم بھی آج شامل ہو گئے

اوسنے خوش ہوکر دئی ہین ہمسے ایسی وصل مین
زیست کے اپنے مزے ہمکو تو حاصل ہو گئے

غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر گہری
کیا خطا مجھسے ہوئی جو میرے قاتل ہو گئے

پھر کہے رکھتے ہین ہم تو پھر نہ آئینگے کبھی — آپ کی صحبت مین جسدن غیر داخل ہوگئے
بدمزہ ہوکر ہزارون گالیان دینے لگے — ایکدن اونسے جو ہم بوسونکے سائل ہوگئے

جسکے عاشق تم ہوئے وہ بھی تمہارا ہوگیا
عشق مین اے عشق تم تو خوب کامل ہوگئے

بادہ بدست عشق مین ہم ہین شباب سے — پھرتے دربدر پڑے خانہ خراب سے
اللہ بے قصور ہون قصہ نہ کیجیے — ڈرتا ہون مین بہت سا تمہارے عتاب سے
پھر سوال بوسہ کو خاموش ہوگئے — محروم رکھا آپ نے ہمکو جواب سے
گو ہون گناہگار وہ بخشینگے ضرور — مجھکو تو ہے امید رسالت مآب سے
کیا کام اب حیا کا شب وصل مین بھلا — منہ کو چھپائے بیٹھے ہو تم تو نقاب سے
جو بات ہے شباب مین پیری مین پھر کہان — بوڑھے کہین جوان ہوئے ہین خضاب سے

اے عشق زندگی مین رہائی محال ہے
مرکر چھٹوگے تم دل خانہ خراب سے

اے عشق رائیگان گئی تدبیر دیکھئے — کب یار سے ملاتی ہے تقدیر دیکھئے
یہ تو بڑا غضب ہے کہ کہنے سے غیر کے — ہوتی ہے میرے قتل کی تدبیر دیکھئے
بسمل بنا کر دیا ہے تمہاری نگاہ نے — دل مین چبھا ہے جاکے مرے تیر دیکھئے
عاشق ہوئے تو دشت نوردی ہوئی نصیب — اچھی ملی ہے عشق کی جاگیر دیکھئے
تلوار کمسنی مین جو باندھی ہے قتل کو — کیونکر کھچے گی آپ سے شمشیر دیکھئے
گھر میرے بے بلائے وہ آتے ہین آپسے — چمکی ہے آجکل مری تقدیر دیکھئے

دیوانے عشق گیسوؤن والون کے تم ہو
چھوٹیگی پھر نہ پاؤن سے زنجیر دیکھئے

کچھ ذرا خوف خدا او ستمگر یاد رہے — جان کیونکر بچے ہر روز جو بیداد رہے

دل کی وحشت نے نئی رونق دکھائی جنگل
ہم بگولے کی طرح عشق میں برباد رہے

وعدۂ وصل فراموش نہ ہو جائے کہیں
اک گرہ بند میں دے لو تو مری یاد رہے

خود بخود ولے جو اوٹھ جائے دوئی کا پردہ
پھر سوا اسکے کسی کی نہ مجھے یاد رہے

زندگانی میں کوئی نام تو ایسا ہو جائے
ایک عالم کو مرے بعد مری یاد رہے

خوب دل بھر کے ستالو میں کہے دیتا ہوں
مجھ سا عاشق نہ ملیگا تمہیں یاد رہے

اب عنایت کی نظر غیر کی جانب رکھئے
عشق کے حال پہ بس آپ کی امداد رہے

آپکے [illegible] نقش بٹھا کر لائیں گے
ڈھونڈھ کر کوئی ستم بہتر سے بہتر لائیں گے

اک اشارہ [illegible] کا بس کافی ہے وہ
کیوں ہمارے واسطے [illegible]

جو گلہ شکوہ [illegible] میں وہ عاشق نہیں
آپ کا شکوہ [illegible]

وہ [illegible] ہو کے سرشار ہم محروم ہیں
دیکھئے [illegible]

[illegible] ہوتا ہے کیا
ہم [illegible]

ہر گھڑی [illegible] تمہارے نام کا
[illegible]

عشق [illegible]
[illegible] لائیں گے

کہا جواب [illegible] تو کیا خوب بات ہے
کوئی شکل [illegible]

رد ہو نہ [illegible] بات ہے
الزام [illegible]

ایسا میں [illegible] اب [illegible] ہو گیا
[illegible]

کیا فائدہ [illegible] چاہئے ناصحا
کہنا [illegible]

مانو کہا [illegible] لئے چھوڑ دو یہ ڈھنگ
ملنا بتوں سے عشق خرابی کی بات ہے

بہت تدبیر کی کچھ بس نہیں چلتا مقدر سے
جو کچھ منظور تہا اوسکو وہی قسمت مین لکھا ہا
کوئی جا کر کہے اوس سے کہ چلکر دیکہلے اوسکو
جسے تو گیسوؤن والون نے ایسا مار رکہا ہے
عوض مے کے مین غم تمین لہو کے گہونٹ پیتا ہون
جسے خواہش ہے قسمت سے زیادہ بس وہ ناداں ہے

کسی دن وصل کی ٹہری نہ تہی اوس ستمگر سے
لڑائی لڑ نہین سکتا کوئی اپنے مقدر سے
ترا عاشق تو اب ہل بہی نہین سکتا ہی بستر سے
اب اونکی زلف کا سودا نجائیگا مرے سر سے
بس اب مطلب نہ کچھ شیشے سے رکہتا ہون نہ ساغر سے
سوال پہر نہین ملتا کسیکو بہی مقدر سے

کہانتک عشق رونیگا فراق یار مین بس کر
صدا رونے کی اب آنے لگی دیوار و در سے

آپ کے پہلے نہ تہے اتنے خریدار کبہی
آرزو دل کی رہی جاتی ہے دل مین ایجان
مال کیا جان بہی کہئے تو ابہی حاضر ہے
آبرو ہم بہی تو ایجان بہلا رکہتے ہین
دل کے قابو مین نہ ہوتے تو خطا یون کرتی
اب بہی اتنا مرے نالون مین اثر باقی ہے

روز مین تہنکے نہ یون ہاتہ تہے بازار کبہی
ایک بوسے کے ہوئے ہم نہ گنہگار کبہی
آپ کے کہنے سے مجہکو نہین انکار کبہی
گالی دینا نہین اب سر بازار کبہی
نہ گنہ کرتے نہ ہم ہوتے گنہگار کبہی
آہ کرتا ہون تو جاتی نہین بیکار کبہی

جان کر زلف مین دلکو نہ پہنساؤ عشق
عمر بہر لنکوگے ہوکر نہ گرفتار کبہی

اب مجہے عنایت ہے پہر کہاں ہے
نالے بہی کر دیکہین تو اثر کچھ نہین ہوتا
جو کچھ کہ زرو مال تہا سب عشق مین کہو بیٹہا
سودائی تری زلف کا رکہتا نہین پڑیا
ہوجائے کسیطرح مطیع اب وہ پریرو

تو تیر جو پہلے تہی وہ توقیر کہان ہے
یارب وہ مری آہ مین تاثیر کہان ہے
اب پاس مرے [illegible] تدبیر کہان ہے
اب یاد نہین دل [illegible] تقریر کہان ہے
یاد ایسی کسیکو [illegible] تسخیر کہان ہے

جو کچھہ ہین کہون او ستم کہا مانئے وہ میرا
اتنی مری اچہی بہلا تقدیر کہان ہے

وصل یار اوسکا بہہ عشق مین ہے شب وروز
دل ہی طپش کے بین نالہ شبگیر کہان ہے

تو جو بن ٹہنکے ہوا کہا تیار باہر نکلے
جان لوگونکی پہر ایجان نہ کیونکر نکلے

مار رکہتے ہین زمانے کو یہہ گیسو آ
زلف کے جال سے کیونکر کوئی پہنکر نکلے

گردش چرخ نے اسطرح ستایا ہمکو
دیکہئے کب یہہ مرے پاؤن کا چکر نکلے

جسکے عاشق ہوئے ہم اوسنے ہی چاہا ہمکو
ہان نصیبے کے تو کچہہ ہم بہی سکندر نکلے

لاکہون ہی پیچ ہیں اسکی زلفون مین
ہم کبہی آپ کے کہنے سے نہ باہر نکلے

یون تو معشوق ہزارون ہین زمانے مین
لاکہہ ڈہونڈے کوئی پر تمسے نہ بہتر نکلے

عشق مین تو بہت ہمین غوطے کہانے
کہین ڈوبے کہین اوچہلے کہین جاکر نکلے

قاصد یہی کہنا ستم ایجاد کے آگے
کچہہ یاد نہین اوسکو تری یاد کے آگے

تدبیر بس اب دوستو کچہہ بن نہین آتی
کیا چال چلون اوس ستم ایجاد کے آگے

اتنا تو کہا مان لے میرا اے ستمگر
غیر دلنے نہ سنی عاشق ناشاد کی آگے

انصاف تو کر دلمین ذرا اے بت کافر
بہولا مین خدا کو بہی تری یاد کے آگے

دیوانو تکو اپنے تو ذرا دیکہئے چلکر
کہدے یہہ کوئی میرے پریزاد کے آگے

کچہہ قتل نہین عاشق ناشاد کا مشکل
یہہ بات تو اک کہیل ہے جلاد کے آگے

مہمان کوئی دم کا ہے اب عشق تمہارا
اچہا تو ذرا عاشق ناشاد کے آگے

سارے عالم سے الفت رہی
یہہ تو کہئے مجہسے کیون نفرت رہی

آئینے مین شکل اپنی دیکہو ذرا
اب کہان وہ آپ کی صورت رہی

ملے تمہارے رات بھر تڑپا کیا
گیسوؤن والونکو چھیڑا عمر بھر
دوستو دل کا عجب احوال ہے
داغ فرقت سے نہین آگاہ ہم

کیا کہون جو کچھ مری حالت رہی
مار کہانے کی مجھے عادت رہی
عشق جب سے ہوا وحشت رہی
گلرخون سے عمر بھر صحبت رہی

غیر کی صحبت نہ چھوڑی ایک دن
عشق سے اوس شوخ کو نفرت رہی

تمہارے بن نہین ملتی کسی صورت ذرا ٹھہر
تمہارے خوف کے مارے کچھ بھی کہہ نہین سکتا
بھروسا ہو نہ کیونکر پھر مجھے اونکی شفاعت کا
اطاعت شرک کی ہے سے بھی نہین لازم ہے مجھکو
فراموش دیکھ لون اوسکو بھی ہے آرزو مجھکو
کہا بیٹھے کہ دم بھر بیٹھ کیجے پھر چلے جانا

دل بیتاب بہلا وہین بہلا ٹھہرے تو کیا ٹھہرے
رقیب روسیہ کیا سامنے میرے بہلا ٹھہرے
شہنشہ دو جہاں کے جب ہمارے پیشوا ٹھہرے
گر نہین بہاگی تمکو بھلا کیا تم خدا ٹھہرے
تمنا دلکی بر آئے جو دم بھر کو قضا ٹھہرے
تو اوٹھکر بیٹھکے جھٹ بولی کہ اب میری بلا ٹھہرے

برائی سے جو ڈرتا ہو وہی اے عشق انسان ہے
خدا راضی ہو جسسے پھر نہ کیونکر وہ بھلا ٹھہرے

شہ آ تو پہونچے ہین زلفوں کے دل خدا کے لئے
جو کچھ کہ ہے اوسے منظور وہی ہوتا ہی
لگائی ہاتھ نہین اگر جو غیر نے مہندی
وہی تو سمجھے گا ہمے گناہگارون کو
شب وصال تو جھگڑے مین یونہین جاتی ہے

بلا مین پہنستا ہے کوئی بھلا بلا کے لئے
اوٹھائے [illegible]
ہمارا خون کیا آپ نے حنا کے لئے
بنایا خلد مین گہر جنے پارسا کے لئے
لو اب بھی مان لو کہنا مرا خدا کے لئے

پھرو نہ حرص مین اے عشق دربدر تا در
ذرا سا صبر بھی درکار ہے گدا کے لئے

وہ بے پروا غضب ہو اٹھی ہے کم نکلتا ہے | نہ دیکھو تم ادسے دم بھر تو ... نہ
کہا بیٹھے کہ مرتا ہون تو ہنسکر مجھسے کہتے ہین | بلا سے اسپہ ... تمہارا دم نکلتا ہی
کسی معشوق میں ایسا تماشا ہے نہیں دیکھا | خوشی ہوتی ہے حال اسکے پہ غم نکلتا ہے
خدا شاہد ہے جس دن آپ آکر مجھ کہاں آتی ہین | تمہارے حسن میں کیا ... ہی عالم نکلتا ہے

پہلا اے عشق ایسا اون سے جا کر کہنا ادسے
کہ اب عاشق تمہارا تیرے کوئی دم میں دم نکلتا

سچ تو یہہ ہے کہ جان آئی تم میں دھری ہو | تم آگئے تو حق میں مرے بہتری ہوئی
قاصد مین مریجا دیتا انسا تو جان لے | آنکھیں اونکے دیدہ شاندروزی ہوئی
جیتا رقیب کو تو مین ہرگز نہ چھوڑتا | بولے جو تم نہ ادسے تو یہہ بہتری ہوئی
اوسبزہ رنگ آج آئے شاد ہو گیا | دیکھا تمہین تو میری طبیعت ہری ہوئی
کس ناز سے وہ کہتے ہین مجھسے شب وصال | پیتا تو یہہ شراب کی بوتل بھری ہوئی
کس منہ سے یہہ کہین کہ محبت خدا کی ہے | دنیا کی حرص دل مین ہے اپنے بھری ہوئی

ہو دلے دسے عشق مجکو یہہ بولی شب وصال
آنکھون میں اپنے نشہ ہے اسقدر بھری ہوئی

وہ رشک ماہ غیر کے جب سے برمین ہے | تاریک اک جہان ہماری نظر مین ہے
دیکھا جسے غلام بس اپنا بنا لیا | جادو تو کچھہ ضرور تمہاری نظر مین ہے
اہل ہنر کے سامنے کیا ہے ہنر کی قدر | جو ہم تمہو اثر مین تو پھر کیا بشر مین ہے
ساقی نہ آیا دیر ہوئی کیا سبب ہوا | دلیا رسا رہا عیش کا سامان گھر مین ہے
بیتاب مجھکو دیکھکے کہتے ہین ناز سے | ہم کیا کرین جو درد تمہاری جگر مین ہے
فرمائے تو آج طبیعت درست کر دین | صندل لگا ہے ماتھے مین کیا درد سر مین ہے

اے عشق سوت آئی نہ آیا وہ بے خبر

اب کوئی دم کی دیر ہمارے سفر مین ہے

دل سے حرص و ہوس کہو بیٹھے ۔ اوسکے در کے فقیر ہو بیٹھے
روتے روتے فراق مین اوسکے ۔ اپنی آنکھون سے ہاتھ دہو بیٹھے
اب نہ باتین بنائیے صاحب ۔ کہو چکے صبر تو آپ کہو بیٹھے
کچہہ تو فرمائیے خدا کے لئے ۔ بےسبب تم خفا جو ہو بیٹھے
دل لگا کر ہم اوس ستمگر سے ۔ اپنے جینے سے ہاتھ دہو بیٹھے
خوف آتا ہے سامنے جاتے ۔ جب یہ غصہ کہین نہو بیٹھے

عشق مین عشق ایسے محو ہوئے
ننگ و ناموس سب ڈبو بیٹھے

دم بہر کو بہی کیا آنے کی فرصت نہین ہوتی ۔ کیون حال پہ اب میرے عنایت نہین ہوتی
اے ناصحو بس چپ رہو سمجہاؤ نہ مجہکو ۔ ہر روز کی اچہی تو نصیحت نہین ہوتی
کچہہ مال کو رتبہ نہین ایمان کے آگے ۔ ہمسے تو امانت مین خیانت نہین ہوتی
انسان وہی ہے جو تکبر سے بری ہے ۔ کیا بات ہے اوسکی جسے نخوت نہین ہوتی

اے عشق سوا اوسکے بس اب کچہہ نہین بہاتا
راغب ہی کہین تیری طبیعت نہین ہوتی

ساقیا مجہکو پلا ہے کہ بہار آئی ہے ۔ آج تو خوب ہی گہنگہور گہٹا چہائی ہے
عشق نے اپنی یہہ نوبت مری پہنچائی ہے ۔ خلق سب کہتی ہے مجہکو کہ یہہ سودائی ہے
یہہ نہین جانتا ایسا تو نہ عاشق ہوتا ۔ مجہکو معلوم نہ تہا یہہ کہ تو ہرجائی ہے
ایکدن بہی نہین اقرار کیا ہے پورا ۔ تمنے سو بار مرے سر کی قسم کہائی ہے

عشق کیونکر نہ رہے عاشق شیدا تیرا
ایک عالم تیرے عالم کا تماشائی ہے

کہنے سے غیر کے نہ نظر سے گرا مجھے
پاس اپنے تو بٹھا کے نہ اب تو اٹھا مجھے

پینے تو غوطے کھائے بہت بحر عشق مین
اوسکے سوا ملا نہ کوئی آشنا مجھے

دل آگیا ہے گیسوون والونپہ کیا کہون
بیٹھے بٹھائے اوریہہ سودا ہوا مجھے

آزردہ وہ ہوئے جو کیا شکوۂ جفا
الٹی یہہ او لگی پڑی التجا مجھے

اے عشق گالیان وہ سناتا ہے راتدن
سمجھا ہے اپنے دل مین خدا جانے کیا مجھے

جبکا ہے تو اوسیکی تجھے یاد چاہیئے
کرنا نہ مفت عمر کو برباد چاہیئے

ایدل خدا کیواسطے الفت بتونکی چھوڑ
ہردم بس اب اوسکی تجھے یاد چاہیئے

دیوانہ اک پریکا ہوا ہو نہین اندنون
بیڑی بنانا اب تجھے حداد چاہیئے

کرتے ہو قتل غیرکے کہنے سے بے سبب
ایسا غضب نہ اے ستم ایجاد چاہیئے

خوش ہوکے قتل کیجیئے مجھ بیگناہ کو
غصہ نہ میرے قتل مین جلاد چاہیئے

کہتے ہو مجھسے آج کہ مین اب نہ آؤنگا
ایسا نہ حقمین عشق کے ارشاد چاہیئے

کچھہ دل مین رحم اے ستم ایجاد چاہیئے
مرجائے کوئی ایسی نہ بیداد چاہیئے

معشوق ہو نہ پاس تو دل مانتا نہین
ہردم بغل مین ایک پریزاد چاہیئے

تو بیقرار جسکے لئے تہا وہ پاس ہے
اب اور کیا تجھے دل ناشاد چاہیئے

ایسا ہے کون جو کہ مصیبت مین کام آئے
اوسکے سوا کسی سے نہ فریاد چاہیئے

بیتاب اسقدر تو نہو مان لے کہا
کچھہ صبر بہی تجھے دل ناشاد چاہیئے

بلبل کو فصل گل مین چمن سے نہ تو نکال
خوف خدا بہی کچھہ تجھے صیاد چاہیئے

اے عشق اس زمین مین بہلا کیا کہوگے تم
اسکی طرح کو ذوق سا اوستاد چاہیئے

خبر نہی کہ یہ الفت مین حال ہوتا ہے — اب اوٹھکے بیٹھنا ہمکو وبال ہوتا ہے
اوٹھاتے دیتے ہو ہمکو ہراک بہانے سے — ہمارا بیٹھنا تمکو وبال ہوتا ہے
کوئی حسین نہین تسا باغ عالم مین — جو دیکھتا ہے تمہین وہ نہال ہوتا ہے
نہ پوچھیے سیر ہجران ہجر کا احوال — جو دن گذرتا ہے وہ ایک سال ہوتا ہے
خوشی سے آپ گلے مین غیر [illegible] — ہمارا ہاتھ لگانا وبال ہوتا ہے
گلو نے پڑکے نزاکت ہے اونکی گل پر — لگے سکا ہاری اوسکو وبال ہوتا ہے

خدا کی دین ہے نا ہے عشق کیا اجارہ
جسے وہ چاہیے وہ صاحب کمال ہوتا

کلام کچھ رنج سے رکھتے نہین راحت والے — عیش جنت مین کیا کوشش سے جنت والے
چاہنے والونکی کچھ قدر نہین کرتے ہو — کسکو ملتے ہین [illegible] والے
بادشاہ ہونے سے بہی کچھ بڑہکے ہین نسبت گدا — پاتے آرام سے رہتے ہین قناعت والے
یون تو عاشق ہین ہزار ونہی تمہارے لیکن — پر ملین گے نہ کہین ہمسے محبت والے
حسن کی آپکے شہرت ہے کہ اللہ اللہ — کیون نہ مشتاق ہون [illegible] والے
کیا ہے زی ایک سے ایک یان [illegible] — [illegible] والے

[illegible] کہتا ہے [illegible]
عشق دیکھیے ہین کہین ہمسے نزاکت والے

کلام بیجا کئے وہ رنگے سزاوار چلے — ہم چلے ہی جو عدم کو تو گنہگار چلے
گہر سے باہر جو نکلتا ہون [illegible] — سب سمجھتے ہین [illegible] بیمار چلے
حشر کے روز بہ آسنگی تمنا اونکی — اشک اللہ [illegible] چلے
آب شمشیر ون سے [illegible] — [illegible] چلے
آرزو دلکی نکالی نہ کسیدن [illegible] — ہم تمنا ہی [illegible] چلے

لاکہہ تدبیر کرے کوئی اثر کیا ہو ناصح — زور تقدیر سے ممکن نہیں اسے یار چلے

عشق کا انتہا ہی نہ پہنچے کہ سفر ہو درپیش
یاد کیجیو اسکی ادا کی ہمنے گنہگار چلے

دوستو کیا کہوں حیرت سے کہ کیا دل ہے — اپنے قالب میں نہیں کہنے کو دبا دل ہے
ہنس کا نالہ ہی سکتا ہو نہ سیپیہ اک دن — سخت حیرت ہے کہ مرتے ہیں تمہارا دل ہے
اسکو بہلاؤں کیونکر مجھے حیرت ہی ہے — آج سینہ ہے مرے پہلو میں یہ مچلا دل ہے
اسکے دیتے کوئی محرم نہیں ہو سکتا — دیکھا میں دیکھنے والا ہوں وہ دریا دل ہے
ہم کدورت نہیں رکھتے ہیں کسی سے دلمیں — صاف آئینہ کے مانند ہمارا دل ہے
مجھے اڑتا ہے یہ سر روز تمہاری شاملی — پھر بہلا کیسے کہوں میں کہ یہ میرا دل ہے

مجھکو تڑپا کے شب وصل وہ بولا ای عشق
اب تو سینے میں نہیں تیرے تڑپتا دل ہے

ہم بلا لیتے ہیں قاصد کو ساتھ اپنے بلا لائے گر — پر خبر سے اوس بتکو پہر سے خدا لائے
دل نذر کیا جب تم لیلا وہ پری پیکر — یہ خبر تو ناقص ہے لائی بھی تو کیا لائے
فرقت کی تو صدمہ سے دم ناک میں ہی میرا — یا موت ہی آجائے یا اوسکو خدا لائے

ہم سا ہی تو اے عشق نہ ہوگا کوئی عالم میں
جو حکم کیا اوسنے فوراً ہی بجا لائے

نگاہیں تیری انکل پہلی سی معلوم ہوتی ہے — مصیبت تیری آئینہ کی معلوم ہوتی ہے
کسی پہلو نہیں آرام ہوا دل کو شب تنہائی — غضب کی آج دل کی بیکلی معلوم ہوتی ہے
گزر ہوتا کہاں ہے گندمی رنگوں کی محفل میں — ہماری دل اب ... نگلی معلوم ہوتی ہے
نہیں اب آنسو رہا نہیں تمسا کوئی پیارا ہونے — تمہاری شکل مجکو کیا بہلی معلوم ہوتی ہے
بہلا میں چھوڑکر اب یار کا کوچہ کہاں جاؤں — مجھے جنت سے بڑھکر وہ گلی معلوم ہوتی ہے

اسی سے درد سر جائیگا اپنا وصل کی شب مین
جو یہہ پوشاک تیری صندلی معلوم ہوتی ہے

نہین تو عشق ہلکر اوسکے کوچے مین جاتا
تجھے کیا یار کی پیاری گلی معلوم ہوتی ہے

تو اے دل زلف جاناں پر فدا ہے
تمہاری بات کیونکر جھوٹ سمجھوں
بٹھا لو اپنے پہلو مین سبب ہے مجھے تم
بتو کیون ظلم کرتے ہو یہہ مجھپر
کسی کے روکنے سے رکتی نہین یہہ
مین غصہ سے ترے ڈرتا ہوں ای بت

تجھے یہہ مار رکھیگی بلا ہے
جو کچھہ کہتے ہو تم وہ سب بجا ہے
یہی دل کا ہمارے مدعا ہے
تمہین کچھہ بھی نہین خوف خدا ہے
طبیعت کا یہی آجانا بلا ہے
ترا تو روٹھنا قہر خدا ہے

تڑپتا ہے جو تو فرقت مین ای عشق
یہہ تیرے دل لگانے کی سزا ہے

نہین جو آہ مین اپنے اثر ہے
ستم سے اوسکے عاجز ہے زمانہ
عنایت کی نظر غیروں کی نسبت
جو کچھہ کہتا ہوں مین سنتے نہین ہو
تو اسے بت ظلم کرتا ہے جو مجھپر
بناتے ہین وہ زلفین آج اپنی

وہ مجھسے اس سبب سے بیخبر ہے
بڑا ظالم بڑا بیدادگر ہے
ہماری کچھہ نہین تمکو خبر ہے
طبیعت آپکی کہئے کدھر ہے
خدا کا بھی نہین کچھہ تجھکو ڈر ہے
مجھے سودا نہو جاوے یہہ ڈر ہے

تو ایسا عشق مین تیرا اے عشق ہے محو
تجھے کچھہ بھی نہین اپنا خبر ہے

لیجاکے جو غیروں کو گلستان مین رہینگے
محروم ہی رکھوگے نہین ایسے ہم ایسے

کیون اسکے وہ میرے دل ویران مین رہینگے
کیا ہم یونہین اب اوسکے ارمان مین رہینگے

ہر وقت تصور [illegible] تا مجھے اونکا
رو دینگا کبھی در پہ فرقت مین تمہارے
جب فرقت جانان نہین [illegible] شب فرقت
جنکو نہین مرنیکا ہے کچھ خوف پریزاد

وہ جان مین ہین میری تو مرنیکا نہین رہینگے
آنسو نہ مرے دیدۂ گریان مین رہینگے
باقی نہ مرے تار گریبان مین رہینگے
وہ سینہ سپر جنگ کے میدان مین رہینگے

وصل اوس ستم [illegible] آرزو
تا زیست مگر ہم اسی ارمان مین رہینگے

خون رو دینگے کبھی اشکونکے طوفان ہونگے
رات بہر جتنا ستاتا ہے ستالے مجکو
[illegible] کبھی ہوگی کبھی [illegible]
وہ پری زاد بغل مین جو ہمارے ہوگا
پھلی دلکو رہیگی نہ ذرا بھی [illegible]
انہین رونیگے کچھ ایسا کہ بہینگے دریا

صدمے کیا کیا نہین ہمپر شب ہجران ہونگے
[illegible] روتے ہی نہ ہم ای شب ہجران ہونگے
آج کیا کیا نہ شب وصل مین سامان ہونگے
وقت [illegible] اپنے ہم اوس وقت سلیمان ہونگے
خوش تمہین دیکھکے جب باغ کے گل خندان ہونگے
میری نظرون سے جو دم بھر کو وہ پنہان ہونگے

آرزو مین جو مین دل کی وہ رہینگی دل مین
عشق پورے نہین ہونیکے ترے ارمان ہونگے

کسی پر جو آئے طبیعت تمہاری
تمہین عشق بیشک ہوا ہے کسیکا
بتو جسقدر چاہو مجھکو ستالو
ہین تم جو کہو سو دعا دین تمہین ہم
لگاتا ہون جب ہاتھ زلفونکو اوسکے
تمہین بار ہوتا ہے پہلو نکا زیور

ہماری بھی ہو جائے صورت تمہاری
جو [illegible] اندنون زرد رنگت تمہاری
کرونگا خدا سے شکایت تمہاری
یہ [illegible] ہماری وہ عادت تمہاری
تو کہتے ہین آئی ہے شامت تمہاری
[illegible] سے بڑھکر نزاکت تمہاری

کہا چھوٹے منہ سے نہ اتنا بھی اوسنے

پھر کیا ہوگئی عشق حالت تمہاری

تیرے دیوانے پری تیری جو در پر آئے
گر کے پا تو نہین لیئے ساتھ ہی پھر آئے

جیسا اثر تیر نے ڈالا ہے مجھے جگر مین
ایسا گردش مین کسیکا نہ مقدر آئے

وصل کی شب تو ہی ایک ہی حسرت باقی
جتنے ارمان تھے ہمارے وہ ہی بر آئے

وہ پکار اونکو نہین ہوش جا اپنے رہے
بن سنور کر جو وہ دروازہ کے باہر آئے

جا کے سینے مین جلا دئین ابھی بجھکے چراغ
اوس صنم کا جو مجھے وصل میسر آئے

لیجے تمہارے تو نہین چین پڑے دم پھر دلکو
تم جو پہلو مین نہو کل اسے کیونکر آئے

کیون دل والونکی الفت کو ہین تہا انکار
پانے مین عشق تم اونکے کہو کیونکر آئے

پھر لیئے جاتے ہی کر یاد نہین وہ یاد ہماری
کیا خاک طبیعت ہو بھلا شاد ہماری

اگر وہ مجھے جو ذرا سینہ لگا لے
ہو جائے طبیعت پھر ابھی شاد ہماری

مرقد کے مٹانے سے نہین فائدہ کیا ہے
کیون کرتے ہو تم خاک کو برباد ہماری

چلاتے ہین سر پھوڑتے ہین کنج قفس مین
صد حیف کہ سنتا نہین صیاد ہماری

اے بت تجھے بیداد کا ملجائیگا بدلا
سن لی جو خدا نے کبھی فریاد ہماری

تھکتے نہین پھرتے کبھی پاؤن جنون مین
ہماری تو بنا بیڑیان حداد ہماری

اے عشق ابھی تک اثر آشنا ہو جو چاہین
عالم تہ و بالا کرے فریاد ہماری

دکھلائیگا دل جو کچھ اپنا اثر آہ ہماری
کیونکر نہو پھر اوسکو بھلا چاہ ہماری

تم غیر کے طالب ہو تو ہم اور کے طالب
وہ راہ تمہاری ہے تو یہہ راہ ہماری

ہم جسکے یوسف ثانی پہ ہم اونکے پیچھے
جھانکو انیگی تجھکو کنوئین اب چاہ ہماری

کیون رات پھر آیا کرے ہر دم ہمین ہچکی
شب کو نکرے یاد جو وہ ماہ ہماری

غیروں ہی کی الفت رہی تم کو تو ہمیشہ — ہم اور سنیں کیسے ان نہ ہوئی بات ہماری
ہیں جبکہ گدا در کے ترے اے شہ خوبی — تعظیم کرین کیون نہ شہنشاہ ہماری

روکا او نہیں پھر جا ہے جیسے تو وہ بولے
کھوٹی نکرو عشق تم اب راہ ہماری

عطر سہاگ خوب ملا پیرہن میں ہے — بو باس سب دولہن کی تمہارے بدن میں ہے
عاشق کی اپنی لاش پہ تشریف لائیے — اب دیر اوسکے کچھ نہیں گور و کفن میں ہے
گلشن کی آج سیر ذرا چلکے کیجئے — کیا ہی بہار پھول نسیرا گل چمن میں ہے
اوس شہسوار بغیر تو جینے کی سہہ نہیں — فرقت کی آگ میرے لگی تن بدن میں ہے
ایسا نحیف و زار ہوا ہون کہ ہجر مین — چلنے کی دو قدم نہیں طاقت بدن میں ہے
بوسہ لیا تھا اوس لب شیرین کا ایکدن — اب تک مزہ نبات کا میرے دہن میں ہے

اے عشق وہ شہ آئے تقاضا ہے موت کا
مہمان کوئی دم کو مری جان تن میں ہے

دل اپنا ملکے غیر سے تم شاد کر چکے — برباد کر چکے ہمیں برباد کر چکے
مجھکو اوٹھا کے پاس بٹھایا رقیب کو — ہر قسم کا ستم ہم اسے تم ایجاد کر چکے
اونکے لب [illegible] سفیان کب آئیگا — دیوانہ اپنا مجھکو پریزاد کر چکے
ایسی بلا سے پھنسکے نکلنا محال ہے — وہ قید زلف سے ہمیں آزاد کر چکے
ہوجائے دل کے پار وہ برچھی لگائیے — سینہ سپر تو ہم ستم ایجاد کر چکے
رو کر قفس میں بلبل ناشاد نے کہا — آزاد قید سے ہمیں صیاد کر چکے

اپنی غزل کے شعر دہین ہیں کیون نہ ذوالفقار
اے عشق جبکہ ذوق کو اوستاد کر چکے

نالے دکھا کے پھنسکے جو ہمارے اثر نہیں — وہ تیغ بھر نہ رہی ملے گا [illegible] کبھی

حسرت یہہ دلکی دل ہی مین ایجان رہگئی
سوئے ہمارے ساتہہ نہ تم رات بہر کبہی

ہمکو بٹہا کے پاس اوٹہایا رقیب کو
احسان یہہ نہ بہولینگے ہم عمر بہر کبہی

ویران ہے جہوڑا اسے آباد کیجیے
تشریف آپ لائے میرے بہی گہر کبہی

اے لالہ رد جلاتے ہو مل مل کے غیر سے
جائیگا داغ دل سے نہ یہہ عمر بہر کبہی

مر مر کے دن فراق کے ہمنے بسر کئے
جہوٹون بہی پوچہا تمنے نہ آکر مگر کبہی

عاشق جو خوبرو کا ہوتا نہ عشق لو
صدمے ذرا نہ ہوتے تری جان پر کبہی

مجہکو بتلا دو کہان سے ہے یہ آئی مسّی
دلمین خوش ہوکے بہت تمنے لگائی مسّی

ایسا اندہیر توکوی بہی نہین کرتا ہے
لو سر شام ہی سے تمنے لگائی مسّی

سوگ دنیا مین جو ہوتا ہے وہ رکہا اوسنے
ایک صلم کے مرے اوسنے لگائی مسّی

منہ ہی تکتا رہا اوسکا گل سوسن اوسدم
اوس تغزل ترنے جو گلشن مین لگائی مسّی

پان کہانے سے کہلی اور بہی رنگت اوسکی
کچہہ عجب طرح کا یہ رنگ ہے لائی مسّی

اونکے دانتونکو جو چہوسا تو یہ بولی ہنسکر
کیا غضب تونے کیا میری چہڑائی مسّی

ہائے کس ناز سے اوس شوخ نے مجہسے یہ کہا
عشق تونے نہ کسی روز منگائی مسّی

محبت چہوڑدی سب کی دسیکو دلربا سمجہے
کسیکو کوئی دنیا مین نہ اپنا آشنا سمجہے

اوٹہاکر پاس سے ہمکو جو غیرونکو بٹہاتے ہو
رقیبونکو بہلا سمجہے ہمین کو تم برا سمجہے

تکبر سے بری ہو خاکساری سے تعلق ہو
وہی انسان ہے جو آپکو سب سے برا سمجہے

نہین ہے کچہہ کسیکو دخل اوسکے کارخانہ مین
خدا کے راز کو کوئی بہلا [illegible] سمجہے

مقدر کا لکہا ہرگز نہین مٹتا مٹانے سے
ہمارے حق مین جو کچہہ آپ سمجہے [illegible]

بہلا دشمن کو اپنے دوست کوئی بہی سمجہتا ہے
غلط سمجہے یہہ ہم اوسکو جو اپنا آشنا سمجہے

نہین نادان تمسا عشق کوی بہی زمانی مین
غضب ہے بیوفا دنکو لو تمنتو یاد نا سمجھے

ہمارے دل کی بہیہ جیہ لو تاثیر ہوتی ہے
خدا محفوظ رکہے سارے عالم کو محبت سے
اشارہ قتل کرنیکو تو بس ابرو کا کافی ہے
جسے دل چاہتا ہے وہ نہین ملتا کسیصورت
محبت کچہہ نہ کچہہ اپنا بیشک دکہاتی ہے
محبت سے اوٹہائے ہاتہہ کیونکر وہ بہلا اپنا

کسیکی کب بہلا ایسی بُری تقدیر ہوتی ہے
لگی دلکی بُری ہے ان ادبت بے پیر ہوتی ہے
ہمارے واسطے کیون تیز پہہ شمشیر ہوتی ہے
کسیکی پہر لیسی پہوٹی نہین تقدیر ہوتی ہے
مقرر عاشقونکی آہ مین تاثیر ہوتی ہے
پڑی الفت کی جسکے پانو مین زنجیر ہوتی ہے

عبث ای عشق تو جا کر بس دلوا رو تا ہے
ترے نالونکی اوسکے دل پہ کب تاثیر ہوتی ہے

وہ بیٹہے غیر کا پہلو مین لو دبائے ہوئے
کسیکے قتل کا بیڑا ہیں لیو اوٹہائی ہوئے
ضرور تمنے کسی بیگنہ کو قتل کیا ؛ ؛
کچہہ ایسی اونکو حیا آئی وصل کی شب مین
ہمارے ظلم سے عاشق تمہاری عاجز ہین
قرار کسکو نہین آتا ہے

غضب کی آگ مین دلمین مری لگائی ہوئے
وہ آج بیٹہے ہین نکہرے ہوئی نہائی ہوئے
یہہ کسکے خون مین آئی ہو تم نہائے ہوئے
وہ مارے شرم کے بیٹہے ہین منہ چھپائی ہوئے
ستا اونکو
کہان سے آپ ہو دلبر یہ چوٹ کہائی ہوئے

داد اونکے جا لیسے نکلے گا کسطرح ای عشق
وہ اپنی زلف مین دل تیرا ہین پہنسائی ہوئے

ہمیشہ آپ نے مجہہ پر جفا کی
بنا اون اپنی انکہون کا مین سرمہ
میرا دل پس گیا اوسکی ادا پر

ستم کے بدلے مین لے تو دعا کی
ملے جو خاک او سکے نقش پا کی
غضب کی آج تو اوسنے ادا کی

سہون مین ہجر کے صدمے ہمیشہ
یہی مرضی ہے میرے دلربا کی
برا کہتے ہو مجھکو بے سبب تم
بھلا مینے تمہاری کیا خطا کی
نہین وہ وصل کا کرتے مین اقرار
ہزارون بار مینے التجا کی

ادسے کیا حشر کا کھٹکا ہے اے عشق
ہے جسکے دلمین الفت مصطفیٰ کی

کہتا ہون مین کچھ نکلے ہے کچھ اپنے دہن سے
مجبور ہون لہنا ہی نہین مجھکو سخن سے
بوسے تو عنایت کئے غیرونکو مری جان
گالی ہی کبھی ہمکو ندی اپنے دہن سے
کیا جانین شباب آتے ہی کیا قہر کروگے
ڈہاتے ہو بلا تم تو غضب بالے ہی پن سے
وہ ماہ جدا غیر سے کب ہوگا الہی
نکلیگا مرا دیکھیے کب چاند گہن سے
فرقت مین تو اوس گلکے نہین بہاتا ہی گلشن
ہوتا ہے بڑا خار ہمین سیر چمن سے
سو وعدہ کئے اوسنے کیا ایک نہ پورا
کچھ کہہ نہین سکتا ہون مین اوس وعدہ شکن سے

دیتا ہے وہی داد غزل کی مرے ای عشق
شوق ازلی جسکو ہے کچھ شعر و سخن سے

آئے گی اوسے ہی تو کبھی یاد کسی کی
جائے گی نہ بیکار یہہ فریاد کسی کی
للہ مریجان ذرا یہہ تو بتاؤ
کچھ تمکو بھی آتی ہے کبھی یاد کسی کی
کیونکر بہلا دلسے اوسے اپنے مین بھلاؤن
رہتی ہے سبھی دلمین مرے یاد کسی کی
وہ ظلم کئے اوسنے کہ ابتک ہین مجھے یاد
بھولے گی نہ تا حشر یہہ بیداد کسی کی
دن رات بسر ہوتی ہے اب عیش سے اپنی
رہتی ہے شب و روز جو امداد کسی کی
کیون خاکمین عاشق کو ملاتا ہی تو اپنے
مٹی تو نکر مفت مین برباد کسی کی

کیون روتا ہے ہر در پہ تو جا کر پس دیوار
اے عشق وہ سنتا نہین فریاد کسی کی

تجھے اگر جو ابھی وہ ستم ایجاد ملے
کیا ہی آرام تجھے اے دل ناشاد ملے

مجھکو الفت ہے حسینونکی ازل سے ایجان
کیون نہ دیوانہ ہون تمسا جو پریزاد ملے

قتل کر نہین مرے تمکو تامل کیا ہے
لے بہی آؤ جو تمہین خنجر فولاد ملے

چھوڑکر یاد بتونکی جو کرون یاد خدا
یاد سے میرے کسیکی بہی نہ پہر یاد ملے

قد جانان سے تو نسبت نہین اوسکو کچھ ہے
کیا ہی شرمندہ ہو جو یار کو شمشاد ملے

جبکہ عاشق ہوئے تمپر وہ ہوئی خانہ بدوش
اوسکے گہر ہی جو ملے ہمکو تو برباد ملے

شاعرون مین کوئی تمسا تو نہ نکلے اے عشق
ذوق سا تمکو زمانے مین جو استاد ملے

مین چاہون اونکو انہین میری چاہ ہو جائے
خدا کرے کہ بتون سے نباہ ہو جائے

مرے جو مرنے سے پہلے تو سہل ہے منزل
عدم کی پہر اوسے آسان راہ ہو جائے

لوٹاؤ تم جو مریجان حسن کی دولت
تمہاری خلق مین پہر واہ واہ ہو جائے

اوٹہاکے غیر کو مجھکو بٹہاؤ پہلو مین
تمہاری میری ابہی رسم وراہ ہو جائے

چراغ گہی کے جلا دون مین جاکے مسجد مین
تمہین جو میری مریجان چاہ ہو جائے

غزل مین عشق ترے شعر ہون اگر عمدہ
مشاعرہ مین تری واہ واہ ہو جائے

بے درد تو ہوگا نہ کوئی تمسا بشر بہی
ایجان نہ کبہی آکے میری تمنے خبر بہی

ایجان دعا کہئے [illegible] رے سر بہی
ہوگا نہ کسی اورکا میرا سا جگر بہی

چھاتی سے لگا لو جو میریجان مجھے تم
باقی نہ رہے نام کو پہر درد جگر بہی

شمشیر جو کہنچی ہے تو اب دیر نکیجے
جلدی سے جدا کیجئے تن سے میرا سر بہی

غیرونسے نظر لڑتی ہے ہمسے نہین لڑتی
سو بار ادہر دیکہو تو ایکبار ادہر بہی

ایسی تو نزاکت کسی گل مین بہی نہوگی
چلنے مین لچکتی ہے تمہاری تو کمر بہی

اے عشق اوسے دیکھکر تم ہوگئے بیخود
قابو مین رہا دل نہ تمہارا نہ جگر بہی

اب وہ ہر بات مین کرتا ہے مروت میری / بعد مدت کے ہوئی اوسکو محبت میری
راز پوشیدہ نہین کوئی بہی اپنا تمسے / تمکو معلوم ہے ایجان حقیقت میری
دیکھتا ہے جو کوئی مجھکو وہ رو دیتا ہے / ہوگئی آپکی فرقت مین یہہ حالت میری
صدمہ ہجر سے ایکدم نہین فرصت ملتی / جان وقت مین رہیگی نہ سلامت میری
بارے تکلیف کے راحت بہی اوٹہائینگے کبہی / رائیگان تو نہین جائیگی یہہ محنت میری
بوسہ مانگون جو مین تمسے تو خفا ہوتے ہو / پہلے کیون تمنے بگاڑی تہی یہہ عادت میری

مجہہ سے ہوکر وہ خفا آج یہہ فرماتے ہین
بہر گئی تجہ سے تو اے عشق طبیعت میری

ہمیشگی ہے نہین دوستو کسی کے لئے / فنا ہے سبکے لئے ہے بقا اوسی کے لئے
اجل کے ہاتہہ سے کوئی بہی بچ نہین سکتا / یہہ گرم موت کا بازار ہے سبہی کے لئے
سوائے اوسکے کسیکو نہین قیام یہان / ہر ایک خلق ہوا ہے رواروی کے لئے
یہہ لوگ کیون ہمین مرنیکو منع کرتے ہین / کسیکو کیا ہے جو ہم جان دین کسی کے لئے
بتون کے دل ہی بنائے خدانے پتہر کے / یہہ سنگدل ہین بہلا کیا کرین کسی کے لئے
گیا جو دیکھنے اوسکو وہ ہوگیا بیخود / ہزارون ہوگئے دیوانہ اوس پری کے لئے

اوسے تو عشق ذرا بہی نہین تیری پروا
تو اپنی جان کو کہوتا ہے کیون کسی کے لئے

تجہے اے عشق کیون سودا ہوا ہے / جو اوسکی زلف پر شیدا ہوا ہے
کسے طاقت ہے اوس سے گفتگو کی / غضب کا اب تو وہ گویا ہوا ہے
نہین طاقت ہے اوٹہکر بیٹہنے کی / میرا فرقت مین یہہ نقشہ ہوا ہے

پهر آتے ہین سرد کیون پهرتے ہو ہر دم — کہین دل آپکا آیا ہوا ہے
ہوا ہون عشق مین جیسا مین بدنام — کوئی ایسا نہین رسوا ہوا ہے
بغل مین روز ہی رہتا ہے وہ ماہ — نصیبہ اب میرا چمکا ہوا ہے

ادہوا دو عشق کو کہتے ہین سب سے
پہر کیون در پر میرے بیٹھا ہوا ہے

اتنا کوئی کہتا [illegible] اوس رشک پری سے — لیے چین ہے عاشق تیرا درد جگری سے
ہر روز [illegible] — ہاتھ آئے تو لیکن وہ بڑی دردسری سے
تو حسن مین یکتا ہے نہین [illegible] تیرا — ہے ماہ بہی شرمندہ تیری جلوہ گری سے
بیخود ہوئے ایسا [illegible] تجہے دیکہہ کے ایسے — کچہہ بہی نہ رہی ہمکو خبر بیخبری سے
دیوانہ بنا [illegible] جہان مین تجہے سب لوگ — دل جسنے لگایا ہے جو اوس رشک پری سے
ظالم تو زمانہ مین کوئی تجہسا نہ ہوگا — تنگ آ [illegible] عاشق تیری بیدادگری سے

دیوانے کبہی عشق مین اسنے [illegible]
دلکو نہ لگاتے جو ہم اوس رشک پری سے

آئینہ ہمکو تو ہے درکار اوٹہتے بیٹہتے — کب نہین ہوتا ستمگار [illegible] یار اوٹہتے بیٹہتے
وہ تو لیے گالی کبہی [illegible] — گالیونکی رہتی ہے بوچہار اوٹہتے بیٹہتے
وصل کی اوس سے کوئی [illegible] — ہے زبان پر [illegible] اب انکار اوٹہتے بیٹہتے
بہول کر بہی وہ کبہی تشریف [illegible] — [illegible] تعظیم کو سو بار اوٹہتے بیٹہتے
غیر کی خاطر [illegible] — روز کے [illegible] اوٹہتے بیٹہتے
بیقراری کا مین ایسا [illegible] — [illegible] شب [illegible] اوٹہتے بیٹہتے

عاشق [illegible] ہوا ہے یار
[illegible] اوٹہتے بیٹہتے

چھیڑا جو اونکی زلف کو گالی سنا گئے — دل ابتو مانتا ہی نہین بے خطا کئے
اوسکے سوائے فضل ٹھکانا کہین نہین — اوسکے گناہ ہمنے تو بے انتہا کئے
کہا کہاکے پان عاشقو نکو کردیا حلال — کتنے ہی خون تمنے تو اے دلربا کئے
پوچھا مجھے کسینے تو رو رو کے یہہ کہا — بہت سہو نی جہانسے اوسکو قضا کئے
پایا نہ تمکو گردش تقدیر سے کبھی — چکر تمہارے کوچہ مین تو بار ہا کئے
ایذا جو پہونچے یار سے راضی کہ ہم نہین — اوسنے جو کچھ ستم کئے وہ سب بجا کئے

اونسیر یار کا حسن ہے ای عشق اس گہڑی
وہ تو نہائے بیٹھے ہین زلفو نکو دا کے

کوئی ایسا نہین جو یار کے در تک پہونچے — نہین ممکن کہ اوسے میری خبر تک پہونچے
دو قدم ضعف مین چلنا تہا ہی تو دشوار — بیٹھتے اوٹھتے مگر یار کے در تک پہونچے
کسکو بہیجون مین وہان جاکے نہ آیا کوئی — کسکو قدرت ہے ادہر سے جو ادہر تک پہونچے
کیا کہون تمسے مین احوال شب فرقت کا — شام سے ہجر مین صدمے جو سحر تک پہونچے
تیرے بیمار محبت کا ہے بچنا دشوار — جب دوا اور دعا کا نہ اثر تک پہونچے
دلکا دل ہی مین ہم ارمان لیجاتے ہین — یہہ تمنا ہی رہی اوسکے نہ در تک پہونچے

اوسکے گہر کا نہین ای عشق پتا ملتا تہا
پوچھتے پوچھتے ہم یار کے گہر تک پہونچے

[illegible] سو بار سواری آئی — ایکدن بہی نہ تمہین یاد ہماری آئی
شکل آئینہ کے حیران رہے پہر دن ہم — یاد جس وقت ہمین شکل تمہاری آئی
دیکھتے ہی اونہین کیا شاد ہوا دل اپنا — سامنے آنکہونکے اونکی جو سواری آئی
ہجر مین دلکو نہین چین پڑے گا دم بہر — تم جو پہلو سے اوٹھے موت ہماری آئی

کل تو کہتے تھے کہ مین قتل کرونگا تجھکو

عشق کی آج بہی مقتل مین نہ باری آئی

جو کچھ ہمارے پاس تہا وہ سب لٹا چکے ۔ ہم تو خدا کے ساتہہ دل اپنا لگا چکے
یہہ مشکل ہے کہ آئینہ بہی دیکہتے نہین ۔ معلوم ہو گیا کہ وہ صورت دکہا چکے
پہر لیطرف سے دلین جو رکہتے تہے تم غبار ۔ ایسا خوش ہوے جو فنا مین مجہکو ملا چکے
کوچے کا اپنے بیٹہنا تم چہوڑتے نہین ۔ سو بار اوس نیچ تمہین ہم سمجہا چکے
بیٹہے ہین اوسکے در پہ نہ اوٹہینگے بیے مری ۔ اب تو گلی مین یار کے بستر لگا چکے
صورت تمہاری دیکہکے ایسے ہوے ہین محو ۔ اب تو خوشی سے ہوش مین ہم اپنے آ چکے

اے عشق دام زلف سے چہٹنا ہی اب محال
دل جان کر تم اپنا بلا مین پہنسا چکے

ٹہری ہے آج وصل کی ہمسے حبیب سے ۔ یہہ دن ہمین نصیب ہوا ہے نصیب سے
ابرو کے تم اشارہ سے اوسکو بلاتے ہو ۔ تلوار ہمسے خوب چلے گی رقیب سے
جلوہ نہ پاس جاکے کبہی دیکہا یار کا ۔ کیا دیکہا دور سے جو نہ دیکہا قریب سے
اوروں کو دیکہتے ہو ہمین دیکہتے نہین ۔ آنکہین نہین ملاتے کبہی تم غریب سے
سو دفعہ آنیکو کہا آئے نہ ایک بار ۔ ایفا کیا نہ وعدہ کبہی تجہہ غریب سے
چہپ چہپکے تم سے روز ہی جاتے ہو غیر کے ۔ الفت تمہین کمال ہوئی ہے رقیب سے

کہلتا ہوش عشق [illegible] [illegible]
[illegible] آیا ہے [illegible] [illegible] [illegible]

گردش [illegible] اسے [illegible] [illegible] ۔ زبان [illegible] ہم [illegible] گفتگو کیلئے
[illegible] ملین [illegible] وہ نظر نہ پڑا ۔ مین شہرہ [illegible] اپنے ما ہر وکیلئے
کہے وہ بات کہ جو عقل کے خلاف نہو ۔ تمیز چاہئے انسان کو گفتگو کے لئے
وہ کس ادا سے مجہے دیکہکے کرینگے شہید ۔ جو تیز کرتے ہین خنجر مرے گلو کے لئے

کئے ہین دست جنون نے یہہ پرزی دامنکے
نہین رہی نہ جگہہ اوس مین اب رفو کیلئے

ہزار و نہین ہون مقابل چمن مین بلبل سے
زبان بند نہین اپنی گفتگو کے لئے

نہ پوچھا ہاے کبھی عشق اوسنے اتنا بھی
خراب خستہ ہو تم کس کی آرزو کے لئے

ہاے قابو مین نہین یار ہے کس سے کہئے
کس مصیبت مین دل زار ہے کس سے کہئے

اب مین کیونکر سنون جا جاکے وہ پیاری باتین
اوسکو ملنے سے مرے عار ہے کس سے کہئے

لاغر اوس گل کی مین فرقت مین ہوا ہون ایسا
مثل کانٹے کے تن زار ہے کس سے کہئے

ظلم کی اوسکے شکایت نہین لازم اے عشق
گو وہ عیار ہے پر یار ہے کس سے کہئے

لبون پر دم ہمارا آرہا ہے
بس اب مرنے مین باقی کیا رہا ہے

ارے قاصد نہ کر جانے مین تاخیر
کلیجا منہ کو میرے آرہا ہے

نہین ہے جان بچنے کی کوئی شکل
پسینا موت کا اب آرہا ہے

چلو میخانے کو رندو نہین مے
غضب کا آج بادل چھا رہا ہے

وہ کیونکر پاس میرے لائین تشریف
رقیب روسیہ بہکا رہا ہے

نہین چھٹتا کسی نقرہ سے دم بھر
وہ باتون مین مجھے بہلا رہا ہے

خطا کچھہ بھی نہین ہے اوسکی ای عشق
[illegible]

عشق قابو مین جو تیرا کہین دل ہوجائے
زندگانی کا مزہ پھر تجھے حاصل ہوجائے

کاٹ رکھی مین غضب کا یہ تمہاری آنکھین
اک نظر دیکھو جسے تم وہی بسمل ہوجائے

بعد مدت کے نکل جائے یہہ حسرت دلکی
مستعد قتل پہ میرے جو وہ قاتل ہوجائے

ذات پر کچھ نہین موقوف ہے اوسکا ملنا
یاد حق جو کرے ولیسے وہی کامل ہوجائے

ایخدا زلف بتان کی ہو الفت مجھکو
ڈہونڈہتی ہین جسے آنکہین ہمین ملتا وہ تو
اس بلا مین نہ گرفتار مرا دل ہو جائے
اوسکو دیکھون تو ابہی شاد مرا دل ہو جائے

دل خدا سے جو لوائی عشق لگائے اپنا
سہل کیونکر نہ عدم کی تجہے منزل ہو جائے

دئے ہین ہمنے تو دہوکے ہزار بار مجہے
ہزار جانسے قربان تمپہ ہوتا ہون
جو کچہہ کہ ظلم ہو منظور وہ کرو اکبار
بغیر اوسکے جلو جاؤن مین سیر گلشن کو
تمہاری قسمون کا کیونکر ہوا عتبار مجہے
نہ سمجہا تمنے کبہی اپنا جان نثار مجہے
ستاؤ تم نہ مری جان یار بار مجہے
پسند آئے نہ پہولونکی پہر بہار مجہے

یہہ کہہ رہے ہین شب وصل لو نہ ہاتہہ لگا
ترا تو چہیڑنا ہے عشق ناگوار مجہے

نا سزا وار ہوا مجہکو لگانا دل کا
اب تو بہولے سے کسیکو بہی نہ چاہونگا کبہی
جان جاتی ہے محبت مین تو روتے روتے
اپنے عاشق سے کیا کرتے ہو پیاری باتین
دل لئے آئے ہی نہ پہر پایا ٹہکانا دل کا
یاد ہے مجہکو تمہارا وہ ستانا دل کا
ہمتو سمجہے تہے ہنسی قہر ہے آنا دل کا
یہہ تمہین خوب ہی آتا ہے لبہانا دل کا

پہر تمہارے تو یہہ پہلو مین نہ ٹہرے گا ذرا
تمنے اے عشق جو کہنا کبہی مانا دل کا

کمال ہوگا خدا کی قسم ملال مجہے
تڑپ تڑپ کے تو کٹتی ہے رات فرقت کی
تمام رات ہی جاگا کیا نہ نیند آئی
ملال ہوگا نہایت تمہاری ایذا سے
نہ دینگے آپ جو بوسہ شب وصال مجہے
تمہارے ہجر مین ہے زندگی وبال مجہے
تمہارے وعدہ کا ایسا بندہا خیال مجہے
کروگے کند چہری سے جو تم حلال مجہے

وہ کس ادا سے شب وصل مجہسے کہنے لگے

ابھی سے عشق محبت ہے اب کمال ہنوز

ہو دلکو پھر نہ کیوں کبھی اضطراب رہے
جو اونکے سامنے ساقی رہے نہ شراب رہے

وہ شبکو غیر کے پہلو میں جا کے سوتے ہیں
تپ فراق سے کیونکر نہ دل کباب رہے

بتو تمہارا تو غصہ بھی اک قیامت ہے
خدا کیواسطے مجھپر نہ اب عتاب رہے

میں ساقیا وہ بلانوش ہوں پلائے جو تو
نہ میکدے سے ترے پو نہ پھر شراب رہے

جو آکے بیٹھو کبھی روز میرے پہلو میں
قسم خدا کی نہ پھر دلکو پیچ و تاب رہے

دکھاؤ چاند سا مکھڑا حیا کو جانے دو
شب وصال تو ہمسے نہ یہہ حجاب رہے

بلا کی تمنے گوندھائی ہے اسلیئے چوٹی
کہ دلکو عشق کے ہر وقت پیچ و تاب رہے

جو گھر میں غیر کے جاکر وہ فتنہ گر ٹھہرے
تو میرے دل میں کبھی غم کا پھر گذر نہ رہے

ہمیں بتاؤ کہ کیونکر ہو زندگی میری
تمہاری مجھپہ عنایت کی جب نظر نہ رہے

بلا سے جان کہیں جائے عشق گیسو میں
یہہ روز روز کا جھگڑا یہہ درد سر نہ رہے

شب وصال کی حسرت ہی رہ گئی دل میں
کبھی بغل میں ہمارے وہ رات بھر نہ رہے

بس ایک دم نہیں تھمتے ہیں ہجر میں آنسو
فراق یار میں کیونکر یہہ چشم تر نہ رہے

ہر اک بشر کو مناسب ہے اوسکی یاد کرے
خدا کی یاد سے غافل کبھی بشر نہ رہے

تری بغل میں جو اے عشق وہ نہیں شبکو
تو بیقرار ترا دل یہہ رات بھر نہ رہے

لگا ہے موت کا ڈر عشق میں ضرر ہے یہی
تمہارے بار محبت کا بس ثمر ہے یہی

ہوا ہوں جب سے محبت میں اونکے خانہ بدوش
میں اونکے گھر کو سمجھتا ہوں میرا گھر ہے یہی

خدا کی یاد سے انسان نہو کبھی غافل
بشر کی زیست کا اے دوستو ثمر ہے یہی

لڑا رہے ہیں وہ غیروں سے بزم میں آنکھیں
ہمارے واسطے آفت کی بس نظر ہے یہی

نہ دیکھو چین نہ راتونکو نیند آتی ہے
خرابی عشق مین اے عشق سربسر ہے یہی

گیسوؤن والونکی صورت اسقدر بہائی مجھے
آئینہ رو کہہ رہے ہین اب تو سودائی مجھے

بس یہی آئینہ رو آرزو دل مین رہی
مرتے دم صورت نہ تمنے اپنی دکھلائی مجھے

ایسے جینے سے تو مرجانا تہا بہتر جہان مین
موت بہی فرقت مین مانگی پر نہین آئی مجھے

اونکے آئینا تو انکا اسقدر دل کو رہا
انتظار یار مین شب بہر نہ نیند آئی مجھے

مجہکو تنہا چہوڑکر جاتے ہو تم گہر غیر کے
خوش نہ آئی یہہ تمہاری یار دانائی مجھے

ایک مجھسے کیا ہزار دست محبت ہے تمہین
کوئی دنیا مین ملا تمسا نہ ہرجائی مجھے

عشق سے اے دوستو پوچھو نہ کچھہ فرقت کا حال
بیقراری بڑہ گئی جب اوسکی یاد آئی مجھے

سارے انسانون سے اچھا ادمی انسان سمجھے
رنج و راحت کو جو اے دوستو یکسان سمجھے

ایک بوسہ کبھی مانگا تو دست ہو بوسے
تمکو حاتم سے ہی کچھہ بڑہکے ہم احسان سمجھے

بے سبب تمنے نہین چہوڑا یہہ آنا جانا
کچھہ تو تم اپنا مرے ملنے سے نقصان سمجھے

تجھسا بیدرد بہی دنیا مین نہ پایا کوئی
سخت پتھر ہی ترے دلکو ہم ای جان سمجھے

زلف جانانکا تصور ہی رہا ساری رات
دلمین ہم تجہکو بلا اے شب ہجران سمجھے

زلف جانانکا جو سوتے مین بندہا دہیان ہمین
خواب آرام کو ہم خواب پریشان سمجھے

عشق یہہ دلکو چہپاے سے نہین چہپتے ہین
عشق اور مشک کو کیونکر کوئی پنہان سمجھے

کرے قبول کسیدن جو تو دعا میری
مرادین دلکی برائین سب الٰہی میری

ملیگا جب نکوئی مجھسا عاشق شیدا
کروگے یاد پہر اوسوقت تم وفا میری

فراق یار سے بہتر ہے جان کا جانا
چہوٹون مین رنج سے آے اگر قضا میری

بتون کے سبب ذوق کے ملین نکیون بوسے
قسم خدا کی مجھے پہل لگی دعا میری
مجال کیا ہے جو اغیار اب پہنک جائین
بنا ہی ہے کوچۂ دلبر مین یا وہ ہوا میری
پڑا ہی رہنے دے مٹی کو اوسکے کوچہ مین
مگر تو خاک کو برباد اسے صبا میری

کہا یہہ اوسنے کہ اے عشق عشق مین تیرے
ہوئی ہے خوب ہی رسوائی جا بجا میری

اٹھہ کر کدھر کو کہیے تم ایجان جان چلے
دم بہر بھی میرے پاس نہ بیٹھے کہان چلے
ہوتے ہو بے سبب جو خفا اب نہ آئینگے
لو بزم سے تمہارے ہم اے مہربان چلے
وہ کام کر کہ یاد رہے تیری بعد مرگ
تا حشر تیرا خلق مین نام و نشان چلے
دل لیس پڑا گیا ہمارا تو رفتار دیکہکر
ایسی غضب کی چال تم ایجان جان چلے

اے عشق کیا بہروسہ ہے دنیا مین زیست کا
نام اوسکا جیتے رہئے جہانتک زبان چلے

گئے لاکہون ہی مگر اس جہان سے
نہ آیا ایک بہی جا کر وہان سے
پلا مئے زعفرانی ہمکو ساقی
چہکے ہین ہم شراب ارغوان سے
بغل مین کسکے سوئے سچ کہو تم
گئے تہے تم کہان آئے کہان سے
نگاہ ناز سے دیکہو جسے تم
رہے تا بو مین دل اوسکا کہان سے
بلا مین جا نکر پہنسنا ہو جسکو
لگائے دل وہ ہی زلف بتان سے
خوشی سے دیتے ہو اوروںکو بوسے
ہمین گالی ہی دو اپنی زبان سے

نہین کرتا الفت کچھہ اوس سے ای عشق
نکلتی بات جو میری زبان سے

یہہ ارادہ ہے کسی شخص پر مر دیکہینگے
دلمین ٹہانی ہے جو کچھہ ہمنے وہ کر دیکہینگے
دل سے اوٹھہ جائیگا جسوقت وہ دیکہا پردہ
یار کو پائینگے ہم اپنے جدہر دیکہینگے

رنج و غم سے تو نہو گی ہمین فرصت دو ترا
جان جاے کر رہنے اونسے لڑینگی آنکہین
بے بات وہ چلے آینگے گہر پر دوڑ سے
ہوگئے جسکے لئے دوست ہم خانہ بدوش

صدمے یہہ ہجر کے ہم آٹھہ پہر دیکھینگے
ہم تو بے دیکھے نہ مانینگے اودہر دیکھینگے
آہ کا ہم بہی کبہی اپنے اثر دیکھینگے
پہر بہی گہر اوسکا کبہی بار دگر دیکھینگے

بیقراری جو رہی شام سے ایسی اے عشق
جان جائیگی نہ فرقت کی سحر دیکھینگے

اوسکی جب مجہپر عنایت ہوگئی
بیٹھہ کر اوٹھنا بہی اب دشوار ہے
آپ کا آگے نہ تہا ایسا مزاج
زندگی آرام سے کٹنے لگی

تنگ دستی سے فراغت ہوگئی
ہجر مین اپنی یہہ حالت ہوگئی
اب طبیعت مین شرارت ہوگئی
جب سے قابو مین طبیعت ہوگئی

ایسے ہرجائی کو دل دینا نہ تہا
عشق یہہ تمسے حماقت ہوگئی

تم نہ آسے تو مری جان پر آفت ہوگی
اوس کا تری تو فرقتمین یہہ حالت ہوگی
جان جائیگی کسی روز ہماری ایجان
میرے کہنے سے وہ باہر نہین ہونگے ہرگز
بیٹہتے اوٹہتے چلے جاینگے اوسکے در تک
ضبط اس بانکا ہمسے تو نہوگا ہرگز

کچہہ قیامت سے نہین کم شب فرقت ہوگی
بیکلی سے ہمین دم بہر بہی نہ فرصت ہوگی
تم جو غیرونسے ملوگے تو قباحت ہوگی
اوسکی آنکہونمین اگر کچہہ بہی مروت ہوگی
دو قدم بہی ہمین چلنے کی جو طاقت ہوگی
تم جو غیرونسے ملوگے تو شکایت ہوگی

اوسکی فرقتمین اگر موت نہ آئی تمکو
یار سے اپنے تمہین عشق ندامت ہوگی

پسند آئی ہے کیا اوسکو گفتگو میری
ہر ایک بات مین کرتا ہے وہ رفو میری

عدو کی بات نے نفرت ہے اس قدر ان کو
گلی کا یار کے اوسکو پتا نہین ملتا
چراغ گھی کے جلاؤن مین جاکے مسجد مین
جو آپ چاہین تو مشکل نہین ہے سہل یہہ ہے
ہوا مطیع وہ معشوق جسنے کین باتین

وہ پھر دن سنتے ہین اب دلسے گفتگو میری
بھٹکتی پھرتی ہے اب روح کو بکو میری
بر آئی دوستو کوئی جو آرزو میری
بس اک اشارہ مین بر آئی آرزو میری
بلا کی رکھتی ہے تاثیر گفتگو میری

وہ کس ادا سے یہہ کہتے ہین عشق سن لی تو
نہین ہے سحر سے کم کچھہ بھی گفتگو میری

عجیب بات ہوئی سرو مین ثمر آئے
سوائے اسکے نہ کچھہ اور تھا ہماری پاس
لپٹ کے سوؤن شب وصل جو تمھاری ساتھہ
چراغ گھی کے جلاؤن مین جاکے مسجد مین
اونھین تو دیکھہ کے سودائی ہوگئے عاشق
دل اپنا گیسوؤن والونسے ہم لگائینگے

چھپے تھے کچھہ ترے سینہ مین وہ ابھر آئے
بس ایک جان تھی اوسپر نثار کر آئے
عجیب مزے سے مجھے نیند رات بھر آئے
مراد دلکی اگر آج اپنی بر آئے
وہ اپنے بال سکھانے جو بام پر آئے
بلا سے عشق مین آفت جو جان پر آئے

نہ آئے جب شب وعدہ وہ میری گھر اے عشق
ہزاروں طرح کے وسواس رات بھر آئے

گھر مین سے اپنے جوبن ٹھمکے وہ باہر آئے
ہاتھہ مین اپنے لئے شیشہ و ساغر آئے
دو قدم بھی ہمین دشوار ہوا ہے چلنا
ایک ہی وار مین سر تن سے جدا ہو قاتل

نقش پہ نقش دیکھنے والونکو برابر آئے
آج اس دھج سے مرے پاس وہ دلبر آئے
بیٹھتے اوٹھتے مگر آپ کے در پر آئے
قتل کرنیکو مرے تیر جو خنجر آئے

زلف پیچان کے توپیچون سے نہ نکلا کوئی
عشق ان پہ پڑ دلسے تم چھوٹ کے گیسو مگر آئے

جب سے پہلو میں ہمارے وہ پری زاد نہیں
اپنے قابو میں نہیں اپنا دل ناشاد نہیں

وصل معشوق سے تا زیست رہے ہم محروم
ہمسا عاشق ہی کوئی عشق میں ناشاد نہیں

اپنا دیوانہ زمانے کو بنایا تم نے
کوئی معشوق نہیں اب تمسا پری زاد نہیں

گفتگو پہلے جو کرتے تھے وہ اب بھول گئے
بھولی باتیں وہ لڑکپن کی تمہیں یاد نہیں

کس لئے عشق دکھائیگا غزل تو اپنی
غالب اور ذوق سا اب کوئی بھی استاد نہیں

درد دل سنکے مرا بولی کہ بکتا کیا ہے
تو مرے یا جئے ہمکو تیری پروا کیا ہے

بیٹھے ہیں ایک سے ہین دیوانہ ہین لاکھون اوسکے
اوس پہ بیہوش کو بہلا اب مری پروا کیا ہے

درد فرقت سے مریجان لبون پر آئی
اوسنے پوچھا نہ کبھی یہہ تجھے ایذا کیا ہے

ہے یہہ آنکھو کا اشارہ کہ ہے جادو کیا چیز
لب جان بخش یہہ کہتے ہین مسیحا کیا ہے

عشق وہ دل نہین جو صدمہ فرقت نہ سہے
خون ہوکر نہ بہے جو وہ کلیجا کیا ہے

تمہارے حسن کی جب دن بہار دیکھین گے
نہ ہم گلو نکو پھر اے گلعذار دیکھین گے

عجیب حال رقیبون کا اوس گھڑی ہوگا
مری طرف کو جو وہ بار بار دیکھین گے

گلے سے آکے لگا لین گر اوس گھڑی ہمکو
بہت سا جب وہ ہمین بیقرار دیکھینگے

سرور وصل ہو یا رنج ہجر جانان ہو
جو کچھ دکھائیگا پروردگار دیکھین گے

ادہار آئیگا کچھ جب اوسکے سینہ پر
وہ آپ حسن کی اپنے بہار دیکھین گے

وہ توڑ ہے تیری تیر نظر مین ای قاتل
ہم اپنے دل کے اوسے وار پار دیکھین گے

دوئی کا پردہ اوٹھیگا جو اپنے دل سے عشق
ہر ایک چیز مین ہم شکل یار دیکھین گے

زرد چہرہ ہے کیون ہوا کیا ہے
دل کہین آپ کا لگا کیا ہے

نہین واقف وفا سے ہین معشوق
اوسنے کیون پوچہین ہم وفا کیا ہے

یار پہلو مین جب نہو اپنے
زندگانی کا پہر مزا کیا ہے

حال کیونکر کہلے مقدر کا
جانے تقدیر مین لکہا کیا ہے

اوس مسیحا نے یہہ نہ پوچہا کبہی
درد دل کی تیری دوا کیا ہے

مین تمہارے بہلے کی کہتا ہون
مانو کہنا جو تم برا کیا ہے

شام ہی سے وہ کہتے ہین شب وصل
عشق بتلا کہ اب بجا کیا ہے

محبت کا جب اوسکی دلکے اندر جوش ہوتا ہے
نہین پہر تن بدن کا کچہہ بہی ہمکو ہوش ہوتا ہے

غلط ہے جو کہے اوسکو نہین کچہہ بہی خبر اپنی
خودی سے جو گذرتا ہے وہ کب بیہوش ہوتا ہے

کسی معشوق کے کب حسن مین تاثیر ایسی ہے
جو تمکو دیکہتا ہے اک نظر بیہوش ہوتا ہے

لگی ہے لو خدا سے عمر کا لبریز ہے ساغر
چراغ زندگانی اپنا تو خاموش ہوتا ہے

رہی مجہکو نہ اوسکی یاد مین کچہہ بہی خبر اپنی
کوئی اے عشق ایسا عشق مین بیہوش ہوتا ہے

ناجنسون مین ہر وقت کی صحبت نہین اچہی
بدنام ہو تم جس سے وہ عادت نہین اچہی

سب آئینہ رو مین تمہین ٹہرے ہو یکتا
صورت ملے تمہارے کوئی صورت نہین اچہی

قارونکے خزانے سے نہ کچہہ کام ہے سمجہو
کام آئے نہ جو اپنے وہ دولت نہین اچہی

کیون دلکو دکہاتا ہی تو عاشق کے مری جان
دینی تو کسیکو بہی اذیت نہین اچہی

ایک بوسہ کے دینے مین یہہ تکرار یہہ حجت
ایجان مری ایسی تو خست نہین اچہی

ملنے سے مرے خاک مین کیا تجہکو ملے گا
مجہسے تجہے ایجان کدورت نہین اچہی

گہر جانیکو تم کہتے ہو روتا ہے گدا عشق
بارش مین یہہ بیوقت کی رخصت نہین اچہی

وہ نہین کرتے ہین خوشی دل کی ۔ جائے کیونکر یہہ بیکلی دل کی
وہ بجھائین تو دل کی آگ بجھے ۔ بڑہی ہوتی ہے لو لگی دل کی
کیا ہی فرقت مین بیقراری ہے ۔ نہین جاتی تلاملی دل کی
وہ یہہ کہتے ہین اب نہ آئین گے ۔ اے لو جاتی ہے دل لگی دل کی
اوٹھے جاتے ہین وہ جو پہلو سے ۔ ہوئی موقوف دل لگی دل کی
تم جو آئے تو اسے گل رعنا ۔ کہل گئی ہے کلی کلی دل کی

آکے بیٹھے وہ گل جو پہلو مین ؛؛
عشق جب جاے بیکلی دل کی ؛؛

میرے حال کو کوئی کیا جانتا ہے ۔ جو گذری ہے دل پر خدا جانتا ہے
کسی ڈہب سے تم دوستو اوسکو لاو ۔ لگی کو میری وہ بجھا جانتا ہے
کسیکا نہین حال کہلتا کسی پر ۔ بڑے اور بہلے کو خدا جانتا ہے
نہ کیونکر کوئی اوسکے فقرہ مین آئے ۔ غضب کی وہ باتین بنا جانتا ہے
محبت سے کیا کام اوس بیوفا کو ۔ وہ جہوٹی محبت جتا جانتا ہے
شرارت قیامت کی اوسمین بہری ہے ۔ غضب کی وہ شوخی مچا جانتا ہے

وہ عیار اے عشق ہے یار کسکا
تو اپنا اوسے آشنا جانتا ہے

یہی دشمن جان ہے قاتل یہی ہے ۔ نہین دل ہے قابو مین مشکل یہی ہے
میرا دل ستم سب سہیگا تمہارے ۔ ستا لو ستانے کے قابل یہی ہے
قیامت سے کچہہ کم نہین اونکا غصہ ۔ وہ بیوجہہ روٹھے ہین مشکل یہی ہے
وہ بیٹھین بغل مین تیرے روز اگر ۔ تمنا یہی حسرت دل یہی ہے
مرین ہجر مین ہم خبر بہی نہ لو تم ۔ تمہاری محبت کا حاصل یہی ہے

میرے قتل مین دیر کر اب نہ ہرگز | جو مرضی تیری آج قاتل یہی ہے

محبت کی طے راہ مشکل سے ہوگی
بڑی سخت اے عشق منزل یہی ہے

جب اپنا دلربا ہمسے جدا ہے | بہلا پہر زندگی کا کیا مزا ہے
رہینگے وصل سے محروم اوسکے | یہی تقدیر مین اپنے لکہا ہے
قیامت سے نہین کم اوسکی شوخی | ادا اوسکی جو ہے میری قضا ہے
رہین ہم وصل سے محروم اوسکے | یہی کیا اپنی قسمت مین لکہا ہے
تمہاری بات سچی مین ہون جہوٹا | جو کچہہ تم کہہ رہے ہو سب بجا ہے
تمناے دلی ہو جلد پوری | وصال یار کی ہردم دعا ہے

تجہے کیا غم ہے پہر عقبیٰ کا اے عشق
مدد پر تیرے جب شیر خدا ہے

پوچہہ لیتے جو مجہے تم تو یہہ کچہہ بات نتہی | تمسے کیا مجہسے میری جان ملاقات نتہی
داہ کہنے سے رقیبوں کے میری خاطر کی | کم قیامت سے تمہارے یہہ مدارات نتہی
وصل کے نام سے آزردہ ہوے تم ہمسے | یہہ خفا ہونیکی ایجان تو کچہہ بات نتہی
زندگی چار پہر کیا ہی مزے سے گذری | وصل کی رات سے پیاری تو کوئی رات نتہی
اپنے پہلو مین میری جان بٹہا کر مجہکو | غیر کو تم جو اوٹہا دیتے تو کچہہ بات نتہی
مال کیا جان بہی جو مانگتے حاضر کرتا | میرے نزدیک تو ایجان یہہ کچہہ بات نتہی

بیچ لولاے وہ میرے گہر چلے آئے کیونکر
ایسی کچہہ تمہین تو اے عشق کرامات نتہی

وہ کسی پر نہین کچہہ رحم مین کرنیوالے | اونکو پروا نہین مرجائین جو مرنیوالے
جان کہونا تو بس اک بات ہی اونکی آگے | جان کچہہ مال سمجہتے نہین مرنے والے

وصل کی رات بناؤ مین گذاری تمنے
ہمنے دیکھے نہین ایسے ہی سنورنیوالے

دیکھین کس کس کو کرے قتل وہ قاتل آکر
آج مشتاق بہت آئے ہین مرنیوالے

کرکے اقرار بدل جاتے ہو اکثر ہم سے
تمسے دیکھے ہی نہین ہم نے مکرنیوالے

زندہ دنیا مین نہین کوئی بہی رہنیکا بشر
اس جہانمین مین سبہی لوگ گذرنیوالے

ہائے وہ کہتے ہین تو مرتا ہے ہمپر اے عشق
تجہسے دیکہے ہین بہت ہمنے تو مرنیوالے

میری ہمت ہے وہ عالی کہ جہان پر دل آئے
سہل ہوجائین اوسکے کام جو مشکل آئے

جاکے مسجد مین جلادین ابہی گہیکے چراغ
جو بغل مین مرے وہ حور شمائل آئے

ہیزہ ہوکے خفا ہوکے وہ فرمانے لگے
آپ تو خوب مرے ہو کے سائل آئے

بیقراری کا مرے حال اوسے کہلجائے
کیا مزہ ہو کہ جو اوسکا بہی نہین دل آئے

ہائے برباد کیا باد خزان نے ایسا
خاک اوڑاتے ہوے گلشن سے نادل آئے

آرزو دوستو دلکی ابہی پوری ہوجائے
کہینچکر میان سے شمشیر جو قاتل آئے

کیون نہ پرہیز رہین عشق بتان سے ای عشق
وہ کہین کا بہی نہین جسکا کہین دل آئے

تمام شد

خاکسار اضعف العباد غلام علی شاہ عشق تخلص ساکن شہر قنوج آباد
عالیخدمت شعرائے شیوا زبان و سخن سنجان فصیح بیان مین عرض رسا ہے کہ مدت مدید
و زمانہ بعید سے اشعار طبعزاد فقیر مانند زلف پریشان خود بخود پریشان پراگندہ پڑے تہے باعث
کسل طبع کی نوبت اجتماع کی نہین آئی تہی بالفعل حسب استدعائی احباب بہ ترتیب
دیگر مجتمع کیا اور نام تاریخی مذاق عشق رکہا اگر بمقتضائے
بشریت کہین سہو و غلطی ملاحظہ فرمائین تو ذیل عفو کے چہپائین

قطعہ تاریخ طبع دیوان غلام علی شاہ متخلص بہ عشق فرخ آبادی

ہوگیا طیار چھپکر آج وہ دیوان عشق	جسکا ہر اک شعر سلک گوہر نایاب ہے
مصرعۂ تاریخ لکھو فکر کیدن ہر ای بشیر	عشق کا دیوان ہے یا گلشن شاداب ہے
	۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مولوی محمد رستم علیخانصاحب ادیب

چون در ایام ہمایون و زمان سعد نیک	طبع شد دیوان عشق خوش بیان و نکتہ زا
اے ادیب این مصرع تاریخ سال آن بگو	طبع شد دیوان عشق نادر طبع آزما
	۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتائج افکار شیخ قمر الدین صاحب نقلنویس جیجی متخلص بہ نذیر

دیوان جو عشق کا ہوا طبع	تاریخ کا تہا خیال پیہم
ہاتف نے ندا نذیر یہہ دی	یہہ نظم ہے دل پسند عالم
	۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتائج افکار جناب بابو شمبھو ناتھ صاحب وکیل متخلص بہ لطیف

ہوا خوب روشن یہہ دیوان سے	کہ ہر لفظ ہے شمع ایوان عشق
لطیف اب لکھو تم بہی تاریخ اوسکی	کہ بحر لطافت ہے دیوان عشق
	۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر محمد حاجی صاحب متخلص بہ بسیر فرخ آبادی

زبان ذوق کا جب لطف پایا	زمانہ کو ہوا مرغوب دیوان
بسیر آئی صدا اے ہاتف غیب	لکھا ہے عشق نے کیا خوب دیوان
	۱۳۱۱ (ہجری)

قطعہ تاریخ از نتائج افکار منشی شنکر داس صاحب وکیل تخلص بہ مجنون شاگرد عالیجناب منشی مادھو رام صاحب جوہر مرحوم رئیس فرخ آباد

چھپا جبکہ دیوان عشق مجنون — ہوئی فکر تاریخ کی مجھکو مجنون
کہیں بینے دو اسکی تاریخیں آخر — بنا نیر نظم یا باغ مضمون
سنہ ۱۳۱۱ھ — سمت ۱۹۵۰

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مہاراج دریا شاہ صاحب موج

دیوان ہے عشق کا دہر سبز — گویا کہ یہ بوستان کا ہے باب
تاریخ کی فکر موج کو تھی — ہاتف نے کہا کہ باغ شاداب
۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ لالہ لچھمن لعل صاحب کمپوڈر شفاخانہ قنوج تخلص رنگین

چھپا دیوان عشق خوش بیان الحمد کہ کیا — پہلے ہیں مثل گل اشعار جی چاہے کہیں دیکھو
بہت تاریخ کی جب فکر مجھکو ہوگئی رنگین — کہا ہاتف نے یون گلزار عشق رنگین
۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر مولوی محمد صدیق حسن صاحب تخلص کاظم

چھپ گیا دیوان عشق خوش بیان جب ہاتھ — بلبل دل شاعروں نے بھی کیا دہر نثار
بیٹھے ہی سمت میں یون تاریخ نکالی کاظم — بوستان عشق میں یہ خوب آئی ہے بہار
سمت ۱۹…

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر لالہ لچھمن لال صاحب بقیہ اگروال تخلص گوہر

ہر بشر پر رنگ اسکا جمگیا ہے دیکھنا — باغ عالم میں پھیلا ہے کسقدر گلزار عشق
جی میں آتا ہے گوہر جا کر پکاروں مصر میں — اے زلیخا آج تو یہ یوسف بازار عشق
سمت ۱۹…

خاتمہ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ مذاق عشق من تصنیف شاعر شیرین مقال نا
نازک خیال جناب غلام علی شاہ صاحب المتخلص بہ عشق شاگرد حضرت
ذوق صاحب دہلوی باہتمام شیخ حسین بخش مطبع حسنی واقع کمپ
حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر رونق بخش نظر نظارگیان ہوا
اور حق تصنیف مصنف صاحب نے مہتمم مطبع کو
عطا فرمایا کوئی صاحب بلا اجازت
شیخ حسین بخش قصد طبع
نہ فرمائیں ۱۲

DUE DATE

۵۴۲۷۲

عزاق شوق

Date	No.	Date	No.
For Binding		8.7.76	